

اذکارِ نافذہ

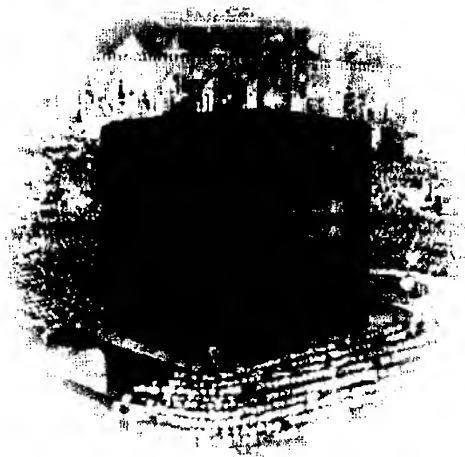
پروفیسر ڈاکٹر فضل الہی

الكتاب





اَذْكَارِ نَافِعَه



پَرَوَ فَيَسِّرْ لَكَ فَضْلَ اللَّهِ

جملہ حقوق بحق مصنف محفوظ ہیں

اسلام آباد میں ملنے کا پتہ

حافظ عباد اللہی Ph: 2106400

پاکستان میں ملنے کا پتہ

مکتبہ قدوسیہ لاہور

رحمان مارکیٹ غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور

Ph:7351124 - 7230585

فہرست

پیش لفظ

۲۱	تمہید
۲۲	کتاب کی تیاری میں پیش نظر باتیں
۲۲	کتاب کا خاکہ
۲۳	شکر و دعا

(۱)

فضائل ذکر

۲۵	۱: ذکر الہی سب سے بڑا
۲۵	۲: بہترین عمل
۲۵	۳: پاکیزہ ترین عمل
۲۵	۴: بلند ترین عمل
۲۵	۵: سونا اور چاندی خرچ کرنے سے بہتر
۲۵	۶: جہاد کرنے، دشمن کو قتل کرنے اور قتل ہونے سے بہتر
۲۵	۷: عذاب الہی سے سب سے زیادہ نجات دینے والا عمل
۲۶	۸: اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے والے کے ساتھ ہونا

- ۹: خود اللہ تعالیٰ کا اس کو یاد کرنا ۲۶
- ۱۰: ذکر الہی سے دلوں کا اطمینان ۲۷
- ۱۱: فرشتوں کا ذکر کرنے والوں کے گرد گھیراؤ الہی ۲۸
- ۱۲: رحمت الہیہ کا انہیں ڈھانپنا ۲۸
- ۱۳: ذکر کرنے والا زندہ کی مانند ۲۸
- ۱۴: بہت زیادہ ذکر کرنے والوں کا فلاح یافتہ ہونا ۲۸
- ۱۵: مغفرت اور اجر عظیم پانے والوں کا ذکر الہی کثرت سے کرنا ۲۹
- ۱۶: کثرت سے ذکر کرنے والوں کا سبقت لے جانا ۲۹
- ۱۷: ذکر کرنے والوں کے ہم نشین کا محروم نہ رہنا ۳۰
- ۱۸: اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے والوں کی بنا پر فخر کرنا ۳۳
- ۱۹: بندے کا ذکر الہی ہی سے شیطان سے محفوظ ہونا ۳۳

(۲)

قرآن کریم اور بعض سورتوں اور آیات کے فضائل

- ۱: فضائل قرآن کریم: ۳۵
- ۱۔ اہل ایمان کے لیے شفا اور رحمت ۳۵
- ۲۔ ایک حرف پڑھنے پر دس نیکیاں ۳۶
- ۳۔ دو آیتوں کا سیکھنا یا پڑھنا دو اونٹنیوں اور دو اونٹوں سے بہتر ۳۶
- ۴۔ رات کو دس آیات پڑھنے والے کے فضل: ۳۶
- ۵۔ غافل لوگوں میں نہ لکھا ۳۷

ب: اس کے لیے خزانہ کا لکھا جانا ۳۷

۵۔ سو آیات کی بنا پر رات کی عبادت کا لکھا جانا ۳۸

۶۔ ہزار آیت کے ساتھ قیام کرنے والے کا خزانے کے مالکوں

میں لکھا جانا ۳۹

۷۔ قرآن کریم پڑھنے اور سمجھنے سمجھانے والوں پر نزولِ اطمینان ۳۹

۸۔ رحمتِ الہیہ کا انہیں ڈھانپنا ۳۹

۹۔ فرشتوں کا ان کے گرد اپنے پروں سے قریب ہونا ۳۹

۱۰۔ اللہ تعالیٰ کا فرشتوں کی مجلس میں ان کا تذکرہ فرمانا ۳۹

۱۱۔ قرآن کریم کا اپنے ساتھیوں کے لیے شفاعت کرنا ۴۰

۱۲۔ روزِ قیامت قاری کا عظیم الشان مقام ۴۱

ب: بعض سورتوں اور آیات کے فضائل:

۱۔ سورۃ الفاتحہ کے ساتھ دم:

۱: ڈسے ہوئے کا شفا یاب ہونا ۴۲

ب: مجنون کا صحت یاب ہونا ۴۳

۲۔ سورۃ البقرہ کا پڑھنا:

۱: اس کا لینا باعثِ برکت، چھوڑنا باعثِ حسرت ۴۵

ب: سورۃ البقرہ پڑھے جانے والے گھر سے شیطان کا دور ہونا ۴۶

ج: سورۃ البقرہ پڑھے جانے والے گھر سے شیطان کا فرار ہونا ۴۶

۳۔ آیت الکرسی کا پڑھنا:

- ۴۷ ا: پڑھنے والے کا شیطان سے محفوظ ہونا
- ب: فرض نماز کے بعد پڑھنے سے آئندہ نماز تک حفاظت
- ۵۰ الہیہ
- ج: ہر فرض نماز کے بعد پڑھنے والے اور جنت کے درمیان
- ۵۰ صرف موت کا فاصلہ
- ۴۔ سورۃ البقرہ کی آخری دو آیتیں:
- ۵۱ ا: رات کو پڑھنے والے کے لیے ان کا کافی ہونا
- ب: تین رات تک پڑھے جانے والے گھر سے شیطان کا
- ۵۲ دور ہونا
- ج: سورت کے آخری حصے کے ساتھ کی گئی دعا کی قبولیت
- ۵۲ ۵۔ سورۃ البقرہ اور آل عمران:
- ۵۶ دونوں کا اپنے ساتھیوں کے لیے روزِ قیامت جھگڑنا
- ۶۔ مسجحات کی تلاوت:
- ۵۶ ان میں ایک آیت کا ہزار آیات سے بہتر ہونا
- ۷۔ سورۃ الکہف:
- ۵۷ ا: ابتدائی دس آیات کا حافظ دجال سے محفوظ
- ب: اس کے پڑھنے پر نزولِ اطمینان
- ۵۷ ج: روزِ جمعہ پڑھنے سے دو جمعوں کے درمیان نور کا چمکنا
- ۵۸ ۸۔ سورۃ الملک:

- ۵۸ ا: پڑھنے والے کے لیے شفاعت کرنا
- ۵۹ ب: عذاب قبر سے بچانے والی
- ۵۹ ج: نبی کریم ﷺ کا اس کو پڑھے بغیر نہ سونا
- ۹۔ سورة الکافرون:

- ۵۹ ا: ایک چوتھائی قرآن کے برابر
- ۶۰ ب: شرک سے برأت [کی شہادت]
- ۱۰۔ سورة [قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ]:

- ۶۰ ا: ایک تہائی قرآن کے برابر ہونا
- ب: اس کی قرأت کو پسند کرنے والے سے اللہ تعالیٰ
- ۶۱ کی محبت
- ۶۲ ج: اس کی محبت کا جنت میں داخل کروانا
- ۱۱۔ معوذتین کا پڑھنا:

- ۶۳ سوال اور پناہ طلب کرنے کے لیے بے مثال
- ۱۲۔ معوذات کا پڑھنا:

صبح و شام تین مرتبہ پڑھنے کا ہر چیز سے کفایت کرنا ۶۳

(۳)

فضائل اذان

- ۱۔ اذان کی عظیم قدر و منزلت ۶۵
- ۲۔ اذان سن کر شیطان کا بھاگنا ۶۵

- ۳۔ مؤذن کی تاحد اذان معافی ۶۶
- ۴۔ ہر سننے والے کا روزِ قیامت اس کا گواہ ہونا ۶۶
- ۵۔ مؤذن کے ساتھ نماز پڑھنے والوں کا اس کو ثواب ۶۶
- ۶۔ مؤذن کی روزِ قیامت سب سے اونچی گردن ۶۷
- ۷۔ مؤذن کے لیے دعائے مصطفوی ﷺ ۶۸
- ۸۔ ہر چیز کا مؤذن کے لیے استغفار ۶۹
- ۹۔ ہر روز کی اذان پر ساٹھ نیکیاں ۶۹
- ۱۰۔ بارہ سال اذان پر جنت کا واجب ہونا ۶۹

(۴)

اذان کے متعلقہ اذکار کے فضائل

- ۱۔ اذان کا جواب دینے والے کے لیے جنت ۷۰
- ۲۔ بعد از اذان شفاعت کو واجب کرنے والی دعا ۷۱
- ۳۔ بعد از اذان گناہ معاف کروانے والی دعا ۷۲

(۵)

وضو کے بعد پڑھی جانے والی دعا کی فضیلت

- پڑھنے والے کے لیے جنت کے آٹھویں دروازوں کا کھولا جانا ۷۳

(۶)

مسجد میں داخل ہونے کی دعا کی فضیلت

- پڑھنے والے کا سارا دن شیطان سے محفوظ رہنا ۷۴

(۷)

نماز کے بعض اذکار کے فضائل

۱۔ اذکارِ افتتاح:

۷۵ ا: فرشتوں کے لیے باعث مسابقت دعا۔

۷۵ ب: آسمان کے دروازوں کو کھلوانے والے کلمات۔

۲۔ سورۃ الفاتحہ:

۷۶ پڑھنے والے کا مراد کو پانا۔

۳۔ آمین کہنا:

۷۸ امام کے ساتھ کہنے سے گزشتہ گناہ معاف۔

۴۔ رکوع سے سر اٹھانے کے بعد کی دعائیں:

۷۸ ا: [اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ] کہنے والے کی مغفرت۔

۷۹ ب: [رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ] تحریر کرنے میں فرشتوں کی مسابقت۔

۵۔ نماز کے بعد کے اذکار:

ا: مغرب و فجر کے بعد، ہم کی آگ سے نجات دلوانے والی

۸۰ دعا۔

۸۱ ب: فجر اور مغرب کے بعد دس مرتبہ تہلیل کے فضائل۔

۸۱ ج: تسبیح، تحمید، تکبیر اور تہلیل کے فضائل۔

۸۱ ا: ہر نماز کے بعد پڑھنے سے تمام گناہوں کی معافی۔

۸۲ ۲: ہر نماز کے بعد پڑھنے سے مقام و مرتبہ کی بلندی۔

۸۳ ۳: ہر نماز کے بعد پڑھنے سے ناکامی سے نجات

۶۔ وسوسہ کو دور کرنے والے اذکار:

۸۴ ا: تعوذ اور بائیں جانب تین بار تھوکنے

۸۵ ب: [اَمْسُتُ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ] کہنا

(۸)

تہلیل، تجمید، تکبیر اور [لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ] کے فضائل

ا: [لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ] کے فضائل:

۸۶ ۱۔ بلند ترین ذکر

۸۷ ۲۔ اخلاص سے کہے ہوئے کلمہ توحید کا عرش تک پہنچنا

۸۷ ۳۔ ایک دفعہ [لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ] کہنے کے فضائل

۸۸ ۴۔ سو مرتبہ [لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ] کہنے کے فضائل

۵۔ بوقت موت [لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ] کہنے کی برکات:

۸۹ ا: غم کا چھٹنا اور رنگ کا چمکنا

۹۰ ب: جنت میں داخلہ

ب: [سُبْحَانَ اللَّهِ] کہنے کے فضائل:

۹۰ ا۔ سو مرتبہ کہنے سے ہزار نیکی یا ہزار گناہ کی معافی

ج: تجمید کے فضائل:

۹۱ ا۔ بہترین دعا

۲۔ شکرِ نعمت کا نعمت سے افضل : ونا ۹۱

۳۔ [الْحَمْدُ لِلَّهِ] کا میزان کو بھرنا ۹۲

و: تسبیح و تحمید کے فضائل:

۱۔ اللہ تعالیٰ کے ہاں محبوب ترین : ونا ۹۲

۲۔ راہِ حق میں خرچ کردہ سونے کے پہاڑ سے بھی اللہ تعالیٰ کو زیادہ

پیارا ہونا ۹۲

۳۔ آسمانوں اور زمین کے درمیانی خلا کو پُر کر دینا ۹۳

۴۔ مخلوق کا اس کے ساتھ رزق دیا جانا ۹۳

۵۔ کہنے والے کے تمام گناہ معاف ۹۴

۶۔ [سُبْحَانَ اللَّهِ الْعَظِيمِ وَبِحَمْدِهِ] کہنے سے جنت میں کھجور کا

درخت ۹۵

۷۔ راتِ دن اور دنِ رات ذکر کرنے سے اعلیٰ تسبیح و تحمید ۹۵

ہ: [سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ سُبْحَانَ اللَّهِ الْعَظِيمِ] کے فضائل:

۱۔ رحمان کو پیارے الفاظ ۹۶

۲۔ زبان پر ہلکے ۹۷

۳۔ میزان میں بھاری ۹۷

و: تسبیح، تسلیل اور تحمید کے فضائل:

عرش کے گرد گھومنے اور کہنے والوں کو یاد کروانے والے کلمات ۹۷

ز: تسبیح، تحمید اور تکبیر کے فضائل:

۹۸ ان کلمات کے سو سو مرتبہ کہنے کے فضائل
ح: تسبیح، تحمید، تہلیل اور تکبیر کے فضائل:

۹۸ ۱۔ اللہ تعالیٰ کے ہاں محبوب ترین کلام

۹۹ ۲۔ نبی کریم ﷺ کو ہر چیز سے محبوب

۹۹ ۳۔ جنت کے پودے

۱۰۰ ۴۔ جہنم کی آگ کے مقابلے میں ڈھال

۱۰۱ ۵۔ ان میں سے ہر ایک کا صدقہ ہونا

۱۰۱ ۶۔ چاروں کلمات میں سے ہر ایک کے سو سو مرتبہ کہنے کے فضائل
ط: [لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ] کے فضائل:

۱۰۲ ۱۔ جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ

۱۰۳ ۲۔ جنت کے دروازوں میں سے ایک دروازہ

۱۰۳ ۳۔ جنت کے پودے

ی: تہلیل، تکبیر، تحمید اور [لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ] کے فضائل:

۱۰۴ اللہ تعالیٰ کا ان کے کہنے والے کی تصدیق فرمانا اور جہنم سے بچانا

(۹)

نبی کریم ﷺ پر درود اور اس کے فضائل

۱۰۷ ا: درود شریف کی چار اقسام کے الفاظ مبارکہ

ب: فضائل درود شریف:

۱۰۹ ۱۔ پڑھنے والے پر اللہ تعالیٰ کی دس رحمتیں

- ۲۔ دس گناہوں کا مٹایا جانا ۱۰۹
- ۳۔ دس درجات کا بلند کیا جانا ۱۰۹
- ۴۔ فرشتوں کا درود پڑھنا ۱۱۰
- ۵۔ دعاؤں کی قبولیت ۱۱۰
- ۶۔ غموں کی دوری اور گناہوں کی معافی ۱۱۱
- ۷۔ نبی کریم ﷺ کی شفاعت ۱۱۲
- ۸۔ نبی کریم ﷺ کا تقرب ۱۱۳

(۱۰)

استغفار کے فضائل اور اس کے بعض مخصوص الفاظ

۱: فضائل استغفار:

- ۱۔ اللہ تعالیٰ کی شدید خوشی ۱۱۴
- ۲۔ اللہ تعالیٰ کی بہت زیادہ توبہ کرنے والوں سے محبت ۱۱۵
- ۳۔ توبہ کرنے والے کا بے گناہ کی مانند ہونا ۱۱۵
- ۴۔ گناہوں کا نیکیوں میں بدلنا ۱۱۵
- ۵۔ رحمت کا نزول ۱۱۷
- ۶۔ موسلا دھار باران رحمت ۱۱۷
- ۷۔ مالوں میں اضافہ ۱۱۷
- ۸۔ بیٹوں میں اضافہ ۱۱۷
- ۹۔ باغات کا حصول ۱۱۷

- ۱۰۔ نہروں کا پانا ۱۱۷
- ۱۱۔ قوت میں ترقی و اضافہ ۱۱۸
- ۱۲۔ ہر غم سے چھٹکارا ۱۱۸
- ۱۳۔ ہر مشکل سے نجات ۱۱۸
- ۱۴۔ خلاف توقع جگہ سے رزق ۱۱۹
- ۱۵۔ حصول کی کامیابی ۱۱۹
- ۱۶۔ جنت کا پانا ۱۱۹

ب: استغفار کے بعض مخصوص الفاظ کے فضائل:

- ۱۔ [اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِیْ] کی فضیلت ۱۲۰
- ۲۔ سید الاستغفار کی فضیلت ۱۲۱

(۱۱)

صبح و شام کے بعض اذکار کے فضائل

- ۱: ہر چیز کے نقصان سے بچانے والی دعا ۱۲۲
- ۲: اللہ تعالیٰ کو راضی اور جنت میں داخل کروانے والا ذکر ۱۲۲
- ۳: بچھو کے ڈنک کے ضرر سے بچانے والی دعا ۱۲۳

(۱۲)

مرادیں پوری کروانے والے آٹھ اذکار

- ۱: [لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ] کے ساتھ دعا ۱۲۵

- ۲: [اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ بِاَنِّیْ اَشْهَدُ.....] کے ساتھ دعا ۱۲۶
- ۳: [اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ بِاَنَّ لَكَ الْحَمْدُ.....] کے ساتھ دعا ۱۲۶
- ۴: صبح و شام [اَللّٰهُمَّ اَنْتَ خَلَقْتَنِیْ.....] پڑھنے والے کی ہر دعا ۱۲۷
- ۵: [یَا بَدِیْعَ السَّمٰوٰتِ.....] کے ساتھ دعا ۱۲۸
- ۶: بیداری شب کے وقت مخصوص اذکار کے بعد کی دعائیں ۱۲۹
- ۷: دس دس مرتبہ تکبیر، تسبیح اور تحمید کے بعد کی دعا ۱۲۹
- ۸: تسبیح، تحمید، تہلیل اور تکبیر کے بعد کی دعا ۱۳۰

(۱۳)

متفرق اذکار کے فضائل

- ۱۔ سلام کے ساتھ گھر داخل ہونے پر اللہ تعالیٰ کا ضامن ہونا ۱۳۲
- ۲۔ جائے قیام میں ہر چیز کے ضرر سے بچانے والی دعا ۱۳۲
- ۳۔ گھر داخل ہونے اور کھانے کے وقت ذکر سے شیطان کا دور ہونا ۱۳۳
- ۴۔ دوران کھانا [بِسْمِ اللّٰهِ.....] پڑھ کر شیطان کو شرکت سے روکنا ۱۳۳
- ۵۔ کھانے کے بعد گناہ سے معاف کروانے والی دعا ۱۳۴
- ۶۔ کھانے پینے کے بعد حمد پر اللہ تعالیٰ کا راضی ہونا ۱۳۴
- ۷۔ فکر و غم کو فارغ البالی میں تبدیل کرنے والی دعا ۱۳۵
- ۸۔ درد کو دور کرنے والی دو دعائیں ۱۳۶
- ۹۔ پھوڑے ختم کرنے والی دعا ۱۳۷

- ۱۰۔ بیمار کو صحت یاب کرنے والی دعا ۱۳۸
- ۱۱۔ شیطانی جھاڑ پھونک سے کفایت کرنے والی دعا ۱۳۹
- ۱۲۔ بیماری پر اللہ تعالیٰ کی حمد کرنے کا ثواب ۱۴۰
- ۱۳۔ بینائی کی محرومی پر حمد کرنے کا ثواب ۱۴۰
- ۱۴۔ قرض کی ادائیگی کروانے والی تین دعائیں ۱۴۱
- ۱۵۔ شیطانوں کی آگ بجھانے اور انہیں شکست دینے والی دعا ۱۴۲
- ۱۶۔ عظیم ثمرات والی سونے کے وقت کی دعا ۱۴۵
- ۱۷۔ تمام گناہ معاف کروانے والی سونے کے وقت کی دعا ۱۴۶
- ۱۸۔ دورانِ نیند خوف کو دور کرنے والی دعا ۱۴۷
- ۱۹۔ بُرے خواب کے شر سے بچاؤ کے لیے ذکر اور دیگر تدبیریں ۱۴۸
- ۲۰۔ با وضو ذکر کرتے ہوئے سونے پر بوقت بیداری ہر دعا قبول ۱۴۸
- ۲۱۔ نومولود کو ضررِ شیطان سے بچانے والی دعا ۱۴۹
- ۲۲۔ بیت الخلاء میں جنوں سے حجاب کے لیے ذکر ۱۴۹
- ۲۳۔ لباس پہنتے وقت گناہ معاف کروانے والی دعا ۱۵۰
- ۲۴۔ گھر سے نکلنے کی عظیم برکات والی دعا ۱۵۱
- ۲۵۔ جانے والے کو اللہ تعالیٰ کی سپرداری میں دینے والی دعا ۱۵۱
- ۲۶۔ توجہ سے ذکر الہی میں مشغول سوار کے ساتھ فرشتہ کی رفاقت ۱۵۲
- ۲۷۔ سواری کے ٹھوکر کھانے پر [بِسْمِ اللّٰہ] پڑھنے سے شیطان کی تذلیل ۱۵۳
- ۲۸۔ تاحیات آفت سے محفوظ کرنے والی دعا ۱۵۳

۲۹۔ فضائل سلام:

- ۱۵۴ ا: سلام کا پھیلانا حصول ایمان کا ذریعہ
- ۱۵۵ ب: سلام میں پہل کرنا تقرب الہی کا ذریعہ
- ۱۵۵ ج: سلام کے بدلے میں نیکیاں
- د: مغفرت اور دخول جنت کو واجب کرنے والے اعمال میں سے سلام
- ۱۵۶ کا پھیلانا
- ۱۵۶ ہ: ابن عمر رضی اللہ عنہما کا صرف سلام کی خاطر بازار جانا
- ۱۵۷ ۳۰۔ بازار میں داخل ہونے کی عظیم برکتوں والی دعا
- ۱۵۸ ۳۱۔ غصے کو ختم کرنے والا ذکر
- ۱۵۹ ۳۲۔ مجلس کے گناہ معاف کروانے والی دعا
- ۱۶۰ ۳۳۔ مصیبت زدہ کو کھوئی ہوئی چیز سے بہتر چیز دلوانے والی دعا
- ۱۶۰ ۳۴۔ بیٹے کی وفات پر حمد اور [إِنَّا لِلّٰہِ] پڑھنے کا عظیم صلہ
- ۱۶۱ ۳۵۔ شرک دور کرنے والی دعا
- ۱۶۲ ۳۶۔ دعا کرنے والے کو نفع پہنچانے والی دعا
- ۱۶۳ ۳۷۔ پڑھنے والے کے ہاتھوں کو خیر سے بھرنے والی دعا
- ۱۶۳ ۳۸۔ دنیا اور آخرت کی بھلائیوں کو سمیٹنے والی دعا
- ۱۶۳ ۳۹۔ جنت کی اپنے طالب اور جہنم کی اپنے سے پناہ مانگنے والے کے لیے شفاعت
- ۱۶۵ ۴۰۔ ابتلا سے بچانے والی دعا

تنبیہات

- ۱۔ اذکارِ نافعہ کے ساتھ مقدور بھر کوشش کرنا ۱۶۶
- ۲۔ فوائدِ اذکار کی راہ میں رکاوٹوں کو دور کرنا:
- ا: بے توجہگی اور غفلت سے ذکر کرنا ۱۶۷
- ب: حرام کمائی ۱۶۸
- د: قطع رحمی کی دعا ۱۶۸
- ہ: عجلت پسندی ۱۶۸
- و: امر بالمعروف اور نہی عن المنکر چھوڑنا ۱۶۹
- ۳۔ ثمراتِ اذکار کے بارے میں مایوس نہ ہونا ۱۶۹
- فہرستِ مراجع و مصادر ۱۷۱-۱۷۲



پیش لفظ

إِنَّ الْحَمْدَ لِلَّهِ نَحْمَدُهُ وَنُسْتَعِينُهُ، وَنَسْتَغْفِرُهُ، وَنَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ شُرُورِ
أَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ أَعْمَالِنَا، مَنْ يَهْدِهِ اللَّهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ. وَمَنْ يَضِلَّ
فَلَا هَادِيَ لَهُ. وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ
مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ. صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ.

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ حَقَّ تَقَاتِهِ وَلَا تَمُوتُنَّ إِلَّا وَأَنْتُمْ
مُسْلِمُونَ﴾ ۱

﴿يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمُ الَّذِي خَلَقَكُمْ مِنْ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ وَخَلَقَ مِنْهَا
زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيرًا وَنِسَاءً ۖ وَاتَّقُوا اللَّهَ الَّذِي تَسَاءَلُونَ بِهِ
وَالْأَرْحَامَ ۚ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيبًا﴾ ۲

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَقُولُوا قَوْلًا سَدِيدًا. يُصْلِحْ لَكُمْ أَعْمَالَكُمْ
وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ ۚ وَمَنْ يُطِيعِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيمًا﴾ ۳

ذکر الہی سراپا خیر و برکت ہے۔ اللہ تعالیٰ اور ہمارے نبی کریم ﷺ نے اس کے
متعدد ثمرات اور فوائد بیان فرمائے ہیں۔ علاوہ ازیں قرآن و سنت میں کئی ایک مخصوص
اذکار اور دعائیں اور ان کے فیوض و برکات بیان کیے گئے ہیں۔

اس کتاب میں ذکر الہی اور مخصوص اذکار اور دعاؤں کے قرآن و سنت میں بیان

۱۔ سورۃ آل عمران / الآیۃ ۱۰۲۔

۲۔ سورۃ النساء / الآیۃ الأولى۔

۳۔ سورۃ الأحزاب / الآیتان ۷۰-۷۱۔

کردہ دنیوی اور اخروی فوائد کو جمع کرنے کی توفیق الہی سے عاجز نہ کوشش کی گئی ہے، کہ شاید اللہ کریم مجھنا کارے اور قارئین کرام کو ان سے فیض یاب ہونے والے خوش نصیب لوگوں میں شامل فرمادیں۔ وما ذلک علی اللہ بعزیز ۱۰

کتاب کی تیاری میں پیش نظر باتیں:

- توفیق الہی سے درج ذیل باتوں کے اہتمام کی کوشش کی گئی ہے:
- ۱۔ کتاب کے لیے بنیادی معلومات قرآن و سنت سے حاصل کی گئی ہیں۔
 - ۲۔ احادیث شریفہ کو عام طور پر ان کے اصلی ماخذ و مراجع سے نقل کیا گیا ہے۔
 - ۳۔ صحیحین کے علاوہ دیگر کتب حدیث سے نقل کردہ احادیث کے متعلق علمائے حدیث کے اقوال پیش کیے گئے ہیں۔ صحیحین کی احادیث کی صحت پر اجماع امت کے پیش نظر ان کے متعلق اہل علم کے اقوال کو ذکر نہیں کیا گیا۔ ۱۱
 - ۴۔ کتاب کے آخر میں مصادر و مراجع کے متعلق تفصیلی معلومات درج کر دی گئی ہیں۔
- کتاب کا خاکہ:**

اللہ کریم کی توفیق سے کتاب کو درج ذیل تیرہ حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے:

- ۱۔ فضائل ذکر۔
- ۲۔ قرآن کریم اور بعض سورتوں اور آیات کے فضائل۔
- ۳۔ فضائل اذان۔
- ۴۔ اذان کے متعلقہ اذکار کے فضائل۔
- ۵۔ وضو کے بعد پڑھی جانے والی دعا کی فضیلت۔
- ۶۔ مسجد میں داخل ہونے کی دعا کی فضیلت۔

۱۰ اور ایسا کرنا اللہ تعالیٰ پر مشکل نہیں۔

۱۱ تفصیل کے لیے ملاحظہ ہو: مقدمة البیرونی لشرحہ علی صحیح مسلم ص ۱۴؛ ونزہۃ النظر فی توضیح نخبة الفکر للناظر ابن حجر ص ۲۹۔

۷۔ نماز کے بعض اذکار کے فضائل۔

۸۔ تہلیل، تحمید، تکبیر اور [لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ] کے فضائل۔

۹۔ نبی کریم ﷺ پر درود اور اس کے فضائل۔

۱۰۔ استغفار کے فضائل اور اس کے بعض مخصوص الفاظ۔

۱۱۔ صبح و شام کے بعض اذکار کے فضائل۔

۱۲۔ مرادیں پوری کروانے والے آٹھ اذکار۔

۱۳۔ متفرق اذکار کے فضائل۔

ان کے بعد درج ذیل تین تنبیہات ذکر کی گئی ہیں:

۱۔ اذکارِ نافعہ کے ساتھ مقدور بھر کوشش کرنا۔

۲۔ فوائد و اذکار کی راہ میں رکاوٹوں کو دور کرنا۔

۳۔ ثمرات اذکار کے بارے میں مایوس نہ ہونا۔

شکرو دعا:

اللہ مالک الملک کا دل کی اتھاہ گہرائیوں سے شکر گزار ہوں، کہ انہوں نے مجھ ناچیز کو اس عظیم موضوع کے بارے میں کچھ کام کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔ **قُلْهُ الْحَمْدُ عَدَدَ كُلِّ شَيْءٍ، وَلَهُ الْحَمْدُ مِلْءُ كُلِّ شَيْءٍ**۔

ربِ حی و قیوم میرے والدین محترمین کی قبروں کو جنت کی باغچیاں بنائیں، کہ انہوں نے اپنی اولاد کی تعلیم و تربیت کے لیے مقدور بھر محنت کی۔ **(رَبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيْنِي صَغِيرًا)**۔

اللہ تعالیٰ میرے اہل و عیال کو جزائے خیر عطا فرما دیں، کہ انہوں نے کتاب کی تیاری اور مراجعت میں میرے ساتھ تعاون کیا اور مقدور بھر میری خدمت کی۔ اللہ تعالیٰ

ان سب کو میری آنکھوں کی ٹھنڈک اور اہل اسلام کے اہل و عیال کو ان کی آنکھوں کی ٹھنڈک بنائیں۔ آمین۔

اللہ کریم اس حقیر کاوش کو قبول فرمائیں اور اس کو میرے لیے، میرے اہل و عیال، بہن بھائیوں اور قارئین کے لیے دینی اور دنیاوی خیر و برکت کا سبب بناویں۔

إِنَّهُ سَمِيعٌ مُّجِيبٌ وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلٰی آلِهِ
وَاصْحَابِهِ وَاتَّبَاعِهِ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ

فضل الہی

اسلام آباد

۳۰ محرم ۱۴۲۷ھ

برطابق ۲۸ فروری ۲۰۰۶م

(۱)

فضائل ذکر

قرآن و سنت میں ذکر کے بہت سے فضائل، برکات اور ثمرات بیان کیے گئے ہیں۔ ان میں سے چند ایک توفیق الہی سے ذیل میں پیش کیے جا رہے ہیں:

۱۔ ذکر الہی سب سے بڑا:

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿وَلَذِكْرُ اللَّهِ أَكْبَرُ﴾ ۱۰

”اور یقیناً اللہ تعالیٰ کا ذکر [تمام نیکیوں سے] بڑا ہے۔“

۲۔ بہترین عمل:

۳۔ پاکیزہ ترین عمل:

۴۔ بلند ترین عمل:

۵۔ سونا اور چاندی خرچ کرنے سے بہتر:

۶۔ جہاد کرنے، دشمن کو قتل کرنے اور قتل ہونے سے بہتر:

۷۔ عذاب الہی سے سب سے زیادہ نجات دینے والا عمل:

امام ترمذی اور امام ابن ماجہ نے حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ انہوں نے بیان کیا، کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

”أَلَا أُنَبِّئُكُمْ بِخَيْرِ أَعْمَالِكُمْ ، وَأَزْكَاهَا عِنْدَ مَلِيكِكُمْ ،
وَأَرْفَعُهَا فِي دَرَجَاتِكُمْ ، وَخَيْرَ لَّكُمْ مِنْ إِنْفَاقِ الذَّهَبِ

وَالْوَرَقِ، وَخَيْرٌ لَّكُمْ مِنْ أَنْ تَلْقَوْا عَدُوَّكُمْ فَتَضْرِبُوا
 أَعْنَاقَهُمْ، وَيَضْرِبُوا أَعْنَاقَكُمْ؟“
 وَقَالَ مُعَاذٌ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: ”مَا مِنْ شَيْءٍ أَنْجَى مِنْ عَذَابِ اللَّهِ مِنْ
 ذِكْرِ اللَّهِ.“^۱

”کیا میں تمہیں ایک ایسے عمل کی خبر نہ دوں:

جو تمہارے اعمال میں سے بہترین ہے،

جو تمہارے مالک کے نزدیک پاکیزہ ترین ہے،

جو تمہارے درجات کو سب سے زیادہ بلند کرنے والا ہے،

جو تمہارے لیے سونا اور چاندی کے خرچ کرنے سے بہتر ہے،

اور تمہارے لیے دشمن سے لڑنے، کہ تم ان کی گردنوں کو مارو اور وہ تمہاری

گردنوں کو کاٹیں، سے بہتر ہے؟

انہوں نے عرض کیا: ”ضرور [بتلائیے]۔“

آپ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ کا ذکر۔“

اور معاذ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا: ”ذکر الہی سے زیادہ کوئی چیز اللہ تعالیٰ کے عذاب سے

نجات دینے والی نہیں۔“

۸۔ اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے والے کے ساتھ ہونا:

۹۔ خود اللہ تعالیٰ کا اس کو یاد کرنا:

۱: امام بخاری اور امام مسلم نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے،

۱: جامع الترمذی، أبواب الدعوات، باب منه، رقم الحديث ۲۲۴۱/۹، ۳۶۰۱ و سنن ابن
 ماجہ، أبواب الآداب، باب فضل الذكر، رقم الحديث ۳۳۱۲، ۳۸۳۵. الفاظ حدیث جامع
 الترمذی کے ہیں۔ شیخ البانی نے اس کو [صحیح] کہا ہے۔ (ملاحظہ ہو: صحیح سنن الترمذی
 ۱/۳۹۱۳ و صحیح سنن ابن ماجہ ۲/۳۱۶)۔

کہ انہوں نے بیان کیا، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

”يَقُولُ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ: ”أَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِي بِي، وَأَنَا مَعَهُ حِينَ يَذْكُرُنِي، إِنْ ذَكَرَنِي فِي نَفْسِهِ ذَكَرْتُهُ فِي نَفْسِي، وَإِنْ ذَكَرَنِي فِي مَلَأٍ ذَكَرْتُهُ فِي مَلَأٍ هُمْ خَيْرٌ مِنْهُمْ“^۱

”اللہ عزوجل فرماتے ہیں: ”میں اپنے بندے کے اپنے بارے میں گمان کے مطابق ہوں، جب وہ مجھے یاد کرتا ہے، تو میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں، اگر وہ میرا ذکر اپنے دل میں کرتا ہے، تو میں بھی اس کو اپنے دل میں یاد کرتا ہوں، اور اگر وہ میرا ذکر کسی مجلس میں کرتا ہے، تو میں اس کا ذکر ایسی مجلس میں کرتا ہوں، جو ان سے بہتر ہے۔“

ب: اللہ عزوجل کا ارشاد ہے:

﴿فَاذْكُرُونِي أَذْكُرْكُمْ﴾^۲

”پس تم مجھے یاد کرو میں تمہیں یاد کروں گا۔“

۱۰۔ ذکر الہی سے دلوں کا اطمینان:

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿أَلَا بِذِكْرِ اللَّهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوبُ﴾^۳

”آگاہ رہیے کہ اللہ تعالیٰ کی یاد سے ہی دلوں کو اطمینان ملتا ہے۔“

^۱ متفق علیہ: صحیح البخاری، کتاب التوحید، باب قول اللہ تعالیٰ (وَيَحْذَرُكُمُ اللَّهُ نَفْسَهُ).

جزء من رقم الحديث ۷۴۰۵، ۱۳، ۳۸۱: وصحیح مسلم، کتاب الذکر والدعاء والتوبة

والاستغفار، باب الحث علی ذکر اللہ تعالیٰ، جزء من رقم الحديث ۲- (۲۶۷۵)، ۱۴،

۲۰، ۶۱: الفاظ حدیث صحیح مسلم کے ہیں۔

^۲ سورة البقرة، جزء من الآية ۱۵۲.

^۳ سورة الرعد، جزء من الآية ۲۸.

۱۱۔ فرشتوں کا ذکر کرنے والوں کے گرد گھیرا ڈالنا:

۱۲۔ رحمت الہیہ کا انہیں ڈھانپنا:

امام مسلم نے حضرت ابو ہریرہ اور حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نبی ﷺ سے روایت نقل کی ہے، کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

”لَا يَقْعُدُ قَوْمٌ يَذْكُرُونَ اللَّهَ عَزَّوَجَلَّ إِلَّا حَفَّتْهُمُ الْمَلَائِكَةُ
وَعَشِيَّتُهُمُ الرَّحْمَةُ، وَنَزَلَتْ عَلَيْهِمُ السَّكِينَةُ، وَذَكَرَهُمُ
اللَّهُ فِيمَنْ عِنْدَهُ“ ۱

”کوئی قوم ذکر الہی کے لیے نہیں بیٹھتی، مگر فرشتے ان کے گرد گھیرا ڈال دیتے
ہیں، رحمت انہیں ڈھانپ لیتی ہے، اطمینان کا ان پر نزول ہوتا ہے، اور اللہ
تعالیٰ اپنے ہاں موجود [فرشتوں] کے روبرو ان کا تذکرہ فرماتے ہیں۔“

۱۳۔ ذکر کرنے والا زندہ کی مانند:

امام بخاری نے حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے، کہ انہوں نے بیان کیا،
کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

”مَثَلُ الَّذِي يَذْكُرُ رَبَّهُ وَالَّذِي لَا يَذْكُرُهُ مَثَلُ الْحَيِّ وَالْمَيِّتِ“ ۲
”اپنے رب کو یاد کرنے اور نہ کرنے والے کی مثال زندہ اور مردہ جیسی ہے۔“

۱۴۔ بہت زیادہ ذکر کرنے والوں کا فلاح یافتہ ہونا:

ارشادِ ربانی ہے:

۱۔ صحیح مسلم، کتاب الذکر والدعاء والتوبة والاستغفار، باب فضل الاجتماع على تلاوة القرآن والذكر، رقم الحديث ۲۹ (۲۷۰۰)، ۲/۴: ۲۰۷۴۔
۲۔ صحیح البخاری، کتاب الدعوات، باب فضل ذکر اللہ عزوجل، رقم الحديث ۲۰۸/۱۱: ۶۴۰۷۔

﴿وَاذْكُرُوا اللَّهَ كَثِيرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ﴾ ۱

”اور اللہ تعالیٰ کو کثرت سے یاد کرو تا کہ تم فلاح پاؤ۔“

۱۵۔ مغفرت اور اجرِ عظیم پانے والوں کا ذکر الہی کثرت سے کرنا:

ارشادِ ربانی ہے:

﴿إِنَّ الْمُسْلِمِينَ وَالْمُسْلِمَاتِ وَالْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْقَنَاتِينَ
وَالْقَنَاتِ وَالصَّادِقِينَ وَالصَّادِقَاتِ وَالصَّابِرِينَ وَالصَّابِرَاتِ وَالْخَاشِعِينَ
وَالْخَاشِعَاتِ وَالْمُتَصَدِّقِينَ وَالْمُتَصَدِّقَاتِ وَالصَّائِمِينَ وَالصَّائِمَاتِ
وَالْحَافِظِينَ فُرُوجَهُمْ وَالْحَافِظَاتِ وَالذَّاكِرِينَ اللَّهَ كَثِيرًا وَ
الذَّاكِرَاتِ أَعَدَّ اللَّهُ لَهُمْ مَغْفِرَةً وَأَجْرًا عَظِيمًا﴾ ۲

”بے شک مسلمان مرد اور اسلام لانے والی عورتیں، اور مومن مرد اور ایمان والی عورتیں، اور فرماں بردار مرد اور فرمان برداری کرنے والی عورتیں، اور سچے مرد اور سچی عورتیں، اور عاجزی اختیار کرنے والے مرد اور عاجزی اختیار کرنے والی عورتیں، اور صدقہ کرنے والے مرد اور صدقہ کرنے والی عورتیں، اور روزہ دار مرد اور روزہ رکھنے والی عورتیں، اور اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کرنے والے مرد اور اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کرنے والی عورتیں، اور اللہ تعالیٰ کو خوب یاد کرنے والے مرد، اور اللہ تعالیٰ کو خوب یاد کرنے والی عورتیں، اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے مغفرت اور اجرِ عظیم تیار کر رکھا ہے۔“

۱۶۔ کثرت سے ذکر کرنے والوں کا سبقت لے جانا:

امام مسلم نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے، کہ انہوں نے بیان

۱۔ سورۃ الجمعة/جزء من الایۃ ۱۰۔

۲۔ سورۃ الأحزاب/الایۃ ۳۵۔

کیا، کہ مکہ کی طرف جاتے ہوئے رسول اللہ ﷺ کا جمدان نامی پہاڑ کے پاس سے گزر رہا تھا، تو آپ ﷺ نے فرمایا:

”سِيرُوا، هَذَا جُحْمَدَان، سَبَقَ الْمُفْرِدُونَ.“
 ”چلتے رہو، یہ جمدان ہے، مفردون سبقت لے گئے۔“

انہوں نے عرض کیا:

”وَمَا الْمُفْرِدُونَ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟“
 ”اے اللہ تعالیٰ کے رسول! مفردون کیا ہیں؟“

آپ ﷺ نے فرمایا:

”الذَّاكِرُونَ اللَّهَ كَثِيرًا وَالذَّاكِرَاتُ“^۱
 ”کثرت سے ذکر الہی کرنے والے مرد اور عورتیں۔“

۱۔ ذکر کرنے والوں کے ہم نشین کا محروم نہ رہنا:

امام بخاری اور امام مسلم نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے، کہ انہوں نے بیان کیا، کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”بلا شبه اللہ تعالیٰ کے کچھ فرشتے ذکر کرنے والوں کی تلاش میں راستوں میں پھرتے رہتے ہیں، پھر جب وہ اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے والوں کو پا لیتے ہیں، تو ایک دوسرے کو آواز دیتے ہیں ”آؤ! ہمارا مقصود مل گیا۔“

آپ ﷺ نے فرمایا: ”وہ ان کے گرد اپنے پروں کے ساتھ قریب ہو کر آسمان دنیا [یعنی پہلے آسمان] تک پہنچ جاتے ہیں۔“

آپ ﷺ نے فرمایا: ”پس ان کا رب عزوجل ان سے دریافت کرتا

۱۔ صحیح مسلم، کتاب الذکر والدعاء والتوبة والاستغفار، باب الحث علی ذکر اللہ تعالیٰ، رقم الحدیث ۴۔ (۲۶۷۶) ۴۰/۲۰۶۲۔

ہے..... حالانکہ وہ ان سے زیادہ باخبر ہے..... میرے بندے کیا کہتے ہیں؟“

آپ ﷺ نے فرمایا: ”وہ [فرشتے] جواب میں عرض کرتے ہیں: ”وہ آپ کی تسبیح پڑھتے ہیں، آپ کی کبریائی بیان کرتے ہیں، آپ کی حمد کرتے ہیں، اور آپ کی بڑائی کا تذکرہ کر رہے ہیں۔“

آپ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ”اگر انہوں نے مجھے دیکھا ہوتا، تو ان کی کیفیت کیسے ہوتی؟“

آپ ﷺ نے فرمایا: ”وہ عرض کرتے ہیں: ”اگر انہوں نے آپ کا دیدار کیا ہوتا، تو وہ آپ کی عبادت اور بھی زیادہ کرتے، آپ کی بڑائی بہت زیادہ بیان کرتے، اور آپ کی تسبیح اور زیادہ کثرت سے کرتے۔“

آپ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ”وہ مجھ سے کیا طلب کر رہے ہیں؟“

وہ عرض کرتے ہیں: ”وہ آپ سے جنت مانگ رہے ہیں۔“

آپ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ”کیا انہوں نے اس کو دیکھا ہے؟“

آپ ﷺ نے فرمایا: ”وہ عرض کرتے ہیں: ”نہیں، واللہ! اے رب! انہوں نے اس کو نہیں دیکھا۔“

آپ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ”اگر انہوں نے اس کو دیکھا ہوتا، تو ان کی کیفیت کیا ہوتی؟“

آپ ﷺ نے فرمایا: ”وہ عرض کرتے ہیں: ”اگر انہوں نے اس کو دیکھا ہوتا، لے یعنی فرشتوں کی مجلس ذکر ختم ہونے کے بعد دربارِ الہی میں پیش ہونے کے موقع پر۔“

تو وہ اس کے اور بھی زیادہ خواہش مند ہوتے ، اس کی خاطر ان کی تڑپ

مزید شدید ہوتی اور اس کے متعلق ان کی آرزو بہت زیادہ بڑھ جاتی۔“

اللہ تعالیٰ نے دریافت فرمایا: ”وہ کس چیز سے پناہ مانگتے ہیں؟“

آپ ﷺ نے فرمایا: ”وہ جواب میں عرض کرتے ہیں: ”دوزخ سے“

آپ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ”کیا انہوں نے اس کو دیکھا

ہے؟“

آپ ﷺ نے فرمایا: ”وہ عرض کرتے ہیں: ”نہیں، واللہ! اے رب! انہوں

نے اس کو دیکھا نہیں۔“

آپ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ”اگر وہ اس کو دیکھ لیں، تو ان کی

کیفیت کیسے ہو؟“

آپ ﷺ نے فرمایا: ”وہ جواب میں عرض کرتے ہیں: ”اگر انہوں نے اس کو

دیکھا ہوتا، تو وہ اس سے دور ہونے میں سب سے آگے ہوتے، اور اس سے سب سے

زیادہ خوف زدہ ہوتے۔“

آپ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ”فَأَشْهَدُكُمْ أَنِّي قَدْ غَفَرْتُ لَهُمْ۔“

”میں تمہیں گواہ بناتا ہوں، کہ بلا شک و شبہ میں نے انہیں معاف کر دیا ہے۔“

آپ ﷺ نے فرمایا: ”ان فرشتوں میں سے ایک فرشتہ عرض کرتا ہے: ”فَلَا تُ

لَيْسَ مِنْهُمْ، إِنَّمَا جَاءَ لِحَاجَةٍ۔“

”فلاں [شخص] ان میں سے تو نہ تھا، بلکہ وہ تو کسی کام سے آیا تھا۔“

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ”هُمْ الْجُلَسَاءُ، لَا يَشْفَى جَلِيسُهُمْ۔“^۱

^۱ متفق علیہ: صحیح البخاری، کتاب الدعوات، باب فضل ذکر اللہ عزوجل، رقم الحدیث

۶۴۰۸، ۲۰۸/۱۱، ۲۰۹؛ صحیح مسلم، کتاب الذکر والدعاء والتوبة والاستغفار، رقم

الحدیث ۲۵- (۲۶۸۹)، ۶۹/۴، ۲۰۶۔

”وہ ایسے اہل مجلس ہیں، کہ ان کا ہم مجلس محروم نہیں رہتا۔“
اے اللہ کریم! ہم ناکاروں کو بھی اسی قسم کی مجلس والوں میں شامل فرما دیجئے۔
آمین یا ذوالجلال والاکرام۔

۱۸۔ اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے والوں کی بنا پر فخر کرنا:

امام مسلم نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے، کہ انہوں نے بیان کیا کہ:
”یقیناً رسول اللہ ﷺ اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم کے ایک حلقہ [گروہ] کے پاس
تشریف لائے، اور دریافت فرمایا: ”تم کیوں بیٹھے ہو؟“
انہوں نے عرض کیا: ”ہم بیٹھے اللہ تعالیٰ کا ذکر کر رہے ہیں، اور ان کی
تعریف کر رہے ہیں، کہ انہوں نے اسلام کی طرف ہماری راہنمائی فرمائی،
اور ہمیں نعمت اسلام سے نوازا۔“
آپ ﷺ نے فرمایا: ”[تمہیں] اللہ تعالیٰ کی قسم! کیا تمہارا بیٹھنا صرف
اسی وجہ سے ہے؟“

انہوں نے عرض کیا: ”واللہ! ہمارے بیٹھنے کا سبب یہی ہے۔“
آپ ﷺ نے فرمایا:
”أَمَّا إِنِّي لَمْ أَتَحْلِفُكُمْ تَهْمَةً لَكُمْ، وَلَكِنَّهُ أَتَانِي جَبْرِيلُ،
فَأَخْبَرَنِي أَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يُبَاهِي بِكُمْ الْمَلَائِكَةَ۔“^۱
”سنو میرا تمہیں قسم دے کر پوچھنا تمہارے بارے میں شک و شبہ کی بنا پر
نہیں، لیکن (اصل صورت حال یہ ہے کہ) میرے پاس جبریل آئے اور
مجھے خبر دی، کہ اللہ عز و جل تمہارے ساتھ فرشتوں پر فخر کرتے ہیں۔“

۱۔ صحیح مسلم۔ کتاب الذکر والدعاء والتوبة والاستغفار، باب فضل الاجتماع على تلاوة
النقرات وعلى الذكر، جزء من رقم الحديث ۴۰۔ (۲۷۰۱)، ۲۰۷۵/۱۰۔

۱۹۔ بندے کا ذکر الہی ہی سے شیطان سے محفوظ ہونا:

امام احمد اور امام ترمذی نے حضرت حارث اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ یقیناً رسول اللہ ﷺ نے بیان فرمایا کہ: ”اللہ تعالیٰ نے یحییٰ بن زکریا علیہما السلام کو پانچ باتوں کا حکم دیا کہ وہ ان پر عمل کریں، اور بنو اسرائیل کو ان پر عمل کرنے کا حکم دیں۔ انہوں نے لوگوں کو بیت المقدس میں اکٹھا کیا، تو مسجد بھر گئی اور وہ بالا خانوں میں بیٹھے۔ انہوں [یحییٰ علیہ السلام] نے کہا: ”بلاشبہ مجھے اللہ تعالیٰ نے پانچ باتوں کا حکم دیا ہے، کہ میں ان پر عمل کروں، اور تمہیں ان پر عمل کرنے کا حکم دوں۔“

ان میں سے پہلی بات یہ ہے، کہ تم اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ،

اور تمہیں اللہ تعالیٰ نے نماز کا حکم دیا ہے

اور تمہیں روزے [رکھنے] کا حکم دیا ہے

اور تمہیں صدقہ [کرنے] کا حکم دیا ہے

اور تمہیں حکم دیا ہے، کہ اللہ تعالیٰ کا ذکر کرو۔ بلاشبہ و شبہ اس کی مثال ایک ایسے شخص کی طرح ہے، کہ دشمن تیزی سے اس کا تعاقب کریں اور وہ ایک محفوظ قلعے میں پہنچ کر خود کو ان سے بچالے، اسی طرح بندے کو ذکر الہی کے سوا اور کوئی چیز شیطان سے محفوظ نہیں کر سکتی۔“



۱۔ السنن ۱۳۰۰ (ص: المکتب الاسلامی) : وجامع الترمذی، أبواب الأمثال، باب ما جاء في مثل الصلاة والصيام والصدقة، جزء من رقم الحديث ۱۳۰۲۳، ۱۳۰۱۸، ۱۳۰۱۷، ۱۳۱۰۱، الفاظ حدیث جامع ترمذی کے ہیں۔ امام ابن قیم اور شیخ البانی نے اس کو [صحیح] کہا ہے۔ (ملاحظہ ہو: إعلام الموقعین ۱/۲۳۱، و صحیح سنن الترمذی ۲/۳۷۰)۔

(۲)

قرآن کریم اور بعض سورتوں اور آیات کے فضائل

اللہ عزوجل نے اپنے نبی کریم حضرت محمد ﷺ پر قرآن کریم نازل فرمایا۔ وہ سارا ہی اہل ایمان کے لیے سراپا رحمت، پیکر ہدایت اور مجسمہ شفا ہے۔ مزیر برآں اللہ کریم نے بعض سورتوں اور آیات کو دوسری سورتوں اور آیات پر فوقیت عطا فرمائی ہے۔ ہمارے نبی کریم ﷺ نے ایسی سورتوں اور آیات کے مخصوص فوائد اور برکات سے اُمت کو آگاہ فرمایا۔

قرآن کریم اور بعض مخصوص سورتوں اور آیات کے فضائل و ثمرات کے متعلق قرآن و سنت کی بعض نصوص توفیق الہی سے ذیل میں پیش کی جا رہی ہیں:

۱۔ فضائل قرآن کریم

۱: اہل ایمان کے لیے شفا اور رحمت:

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿قُلْ هُوَ لِلَّذِينَ آمَنُوا هُدًى وَشِفَاءٌ ۝﴾

”کہہ دیجیے وہ قرآن کریم اہل ایمان کے لیے باعث ہدایت اور شفا ہے۔“

۲: ایک حرف پڑھنے پر دس نیکیاں:

امام ترمذی نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے، کہ وہ بیان

کرتے ہیں، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

”مَنْ قَرَأَ حَرْفًا مِنْ كِتَابِ اللَّهِ فَلَهُ بِهِ حَسَنَةٌ، وَالْحَسَنَةُ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا. لَا أَقُولُ [الْم] حَرْفٌ، وَلَكِنْ أَلِفٌ حَرْفٌ، وَلَا م حَرْفٌ، وَمِيمٌ حَرْفٌ“۔^۱

”جس شخص نے اللہ تعالیٰ کی کتاب کا ایک حرف پڑھا، اس کے لیے اس کے بدلے میں ایک نیکی ہے۔ اور ایک نیکی کے صلے میں اس ایسی دس ہیں۔ میں یہ نہیں کہتا کہ [الْم] ایک حرف ہے، بلکہ الف ایک حرف ہے، لام [دوسرا] اور میم [تیسرا] حرف ہے۔“

۳: دو آیتوں کا سیکھنا یا پڑھنا دو اونٹنیوں اور دو اونٹوں سے بہتر:
امام مسلم نے حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے، کہ انہوں نے بیان کیا، کہ رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور ہم صفہ میں تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا:
”تم میں سے کون پسند کرتا ہے کہ وہ ہر روز [وادی] بطحان یا [وادی] عقیق سے
کی طرف جائے، اور وہاں سے گناہ اور قطع رحمی کے بغیر اونچی کوہان والی دو
اونٹنیاں ہانک لائے؟“

ہم نے عرض کیا: ”یا رسول اللہ! ہم ایسا کرنا پسند کرتے ہیں۔“
آپ ﷺ نے فرمایا:

”أَفَلَا يَغْدُو أَحَدُكُمْ إِلَى الْمَسْجِدِ فَيَعْلَمُ أَوْ يَقْرَأَ آيَتَيْنِ مِنْ كِتَابِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ خَيْرٌ مِنْ نَاقَتَيْنِ، وَثَلَاثِ خَيْرٌ مِنْ ثَلَاثٍ،

۱۔ جامع الترمذی، ابواب فضائل القرآن، باب ما جاء فيسور قرأ من القرآن ماله من الأجر، رقم الحديث ۱۸۲، ۸، ۳، ۷۵۔ امام ترمذی نے اس کو احسن صحیح قرار دیا ہے۔ (المرجع السابق ۱۸۲/۸)؛ اور شیخ البانی نے اس کو صحیح کہا ہے۔ (ملاحظہ ہو: صحیح سنن الترمذی ۹۰۳)۔

۲۔ (بطحان یا عقیق)۔ مدینہ طیبہ سے کم و بیش تین میل کی مسافت پر دو وادیاں ہیں۔ (ملاحظہ ہو: المفہم ۴۲۹/۲)۔

وَأَرْبَعٌ خَيْرٌ مِنْ أَرْبَعٍ ، وَمِنْ أَعْدَائِهِمْ مِنَ الْإِبْلِ .“^{۱۷}
 ”تم میں سے ایک مسجد کی طرف کیوں نہیں جاتا [کہ وہاں] کتاب اللہ کی دو
 آیتیں دیکھے یا پڑھے، اور ایسا کرنا اس کے لیے دو اونٹنیوں سے بہتر ہے، اور
 تین [آیات کا سیکھنا یا پڑھنا] تین سے بہتر ہے، اور چار کا چار سے، اور ان
 کے برابر اونٹوں کی گنتی سے [بھی]۔“

۴: رات کو دس آیات پڑھنے والے کے فضائل:
 ا: غافل لوگوں میں نہ لکھا جانا:

امام حاکم نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے، کہ انہوں نے
 بیان کیا، کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”مَنْ قَرَأَ عَشْرَ آيَاتٍ فِي لَيْلَةٍ لَمْ يُكْتَبْ مِنَ الْغَافِلِينَ.“^{۱۸}
 ”جس شخص نے ایک رات میں دس آیات کی تلاوت کی، وہ غافلوں میں
 سے نہ لکھا جائے گا۔“

ب: اس کے لیے خزانہ لکھا جانا:

امام طبرانی نے حضرت فضالہ بن عبید اور تمیم داری رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نبی
 کریم ﷺ سے روایت نقل کی ہے، کہ آپ ﷺ نے فرمایا:
 ”جس شخص نے رات کو دس آیات پڑھیں، اس کے لیے خزانہ لکھا جاتا ہے

۱۷ صحیح مسلم . کتاب صلاة السامرين وقصرها، باب فضل قراءة القرآن في الصلاة
 ونعتها، رقم الحديث ۲۵۱- (۸۰۳)، ۵۵۲/۱- ۵۵۳.

۱۸ المستدرک علی تصحیحین، کتاب فضائل القرآن، ۵۵۵/۱. امام حاکم نے اس کو مسلم کی شرط پر
 صحیح کہا ہے، اور حافظ ذہبی نے ان کے ساتھ موافقت کی ہے۔ (ملاحظہ ہو: المرجع السابق ۵۵۵/۱:

والفتح حص ۱۵۵۱، ۱۵۶). شیخ البانی نے اس کو صحیح لغیرہ قرار دیا ہے۔ (ملاحظہ ہو:

صحیح الترغیب والترہیب ۱/۱۶۹).

اور [وہ] خزانہ دنیا اور اس کی تمام چیزوں سے بہتر ہے۔

جب روزِ قیامت ہوگا، تو تمہارے رب عزوجل فرمائیں گے: ”پڑھو اور ہر

آیت کے ساتھ ایک درجہ اوپر چڑھ جاؤ۔“

یہاں تک کہ وہ اپنے پاس موجود آخری آیت پر پہنچے گا، تو اللہ عزوجل

[اس] بندے سے فرمائیں گے: ”لے لو۔“

بندہ اپنے ہاتھ کے ساتھ [اشارہ کرتے ہوئے] عرض کرے گا: ”اے

رب! آپ زیادہ جانتے ہیں [کہ میں کیا پکڑوں؟]“

وہ فرمائیں گے: ”اس کے ساتھ خلد اور اس کے ساتھ نعمتیں۔“ ۵

۵: سو آیات کی بنا پر رات کی عبادت کا لکھ جانا:

امام احمد نے حضرت تمیم الداری رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے، کہ انہوں نے بیان

کیا، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

”مَنْ قَرَأَ بِمِئَةِ آيَةٍ فِي لَيْلَةٍ كُتِبَ لَهُ فَنُوتُ لَيْلَةٍ.“ ۵

۵ یعنی دائیں ہاتھ کے ساتھ دائیں جنت اور بائیں ہاتھ کے ساتھ اس کی نعمتیں لے لو۔ (ملاحظہ ہو: حاشیہ صحیح

الترغیب والترہیب: ۳۰۶/۱)۔

۵ منقول از: الترغیب والترہیب، کتاب النوافل، الترغیب فی قیام اللیل، رقم الحدیث ۴۱،

۴۳۹/۱۔ حافظ منذری اس کے بارے میں تحریر کرتے ہیں کہ طبرانی نے [المعجم الکبیر اور

الأوسط میں روایت کیا ہے۔ اور اس کی اسناد حسن ہے۔ (ملاحظہ ہو: المرجع السابق ۴۳۹/۱)۔

شیخ البانی نے اس کو حسن اقرار دیا ہے۔ (ملاحظہ ہو: صحیح الترغیب والترہیب ۵۰۶/۱)۔

۵ المسند، رقم الحدیث ۱۶۹۵۸، ۱۵۶/۲۸۔ شیخ ابن ابی شیبہ اور ان کے رفقاء نے شواہد کی بنا پر اس

حدیث کو حسن اقرار دیا ہے۔ (ملاحظہ ہو: حاشیہ المسند ۱۵۶/۲۸)۔

”جس شخص نے ایک رات میں سو آیات کی تلاوت کی، تو اس کے لیے رات کی عبادت تحریر کی جاتی ہے۔“

۶: ہزار آیت کے ساتھ قیام کرنے والے کا خزانے کے مالکوں میں لکھا جانا:

امام ابو داؤد نے حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما کے حوالے سے رسول اللہ ﷺ سے روایت نقل کی ہے، کہ بلاشبہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

”جس شخص نے ایک ہزار آیت کے ساتھ قیام کیا وہ خزانے کے مالکوں میں سے لکھا گیا۔“ ۷

تنبیہ: سورہ [تَبَارَكَ الَّذِي بِيَدِهِ الْمُلْكُ] سے آخر قرآن تک آیات کی

تعداد ایک ہزار ہے۔ ۷

۷: قرآن کریم پڑھنے اور سمجھنے سمجھانے والوں پر نزولِ اطمینان:

۸: رحمت الہیہ کا انہیں ڈھانپنا:

۹: فرشتوں کا ان کے گرد اپنے پروں سے قریب ہونا:

۱۰: اللہ تعالیٰ کا فرشتوں کی مجلس میں ان کا تذکرہ فرمانا:

امام مسلم نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے، کہ انہوں نے بیان کیا،

کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

۱۱: اس سے مراد یہ ہے کہ اس کے لیے بہت زیادہ اجر و ثواب لکھا جاتا ہے۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ اس سے مراد یہ ہے کہ اس کے لیے عظیم الشان اجر و ثواب تحریر کیا جاتا ہے۔ (ملاحظہ ہو: عون المعبود ۱/۴۹۲)۔

۱۲: سنن ابی داؤد، أبواب قراءة القرآن و تحزیبه و ترتیله، باب تحزیب القرآن، جزء من رقم الحدیث ۱۳۹۵، ۱۹۵/۴۔ شیخ البانی نے اس کو صحیح قرار دیا ہے۔ (ملاحظہ ہو: صحیح سنن ابی داؤد ۱/۲۶۳، ۱۰۷) و صحیح الترغیب والترہیب ۱/۴۰۶۔

۱۳: ملاحظہ ہو: الترغیب والترہیب ۱/۴۴۰۔

”وَمَا اجْتَمَعَ قَوْمٌ فِي بَيْتٍ مِنْ بُيُوتِ اللَّهِ، يَتْلُونَ آيَاتِ اللَّهِ وَيَتَذَكَّرُونَ بَيْنَهُمْ إِلَّا نَزَلَتْ عَلَيْهِمُ السَّكِينَةُ، وَغَشِيَتْهُمْ الرَّحْمَةُ، وَحَفَّتْهُمُ الْمَلَائِكَةُ، وَذَكَرَهُمُ اللَّهُ فِيمَنْ عِنْدَهُ۔“^۱

”لوگوں کا کوئی گروہ اللہ تعالیٰ کے گھروں میں سے کسی گھر میں آیات الہیہ [قرآن کریم] کی تلاوت اور اس کو سمجھنے سمجھانے کے لیے جمع نہیں ہوتا، مگر ان پر اطمینان نازل ہوتا ہے،

رحمت انہیں ڈھانپ لیتی ہے،

ان کے گرد فرشتے اپنے پروں کے ساتھ قریب ہو جاتے ہیں،

اور اللہ تعالیٰ اپنے پاس موجود [فرشتوں] کے سامنے ان کا تذکرہ فرماتے ہیں۔“

۱۱: قرآن کریم کا اپنے ساتھیوں کے لیے شفاعت کرنا:

۱: امام مسلم نے حضرت ابو امامہ باہلی رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے، کہ انہوں نے بیان کیا، کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا:

”إِقْرَأُوا الْقُرْآنَ، فَإِنَّهُ يَأْتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ شَفِيعًا لِأَصْحَابِهِ۔“^۲

”قرآن پڑھو، کیونکہ بلاشبہ وہ اپنے ساتھیوں کے لیے شفاعت کرنے والے کی حیثیت سے آئے گا۔“

ب: امام ترمذی نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی ﷺ سے روایت نقل کی ہے، کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

^۱ صحیح مسلم، کتاب الذکر والدعاء والتوبة والاستغفار، باب فضل الاجتماع على تلاوة

القرآن وعلى الذکر، جزء من رقم الحديث ۳۸ - (۲۶۹۹)، ۴۰/۲۰۷۴۔

^۲ المرجع السابق، باب فضل قراءة القرآن وسورة البقرة، رقم الحديث ۲۵۲ - (۸۰۴)، ۱۰/۵۵۳۔

”يَجِيءُ صَاحِبُ الْقُرْآنِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ، فَيَقُولُ : ”يَا رَبِّ! حَلِّهِ.“

فَيُلْبَسُ تَاجَ الْكَرَامَةِ. ثُمَّ يَقُولُ : ”يَا رَبِّ! زِدْهُ.“
فَيُلْبَسُ حُلَّةَ الْكَرَامَةِ. ثُمَّ يَقُولُ : ”يَا رَبِّ! رِضْ عَنْهُ.“
فَيُقَالُ : ”اقْرَأْ ، وَارْقَأْ.“
وَيُزَادُ بِكُلِّ آيَةٍ حَسَنَةٌ.“^۱

”قرآن والا قیامت کے دن آئے گا، تو وہ [قرآن کریم] کہے گا: ”اے رب! اس کو لباسِ زینت عطا فرمائیے۔“
تو اس کو تاجِ عزت پہنایا جائے گا۔
پھر وہ کہے گا: ”اے رب! اس کو مزید عطا فرمائیے۔“
تو اس کو پوشاکِ عزت پہنائی جائے گی۔
پھر وہ کہے گا: ”اے رب! اس سے راضی ہو جائیے۔“
اس سے کہا جائے گا: ”پڑھو، اور اوپر پڑھتے جاؤ۔“
اور ہر آیت کے ساتھ نیکی کو زیادہ کیا جائے گا۔“
۱۲: روزِ قیامت قاری کا عظیم الشان مقام:

امام ابو داؤد اور امام ترمذی نے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی ہے، کہ انہوں نے بیان کیا، کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”يُقَالُ لِصَاحِبِ الْقُرْآنِ : ”اقْرَأْ ، وَارْتَقِ ، وَرَتِّلْ كَمَا كُنْتَ

۱۔ جامع الترمذی، أبواب فضائل القرآن عن رسول الله صلى الله عليه وسلم ، رقم الحديث ۷۶۰، ۸۰۳، ۱۸۳۔ امام ترمذی نے اس کو [حسن صحیح] کہا ہے۔ (ملاحظہ ہو: المرجع السابق ۱۸۳، ۸۰۳) اور شیخ البانی نے اس کو [حسن] قرار دیا ہے۔ (ملاحظہ ہو: صحیح سنن الترمذی ۱۰۱۳)۔

تُرْتَلُ فِي الدُّنْيَا ، فَإِنَّ مِنْزِلَتَكَ عِنْدَ آخِرِ آيَةِ تَقْرُؤَهَا۔^۱
 ”قرآن والے سے کہا جائے گا: ”پڑھو اور اوپر چڑھو اور جس طرح تم
 ترتیل کے ساتھ دنیا میں پڑھتے تھے اسی طرح پڑھو، کیونکہ یقیناً تمہارا
 مقام وہاں ہے، جہاں تم آخری آیت پڑھ کر پہنچو گے۔“

ب۔ بعض سورتوں اور آیات کے فضائل

۱: سورة الفاتحة کے ساتھ دم:

ا: ڈسے ہوئے کا شفا یاب ہونا:

امام بخاری نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے، کہ انہوں نے
 بیان کیا، کہ:

”نبی کریم ﷺ کے کچھ صحابہ رضی اللہ عنہم ایک سفر میں نکلے۔ دوران سفر وہ
 عرب کے ایک قبیلہ کے پاس اترے۔ انہوں نے کامہمان بننا چاہا، لیکن
 انہوں [یعنی قبیلہ والوں] نے مہمان داری سے انکار کر دیا۔
 اس قبیلے کا سردار ڈسا گیا۔ انہوں نے اس [کے علاج] کی خاطر ہر ممکن
 کوشش کی، لیکن اس کو کچھ فائدہ نہ ہوا۔

ان میں سے ایک شخص نے کہا: ”جو لوگ تمہارے پاس آئے ہیں، ان کے
 پاس جاؤ، کہ شاید ان میں سے کسی کے پاس [اس کے علاج کے لیے] کوئی
 چیز ہو۔“

۱۔ سنن أبی داود، أبواب قيام الليل، تفریع أبواب الوتر، باب كيف يُستحب الترتیل فی القراءة
 رقم الحديث ۵۱۱۵۶، ۲۳۷۰، وجامع الترمذی، أبواب فضائل القرآن عن رسول الله ص
 الله علیه وسلم، رقم الحديث ۸۰۳، ۸۰۶، ۱۸۶، ۱۸۷، القاطع حدیث سنن أبی داود کے ہیں
 امام ترمذی اور شیخ البانی نے اس کو [حسن صحیح] کہا ہے۔ (ملاحظہ ہو: المرجع السابق ۸۷۱۸،
 وصحیح سنن أبی داود ۲۷۵۱۲، صحیح سنن الترمذی ۱۰۳)۔

چنانچہ وہ ان کے پاس آئے اور کہا: ”اے لوگو! ہمارا سردار ڈسا گیا ہے، اور ہم نے اس [کے علاج] کی خاطر ہر ممکن کوشش کی ہے، لیکن کسی چیز سے بھی اس کو کچھ فائدہ نہیں ہوا، تو کیا تم میں کسی کے پاس [اس کے علاج کے لیے] کوئی چیز ہے؟“

ان میں سے ایک [صحابی] نے کہا: ”ہاں، اللہ کی قسم! میں اس کو دم کروں گا، لیکن ہم نے تو آپ سے مہمانی طلب کی تھی، لیکن آپ نے ہماری مہمانداری نہ کی، سواب میں اجرت کے بغیر دم نہ کروں گا۔“

بکریوں کے ایک گلے پر ان کا معاملہ طے ہو گیا۔

وہ صحابی وہاں تشریف لے گئے اور ﴿الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ﴾ پڑھ پڑھ کر پھونک مارتے گئے۔ لہٰذا ایسا معلوم ہوا گویا کہ وہ [سردار] رسی سے کھول دیا گیا، وہ اٹھ کر چلنے لگا، تکلیف اور درد کا نشان بھی باقی نہ رہا۔ انہوں [ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ] نے بیان کیا: ”انہوں نے طے شدہ اجرت صحابہ رضی اللہ عنہم کو دے دی۔“

بعض صحابہ نے کہا: ”اس کو تقسیم کیجئے۔“

دم کرنے والے صحابی نے کہا: ”نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہونے سے پہلے کچھ نہ کرو۔ ہم آپ ﷺ کے روبرو صورتِ حال عرض کریں گے، پھر دیکھیں گے کہ آپ کیا حکم ارشاد فرماتے ہیں۔“

۱۔ جامع الترمذی میں ہے کہ: ”میں نے اس پر سات مرتبہ سورۃ الحمد پڑھی۔“ (ملاحظہ ہو: جامع الترمذی، أبواب الطب، باب ما جاء في أخذ الأجر على التعويذ، رقم الحديث ۲۱۴۲، ۱۸۹۱۶-۱۹۰). شیخ البانی نے اس کو صحیح کہا ہے۔ (ملاحظہ ہو: صحیح سنن الترمذی ۲۰۶۱۲).

چنانچہ وہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ماجرا عرض کیا، تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”تمہیں کیسے معلوم ہوا کہ اس [یعنی سورۃ الفاتحہ] کے ساتھ دم کیا جاتا ہے؟“

پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ”تم نے ٹھیک کیا، تقسیم کر لو اور میرا بھی اپنے ساتھ حصہ رکھنا۔“

[یہ فرما کر] رسول اللہ ﷺ مسکرا پڑے۔“

ب: مجنون کا صحت یاب ہونا:

امام ابوداؤد نے خارجہ بن حلت تمیمی سے روایت نقل کی ہے، اور انہوں نے اپنے چچا زینتہ سے روایت نقل کی ہے، کہ وہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اسلام قبول کر لیا۔ آپ ﷺ سے واپسی پر ان کا گزرا ایک قوم کے پاس سے ہوا، جن کا ایک دیوانہ شخص بیڑیوں میں جکڑا ہوا تھا۔ اس کے گھر والوں نے ان سے کہا: ”ہمیں بتلایا گیا ہے، کہ آپ کے صاحب [یعنی نبی کریم ﷺ] خیر کے ساتھ آئے ہیں، تو کیا آپ لوگوں کے پاس اس کے علاج کے لیے کوئی چیز ہے؟“

میں نے [سورۃ الفاتحہ] پڑھ کر اس کو دم کیا، تو وہ صحت یاب ہو گیا اور انہوں نے مجھے سو بکری دی۔

پھر میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، اور آپ کی خدمت میں صورتِ حال عرض کی، تو آپ ﷺ نے دریافت فرمایا: ”کیا صرف یہی؟“ (یعنی کیا

۱۔ صحیح البخاری، کتاب الإحارۃ، باب ما یعطی فی الرقۃ علی أحياء العرب بفاتحة الكتاب، رقم الحدیث ۵۳۰۴۱۲۲۷۶۔

۲۔ ایک اور روایت میں ہے: ”میں نے تین دن تک صبح و شام اس پر سورۃ الفاتحہ پڑھی۔“ (سنن أبی داؤد، کتاب الطب، باب کیف الرقی؟ جزء من رقم الحدیث ۴۸۹۰، ۲۷۷۱۰۔ شیخ البانی نے اس کو [صحیح] قرار دیا ہے۔ (ملاحظہ ہو: صحیح سنن أبی داؤد ۷۳۸/۲)۔

تم نے صرف اسی کے ساتھ دم کیا؟“)

مسددؒ نے ایک اور مقام پر بیان کیا: [نبی کریم ﷺ نے دریافت فرمایا: ”کیا تو نے اس کے سوا کچھ اور پڑھا؟“ میں نے عرض کیا: ”نہیں۔“

آپ ﷺ نے فرمایا: ”اس [یعنی سو بکری] کو لے لو، میری زندگی کی قسم! اگر کوئی باطل جھاڑ پھونک سے کھاتا ہے، تو تم تو پتے دم کے ذریعہ سے کھا رہے ہو۔“ ۲

۲: سورة البقرة کا پڑھنا:

۱: اس کا لینا باعث برکت، چھوڑنا باعث حسرت:
امام مسلم نے حضرت ابو امامہ باہلی رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے، کہ انہوں نے بیان کیا، کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا:
”اقْرَؤُوا سُورَةَ الْبَقَرَةِ، فَإِنْ أَخَذَهَا بَرَكَةٌ، وَتَرَكَهَا حَسْرَةٌ، وَلَا يَسْتَطِيعُهَا الْبَطْلَةُ.“ ۳

”سورة بقرہ پڑھو، کیونکہ اس کا حصول [باعث] برکت ہے، اور اس کا چھوڑنا [سبب] حسرت ہے، اور نا کارے اس کی طاقت نہیں رکھتے۔“ ۳

۳: (مسدد): حدیث شریف کے راویوں میں سے آپ راوی۔

۳: سنن أبي داود، کتاب الطب، باب كيف الرقي؟، رقم الحديث ۳۸۹۱، ۲۷۸/۱۰، شیخ البانی نے اس کو صحیح کہا ہے۔ (ملاحظہ ہو: صحیح سنن أبي داود ۷۳۸/۲۵)۔

۳: صحیح مسلم، کتاب صلاة المسافرين وقصرها، باب فضل قراءة القرآن وسورة البقرة، جزء من رقم الحديث ۲۵۲ - (۸۰۴)، ۵۵۳/۱۔

۳: یعنی کابل اور نالائق لوگ اس کو پڑھنے، اس کے معانی پرتدبر کرنے اور اس میں بیان کردہ اوامر و نواہی پر عمل کرنے سے محروم ہیں۔ ایک دوسرا معنی شاید یہ بھی ہے کہ [البطلۃ] سے مراد جادوگر، اور جملے کا معنی یہ ہے، کہ جادوگر اس کا مقابلہ کرنے کی سکت نہیں رکھتے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

ب: سورة البقرہ پڑھے جانے والے گھر سے شیطان کا دور رہنا:

امام ترمذی نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے، کہ یقیناً رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”لَا تَجْعَلُوا بُيُوتَكُمْ مَقَابِرَ، وَإِنَّ الْبَيْتَ الَّذِي تُقْرَأُ الْبَقْرَةُ فِيهِ لَا يَدْخُلُهُ الشَّيْطَانُ.“^۱

”اپنے گھروں کو قبرستان نہ بناؤ، یقیناً جس گھر میں [سورة] البقرہ پڑھی جائے، اس میں شیطان داخل نہیں ہوتا۔“

ج: سورة البقرہ پڑھے جانے والے گھر سے شیطان کا فرار ہونا:

امام مسلم نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے، کہ یقیناً رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

”لَا تَجْعَلُوا بُيُوتَكُمْ مَقَابِرَ. إِنَّ الشَّيْطَانَ يَنْفِرُ مِنَ الْبَيْتِ الَّذِي تُقْرَأُ فِيهِ سُورَةُ الْبَقْرَةِ.“^۲

”اپنے گھروں کو قبرستان نہ بناؤ۔ یقیناً شیطان اس گھر سے نکل جاتا ہے جہاں سورة البقرہ پڑھی جاتی ہے۔“

^۱ جامع الترمذی، أبواب فضائل القرآن عن رسول الله صلى الله عليه وسلم، باب ما جاء في سورة البقرة، وأية الكرسي، رقم الحديث ۳۰۳، ۱۳۶/۸۔ امام ترمذی نے اس حدیث کو [حسن صحیح] کہا ہے اور شیخ البانی نے [صحیح] قرار دیا ہے۔ (ملاحظہ ہو: المرجع السابق ۱۳۶/۸ و صحیح سنن الترمذی ۵۳)۔

^۲ یعنی گھر ذکر و طاعت سے خالی ہو کر قبرستان کی طرح نہ ہو جائیں اور تم ان میں مردوں کی مانند ہو جاؤ۔ (ملاحظہ ہو: تحفة الأحمدي ۱۴۶/۸)۔

^۳ صحیح مسلم، کتاب صلاة المسافرين، قصرها، باب استحباب صلاة انفاضة في بيت وجوارها في المسجد، رقم الحديث ۲۱۲ (۷۸۰) ۵۳۹/۱۰۔

۳: آیت الکرسی کا پڑھنا:

۱: پڑھنے والے کا شیطان سے محفوظ ہونا:

۱: امام بخاری نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے، کہ انہوں

نے بیان کیا، کہ:

”رسول اللہ ﷺ نے مجھے زکاۃ رمضانؑ کی حفاظت کی ذمہ داری سونپی۔
[رات کو] ایک شخص میرے پاس آیا اور غلہ میں سے مٹھیاں بھر بھر کر اٹھانے لگا، میں نے
اس کو پکڑ لیا اور کہا: ”میں تجھے رسول اللہ ﷺ کے روبرو پیش کروں گا۔“

پس انہوں نے [ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ] نے حدیث بیان کی..... اس [شیطان] نے کہا:

”إِذَا أُوتِيَ إِلَى فِرَاشِكَ فَاقْرَأْ آيَةَ الْكُرْسِيِّ، لَنْ يَزَالَ عَلَيْكَ
مِنْ اللَّهِ حَافِظٌ، وَلَا يَقْرُبُكَ شَيْطَانٌ حَتَّى تُصْبِحَ.“

”جب تم اپنے بستر پر آؤ، تو آیت الکرسی پڑھو۔ (ایسا کرنے سے) یقیناً
اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک محافظ تم پر مقرر کیا جائے گا اور صبح ہونے تک
شیطان تمہارے قریب نہ آئے گا۔“

(یہ بات سن کر) نبی ﷺ نے فرمایا:

”صَدَقْتَ وَهُوَ كَذُوبٌ، ذَاكَ شَيْطَانٌ.“

”وہ جھوٹا ہے، [لیکن] تجھ سے سچ بات کہہ گیا ہے، وہ شیطان تھا۔“

۲: حضرات امّہ نسائی، ابن حبان، طبرانی اور حاکم نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ

عنه زکاۃ رمضان سے مراد صدقہ الفطر کے طور پر دیا ہوا مانج۔

۳: حدیث شریف کی تفصیل ملاحظہ ہو: ”صحیح ابیحاری۔ کتاب النکاح، باب إذا وكل رجلاً فترك
الوكيل شيئاً فأخاره الله كل فهو جائز، رقم الحديث ۴۲۳۱۱، ۴۸۷۰۴۔“

سے روایت نقل کی ہے، کہ جب انہوں نے شیطان کو پکڑا، تو اس سے دریافت کیا:

”مَا يُجِيرُنَا مِنْكُمْ؟“

”ہمیں تم سے کون سی چیز محفوظ رکھتی ہے؟“

اس نے کہا: ”تَقْرَأُ آيَةَ الْكُرْسِيِّ مِنْ سُورَةِ الْبَقَرَةِ ﴿اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ﴾؟“

”[کیا] آپ آیت الکرسی ﴿اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ﴾ جو کہ

سورۃ البقرہ میں ہے، پڑھتے ہو؟“

انہوں نے جواب دیا: ”ہاں۔“

اس نے کہا: ”إِذَا قَرَأْتَهَا غُدُوَّةً أُجِرْتَ مِنْهَا حَتَّى تُمْسِيَ، وَإِذَا قَرَأْتَهَا حِينَ تُمْسِي أُجِرْتَ مِنْهَا حَتَّى تُصْبِحَ.“

”جب آپ اس کو صبح پڑھیں گے، تو شام تک ہم سے محفوظ کیے جائیں

گے۔ اور جب آپ اس کو شام کو پڑھیں گے، تو صبح تک ہم سے محفوظ کیے

جائیں گے۔“

ابی ذرؓ نے بیان کیا: ”میں نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر آپ کو

اس بات کی خبر دی، تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”صَدَقَ الْخَبِيثُ“ ۱

”خبیث نے سچ بات کہی ہے۔“

۳: امام احمد اور امام ترمذی نے حضرت ابوالیوب انصاریؓ سے روایت نقل کی

۱۔ کتاب السنن الکبریٰ، الجزء الثالث من کتاب عمل الیوم واللینۃ، ذکرہ مَا يُجِيرُنَا مِنَ الْحَيِّ وَالشَّيْطَانِ، رقم الحدیث ۱۰۷۹۷، ۶/۲۳۸۔ والإحسان فی تقریب صحیح ابن حبان،

کتاب الرقائق، باب قراءة القرآن، ذکر الاحترار من الشیطان۔ نعوذ بالله منهم۔ بقراءة آية

الكرسى، رقم الحدیث ۳۰۷۸۴/۶۳-۶۴، المستدرک علی الصحیحین کتاب فضائل

القرآن، ۱/۵۶۲، ومجمع الزوائد۔ کتاب الأذکار، باب ما یقول إذا أصبح ۵۵۵

ہے..... ایک طویل حدیث میں..... اور اسی میں ہے:

جب حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ نے جنسی کوتاہی مرتبہ پکڑا، تو اس نے کہا: ”اب میں تمہیں نبی ﷺ کے روبرو پیش کیے بغیر نہ چھوڑوں گا۔“

وہ کہنے لگی: ”إِنِّي ذَاكِرَةٌ لَكَ شَيْئًا : آيَةُ الْكُرْسِيِّ إِفْرَأْهَا فَيُبَيِّنَكَ، فَلَا يَقْرُبُكَ شَيْطَانٌ وَلَا غَيْرُهُ.“

”میں ایک چیز تمہارے روبرو ذکر کر رہی ہوں: اپنے گھر میں آیت الکرسی پڑھا کرو، تمہارے نزدیک نہ شیطان آئے گا اور نہ ہی کوئی اور [ضرر رساں چیز]۔“

وہ نبی ﷺ کے پاس حاضر ہوئے، تو آپ ﷺ نے پوچھا: ”تمہارے قیدی نے کیا کہا؟“

انہوں نے جواب میں آپ ﷺ کو اس بات کی اطلاع دی، تو آپ نے فرمایا:

”صَدَقْتُ، وَهِيَ كَذُوبٌ“^۱

”اس نے سچ کہا، حالانکہ وہ جھوٹی ہے۔“

❦❦❦ وإذا أمسى، ۱۱۷، ۱۱۸۔ الفاظ حدیث المستدرک کے ہیں۔ امام حاکم نے اس کی اسناد کو صحیح کہا ہے اور حافظ ذہبی نے ان سے موافقت کی ہے۔ (ملاحظہ ہو: المستدرک علی الصحیحین ۵۶۲، ۱ والتلخیص ۵۶۲، ۱)۔ رفقہ ثانی نے اس کے متعلق کہا ہے: اس کو طبرانی نے روایت کیا ہے، اور اس کے روایت کرنے والے ثقہ ہیں۔ (ملاحظہ ہو: مجمع الزوائد ۱۱۸، ۱۰)۔ شیخ آرنائوٹ نے اس کی اسناد کو قوی کہا ہے۔ (ملاحظہ ہو: هامش الإحسان ۶۴۳)۔

❦❦❦ المسند۔ رقم الحدیث ۵۶۳، ۳۸، ۲۳۵۹۲؛ جامع الترمذی، أبواب فضائل القرآن، باب ما جاء في سورة البقرة، آية الكرسي، رقم الحدیث ۱۴۸۱۸، ۳۰، ۴۰۔ الفاظ حدیث جامع الترمذی کے ہیں۔ امام ترمذی نے اس کو حسن کہا ہے، حافظ منذری نے ان سے موافقت کی ہے اور شیخ البانی نے اس کو صحیح قرار دیا ہے۔ (ملاحظہ ہو: المرجع السابق ۱۵۰، ۱۸) والترغیب والترہیب ۳۷۴/۲؛ وصحیح سنن لترمذی ۴۱۳)۔

مذکورہ بالا احادیث سے معلوم ہونے والی باتوں میں سے تین درج ذیل ہیں:

☆ رات کو سوتے وقت بستر پر آیت الکرسی پڑھنے والے کے لیے اللہ تعالیٰ کی طرف سے محافظ مقرر کیا جاتا ہے اور صبح تک شیطان اس کے قریب نہیں پھٹکتا۔

☆ آیت الکرسی اپنے صبح کے پڑھنے والے کو شام تک شیطان سے محفوظ رکھتی ہے، اور شام کے پڑھنے والے کو صبح تک شیطان سے بچائے رکھتی ہے۔

☆ اس کا گھر میں پڑھنا شیطان سے اور دیگر ضرر رساں چیزوں کو وہاں سے دور کر دیتا ہے۔

ب: فرض نماز کے بعد پڑھنے سے آئندہ نماز تک حفاظت الہیہ:

امام طبرانی نے حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی ہے، کہ انہوں نے بیان کیا، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

”مَنْ قَرَأَ آيَةَ الْكُرْسِيِّ فِي دُبُرِ الصَّلَاةِ الْمَكْتُوبَةِ كَانَ فِي ذِمَّةِ اللَّهِ إِلَى الصَّلَاةِ الْآخَرَى.“ ۱

”جس شخص نے فرض نماز کے بعد آیت الکرسی پڑھی، وہ آئندہ نماز تک اللہ تعالیٰ کی ذمہ داری میں ہوتا ہے۔“

ج: ہر فرض نماز کے بعد پڑھنے والے اور جنت کے درمیان صرف موت کا فاصلہ:

حضرات ائمہ نسائی، ابن حبان اور طبرانی نے حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل

کی ہے، کہ انہوں نے بیان کیا، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

”مَنْ قَرَأَ آيَةَ الْكُرْسِيِّ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ مَكْتُوبَةٍ لَمْ يَمْنَعْهُ

۱۔ معقول الزم: الترغیب والترہیب، کتاب الذکر والدعاء، الترغیب والترہیب فی آیات واذکار

بعد الصلوات المكتوبات، رقم الحديث ۴۵۳۲، ۷۔ حافظ منذری اور حافظ عثمی نے اس کی

اسناد کو حسن قرار دیا ہے۔ (ملاحظہ ہو: المرجع السابق ۴۵۳۲؛ ومجمع الزوائد ۱۰: ۱۰۹)۔

مِنْ دُخُولِ الْجَنَّةِ إِلَّا الْمَوْتُ۔“ ۱
 ”جو شخص ہر فرض نماز کے بعد آیت الکرسی پڑھے، اس کو جنت کے داخلے
 سے موت کے سوا کوئی اور چیز نہیں روکتی۔“

۴: سورۃ البقرہ کی آخری دو آیتیں:

۱: رات کو پڑھنے والے کے لیے ان کا کافی ہونا:

امام بخاری نے حضرت ابوسعود رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے، کہ انہوں نے بیان
 کیا، کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”مَنْ قَرَأَ بِالْآيَتَيْنِ مِنْ آخِرِ سُورَةِ الْبَقَرَةِ فِي لَيْلَةٍ كَفَّتَاهُ۔“ ۲
 ”جس شخص نے رات کو سورۃ بقرہ کی دو آیتیں پڑھیں، وہ اس کے لیے
 کفایت کر گئیں۔“

۱ کفایت کرنے کے متعلق محدثین سے منقولہ اقوال میں سے چند ایک درج ذیل

ہیں:

۱: قیام اللیل میں قرآن کریم کی تلاوت سے کفایت کر گئیں۔

۲: دوران نماز یا نماز کے علاوہ قرأت قرآن کریم سے کفایت کر گئیں۔

۱۔ کتاب السنن الکبریٰ، کتاب عمل یوم واللیلۃ، ثواب من قرأ آیت الکرسی دہر کل صلاۃ،
 رقم الحدیث ۱۶۹۹۲۸، ۱۶۹۹۲۸، ۱۶۹۹۲۸، ۱۶۹۹۲۸، ۱۶۹۹۲۸، ۱۶۹۹۲۸، ۱۶۹۹۲۸، ۱۶۹۹۲۸، ۱۶۹۹۲۸،
 آیات واذکار بعد الصلوٰت المکتوبات، رقم الحدیث ۴۵۳۱۲۰۶، مجمع الزوائد، کتاب
 الاذکار، باب ما جاء فی الاذکار عذ۔ الصلاۃ، ۱۰۲/۱۰۔ اس کے متعلق حافظ ابن حجر نے تحریر کیا
 ہے: ”اس کو نسائی اور ابن حبان نے ابوامامہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے روایت کیا ہے۔“ (منقول از: هامش
 تخريج الأحادیث والآثار الواقعة فی تفسیر الکشاف للزمخشري ۱۶۰۱-۱۶۱۱)؛ شیخ البانی
 نے اس کو تصحیح قرار دیا ہے۔ (ملاحظہ ہو سلسلة الأحادیث الصحيحة ۶۹۷/۲-۶۹۸)۔

۲۔ صحیح البخاری، کتاب فضائل القرآن، باب فصل سورۃ البقرۃ، رقم الحدیث ۵۰۰۹،

۳: ہر برائی سے کفایت کر گئیں۔

۴: شیطان کے شر سے کفایت کر گئیں۔

۵: جن و انس کے شر سے کفایت کر گئیں۔

حافظ ابن حجر فرماتے ہیں، کہ یہ سارے معانی ہی [حدیث شریف سے] مقصود ہوں۔ ۱۷

ب: تین رات تک پڑھے جانے والے گھر سے شیطان کا دور ہونا:

امام دارمی نے حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے، کہ یقیناً رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”إِنَّ اللَّهَ كَتَبَ كِتَابًا قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ بِالْفَيِّ عَامٍ ، وَأَنْزَلَ مِنْهُ آيَتَيْنِ خَتَمَ بِهِمَا سُورَةَ الْبَقَرَةِ ، وَلَا تُقْرَأُ فِي دَارٍ ثَلَاثَ لَيَالٍ فَيَقْرُبُهَا الشَّيْطَانُ.“ ۱۸

”بلاشبہ آسمانوں اور زمین کی تخلیق سے دو ہزار سال پہلے اللہ تعالیٰ نے ایک کتاب تحریر فرمائی اور اس میں سے دو [ایسی آیتیں نازل فرمائیں، کہ ان کے ساتھ سورۃ البقرہ کو ختم فرمایا، اور ایسا ممکن] نہیں، کہ یہ دونوں کسی گھر میں تین رات پڑھی جائیں اور [پھر] شیطان اس کے قریب آئے۔“

ج: سورت کے آخر کے ساتھ کی گئی دعا کی قبولیت:

۱: امام مسلم نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے، کہ انہوں نے بیان کیا، کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر [یہ] آیت نازل ہوئی:

۱۷ ملاحظہ ہو: فتح الباری ۶/۵۶۶۔

۱۸ مسند الدارمی المعروف بسند الدارمی، کتاب فضائل القرآن، باب فضل أول سورة البقرة واية الكرسي، رقم الحديث ۲۱۳۲/۳، ۳۴۳۰۔ شیخ حسین سلیم نے اس کی اسناد کو صحیح قرار دیا ہے۔ (ہامش اندارمی ۳/۲۱۳۲)۔

﴿لِلّٰهِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِی الْاَرْضِ وَ اِنْ تَبَدَّلُوا مَا فِیْ
اَنْفُسِكُمْ اَوْ تَخَفُوْهُ یَحٰسِبُکُمْ بِہِ اللّٰہُ فِیَغْفِرُ لِمَنْ یَّشَآءُ وَ
یُعَذِّبُ مَنْ یَّشَآءُ وَ اللّٰہُ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ﴾ ۱۰
تو رسول اللہ ﷺ کے صحابہ یہ بہت بھاری ہوئی۔

انہوں نے بیان کیا: ”پس وہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور
گھٹنوں کے بل بیٹھ کر عرض کیا: ”اے اللہ کے رسول ﷺ! ہمیں ایسے اعمال کرنے کا
پابند کیا گیا، کہ جن کی [بجا آوری کی] ہم استطاعت رکھتے ہیں: نماز، روزہ، جہاد اور
صدقہ۔ [اب] یہ آیت نازل کی گئی ہے اور [اس کی انجام دہی] ہمارے بس میں نہیں۔“
رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کیا تم ویسے ہی کہنا چاہتے ہو، جیسا کہ دو کتابوں
[تورات و انجیل] والوں نے تم سے پہلے کہا: ”ہم نے سنا اور ہم نے نافرمانی کی؟“ بلکہ
تم [تو] کہو: ”ہم نے سنا اور ہم نے اطاعت کی، [اے] ہمارے رب! آپ کی مغفرت
[کے ہم طلب گار ہیں] اور آپ ہی کی طرف پلٹ کر جانا ہے۔“
انہوں نے کہا: ”ہم نے سنا اور ہم نے اطاعت کی، ہمارے رب! آپ کی
مغفرت [کے ہم طلب گار ہیں] اور آپ ہی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔“
جب لوگوں نے یہ کہا اور ان کی زبانیں اس کے ساتھ رواں ہو گئیں، تو اس کے بعد

اللہ تعالیٰ نے [یہ] آیت نازل فرمائی:

﴿اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَا اُنْزِلَ اِلَیْہِ مِنْ رَّبِّہٖ وَ الْمُؤْمِنُوْنَ کُلٌّ اٰمَنَ
بِاللّٰہِ وَ مَلٰئِکَہِ وَ کُتُبِہِ وَ رُسُلِہِ لَا نَفَرِقُ بَیْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِہِ وَ

۱۰ سورۃ السقرۃ الآیۃ ۲۸۴۔ [ترجمہ: اللہ تعالیٰ ہی کے لیے ہے، جو کچھ آسمانوں اور جو کچھ زمین
میں ہے۔ اور تمہارے دل میں جو کچھ ہے، تم اس کو ظاہر کرو یا چھپاؤ، اللہ تعالیٰ اس پر تمہارا محاسبہ کرے گا،
پھر جسے چاہے گا معاف کر دے گا اور جسے چاہے گا عذاب دے گا اور اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہیں۔] ۱۱

قَالُوا سَمِعْنَا وَأَطَعْنَا غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَإِلَيْكَ الْمَصِيرُ ﴿٥﴾

جب انہوں نے ایسا کیا، تو اللہ تعالیٰ نے اس کو [یعنی سابقہ آیت میں بیان کردہ بات کو] منسوخ فرمادیا اور نازل فرمایا:

﴿لَا يُكَلِّفُ اللَّهُ نَفْسًا إِلَّا وُسْعَهَا لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا

اَكْتَسَبَتْ رَبَّنَا لَا تَأْخُذْنَا إِن نَّسِينَا أَوْ أَخْطَأْنَا ﴿٦﴾

(اللہ تعالیٰ نے) فرمایا: ”ہاں۔“

﴿رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَا إِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهُ عَلَى الَّذِينَ مِن

قَبْلِنَا ﴿٧﴾

(اللہ تعالیٰ نے) فرمایا: ”ہاں۔“

﴿رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهِ ﴿٨﴾

۱۔ سورۃ البقرۃ/الآیۃ ۲۸۶۔ [ترجمہ: رسول۔ ﷺ]۔ اس چیز پر ایمان لائے، جو ان پر ان کے رب کی طرف سے نازل کیا گیا اور اہل ایمان بھی۔ تمام ایمان لائے اللہ تعالیٰ کے ساتھ اور اس کے فرشتوں کے ساتھ، اور اس کی کتابوں کے ساتھ اور اس کے رسولوں کے ساتھ۔ ہم اس کے رسولوں میں سے کسی ایک کے ساتھ تفریق نہیں کرتے اور انہوں نے کہا: ”ہم نے سنا اور اطاعت کی، اے ہمارے رب! ہم آپ کی مغفرت! چاہتے ہیں اور آپ ہی کی طرف لوٹنا ہے!]

۲۔ سورۃ البقرۃ/الآیۃ ۲۸۶۔ [ترجمہ: وہ کسی جان کو اس کی استطاعت سے زیادہ مکلف نہیں کرتے، اس کے لیے اس کی نیکی کا اجر ہے اور اس پر اس کے گناہ کا وبال ہے، اے ہمارے رب! بھول چوک اور غلطی پر ہمارا مواخذہ نہ فرماتا۔]

۳۔ ایک دوسری روایت میں ہے: ”قَدْ فَعَلْتُ“ [میں نے ایسے کیا (یعنی جو کچھ تم نے طلب کیا وہ تمہیں عطا فرمایا)۔ (ملاحظہ ہو: صحیح مسلم، کتاب ”الإیمان“، باب بیان أن الله سبحانه وتعالى لم يكلف إلا ما يطاق، رقم الحديث ۲۰۰۔ ۱۲۶، ۱۱۶۔ ۱۱۷)۔

۴۔ [ترجمہ: اے ہمارے رب! اور ہم پر ایسا بوجھ نہ ڈالنا، جیسا کہ آپ نے ہم سے پہلے لوگوں پر ڈالنا تھا۔]

۵۔ [ترجمہ: اے ہمارے رب! اور ہم پر اس قدر بوجھ نہ ڈالنا، جس کی ہم میں طاقت نہ ہو۔]

(اللہ تعالیٰ نے) فرمایا: ”ہاں۔“

﴿وَاَعْفُ عَنَّا وَ اَغْفِرْ لَنَا وَ اَرْحَمْنَا اَنْتَ مَوْلَانَا فَانصُرْنَا عَلٰی الْقَوْمِ الْكَافِرِيْنَ﴾ ۱

(اللہ تعالیٰ نے) فرمایا: ”ہاں۔“ ۲

۲: امام مسلم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی ہے، کہ انہوں نے بیان کیا، کہ:

”جب جبریل علیہ السلام نبی ﷺ کے پاس بیٹھے تھے، تو انہوں نے اوپر کی جانب سے آواز سنی، تو اپنے سر کو اٹھایا، پھر کہا: ”آسمان کا یہ دروازہ آج کھولا گیا ہے، آج سے پہلے کبھی بھی کھولا نہیں گیا اور اس سے ایک فرشتہ نازل ہوا ہے۔“ انہوں نے [مزید] کہا: ”یہ فرشتہ زمین پر نازل ہوا ہے اور آج سے پہلے کبھی بھی نازل نہیں ہوا۔“

اس [فرشتے] نے سلام کیا، اور کہا:

”أَبَشِّرْ بِنُورَيْنِ أُوتِيَتْهُمَا، لَمْ يُوْتَهُمَا نَبِيٌّ قَبْلَكَ: فَاتِحَةُ الْكِتَابِ، وَخَوَاتِيمُ سُورَةِ الْبَقَرَةِ. لَنْ تَقْرَأَ بِحَرْفٍ مِنْهُمَا إِلَّا أُعْطِيَتهُ.“ ۳

”دونوروں سے خوش ہو جائیے جو آپ کو دیے گئے ہیں، آپ سے پہلے وہ کسی بھی نبی کو نہیں دیے گئے: فاتحہ الکتاب اور سورۃ البقرہ کا آخری حصہ۔ آپ ان میں سے کوئی حرف بھی نہ پڑھیں گے، مگر وہ دئے جائیں گے (یعنی

۱: [ترجمہ: ”ہم سے دو گزدر فرمائیے اور ہماری مغفرت فرمائیے اور ہم پر رحم فرمائیے، آپ ہمارے آقا ہیں، پس کافروں کی قوم پر ہمیں غلبہ نصیب فرمائیے۔“]

۲: صحیح مسلم، کتاب الإیمان، باب بیّن أنه سبحانه وتعالى لم يكلف إلا ما يطّاق، رقم الحديث ۱۹۹- (۱۲۵)، ۱۱۵/۱- ۱۱۶.

۳: المرجع السابق، کتاب صلاة المسافرين وقصرها، باب فضل الفاتحة وخواتيم سورة البقرة، رقم الحديث ۲۵۴- (۸۰۶)، ۵۵۴/۱.

ان دونوں میں ذکر کردہ دعاؤں میں سے ہر ایک دعا اللہ تعالیٰ قبول فرمائیں گے۔“

۵: سورة البقرہ اور آل عمران:

دونوں کا اپنے ساتھیوں کے لیے روزِ قیامت جھگڑنا:

امام مسلم نے حضرت ابو امامہ باہلی رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ انہوں نے بیان

کیا کہ: ”میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا:

” اِقْرُؤُوا الْقُرْآنَ فَإِنَّهُ يَأْتِي يَوْمَ انْقِيَامَةِ شَفِيعًا لِأَصْحَابِهِ.

اِقْرُؤُوا الزَّهْرَاوَيْنِ: الْبَقْرَةَ وَسُورَةَ آلِ عِمْرَانَ، فَإِنَّهُمَا تَأْتِيَانِ

يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَأَنَّهُمَا غَمَامَتَانِ، أَوْ كَأَنَّهُمَا غَيَاتَانِ، أَوْ كَأَنَّهُمَا

فِرْقَانٍ مِنْ طَيْرٍ صَوَافٍ تَحَاجَّانِ عَنْ أَصْحَابِهِمَا.“^۱

”قرآن پڑھو، کیونکہ وہ روزِ قیامت اپنے اصحاب کے لیے شفاعت کرنے

کے لیے آئے گا۔

دو روشنی پھیلانے والی [یعنی] البقرہ اور سورہ آل عمران پڑھو، کیونکہ وہ

دونوں سائے کی مانند یا صف باندھے پرندوں کی دو جماعتوں کی طرح

اپنے اصحاب کے لیے جھگڑا کریں گی۔“

۶: مَسْبَحَاتُ کی تلاوت:

ان میں ایک آیت کا ہزار آیات سے بہتر ہونا:

امام ترمذی نے حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے، کہ یقیناً

^۱ صحیح مسلم، کتاب صلاة المسافرين وقصرها، باب فضل قراءة القرآن وسورة البقرة،

جزء من رقم الحديث ۲۵۲ - (۸۰۴)، ۵۵۳/۱.

^۲ (مَسْبَحَاتُ): اس سے مراد وہ سورتیں جن کے آغاز میں [سُبْحَانَ] یا [سَبَّحَ] یا [يُسَبِّحُ] یا [سَبَّحَ]

ہے۔ اور وہ سات سورتیں ہیں: سُبْحَانَ الَّذِي أَسْرَىٰ بِالنَّجْمِ، الْحَاقِدُ، الْحَشْرِ، الصَّف، النُّجْمِ، التَّغَابِنِ

اور الْأَعْمَى. (ملاحظہ ہو: تحفة الأحوذی ۱۹۲/۸).

نبی ﷺ سونے سے پہلے [مَسَبِّحات] پڑھتے تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

”إِنَّ فِيْهِنَّ آيَةً خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ آيَةٍ“^۱

”یقیناً ان میں سے ایک آیت [ایسی ہے جو] ہزار آیت سے بہتر ہے۔“

۷: سورة الکھف:

۱: ابتدائی دس آیات کا حافظ دجال سے محفوظ:

امام مسلم نے حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے، کہ یقیناً نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

”مَنْ حَفِظَ عَشْرَ آيَاتٍ مِنْ أَوَّلِ سُورَةِ الْكَهْفِ عُصِمَ مِنَ الدَّجَالِ“^۲

”جس شخص نے سورۃ الکھف کی ابتدائی دس آیات حفظ کیں، وہ دجال سے بچایا گیا۔“

ب: اس کے پڑھنے پر نزولِ اطمینان:

امام بخاری نے حضرت براء رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے، کہ انہوں نے بیان کیا، کہ ایک شخص سورۃ الکھف کی تلاوت کر رہا تھا اور اس کے پہلو میں دو رسوں میں بندھا ہوا گھوڑا تھا، ایک بادل نے اس کو ڈھانپ لیا، پھر وہ قریب سے قریب ہونے لگا اور گھوڑا بدکنے لگا۔

انہوں نے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر اس [واقعہ] کا ذکر کیا، تو آپ ﷺ نے فرمایا:

^۱ جامع الترمذی، أبواب فضائل القرآن، ج ۱، رقم الحدیث ۱۹۲/۸۰۳۰۸۹۔ امام ترمذی اور شیخ البانی نے اس کو احسن اقرار دیا ہے۔ (ملاحظہ ہو: المرجع السابق ۱۹۲/۸۰۳۰۸۹) وصحیح سنن الترمذی (۱/۱۱۳)۔

^۲ صحیح مسلم، کتاب صلاة المسافرين وقصرها، باب فضل سورة الکھف وآية الكرسي، رقم الحدیث ۲۵۷۔ (۸۰۸) ۵۴۵/۱۰۔

”تِلْكَ السَّكِينَةُ تَنْزَلَتْ بِالْقُرْآنِ“۔^۱

”یہ اطمینان ہے [جو کہ] قرآن کے ساتھ نازل ہوا۔“

ج: روزِ جمعہ پڑھنے سے دو جمعوں کے درمیان نور کا چمکنا:

امام بیہقی نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے، کہ یقیناً نبی

کریم ﷺ نے فرمایا:

”مَنْ قَرَأَ سُورَةَ الْكَهْفِ فِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ أَضَاءَ لَهُ مِنَ النُّورِ مَا بَيْنَ الْجُمُعَتَيْنِ“۔^۲

”جس شخص نے جمعہ کے دن سورۃ الکہف پڑھی اس کے لیے دو جمعوں کے درمیان نور چمکتا رہتا ہے۔“

۸: سورۃ الملک:

ا: پڑھنے والے کے لیے شفاعت کرنا:

امام ترمذی نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی کریم ﷺ

سے روایت نقل کی ہے، کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

”إِنَّ سُورَةَ مِنَ الْقُرْآنِ ثَلَاثُونَ آيَةً شَفَعَتْ لِرَجُلٍ حَتَّى غُفِرَ لَهُ، وَهِيَ سُورَةُ ﴿تَبَارَكَ الَّذِي بِيَدِهِ الْمُلْكُ﴾“۔^۳

”بلاشبہ قرآن کی ایک تیس آیتوں والی سورت نے ایک آدمی کی شفاعت

^۱ صحیح البخاری، کتاب فضائل القرآن، باب فضل الکہف، رقم الحدیث ۵۷۱۹، ۵۰۱۱۔

^۲ السنن الکبریٰ، کتاب الجمعة، باب ما یؤمر به فی لیلۃ الجمعة ویومہا من کثرة الصلاة علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وبراءۃ سورۃ الکہف وغیرہا، رقم الحدیث ۵۹۹۶، ۳۵۲۱۳ شیخ البانی نے اس کو صحیح قرار دیا ہے۔ (ملاحظہ ہو: صحیح الترغیب والترہیب ۴۵۵/۱)۔

^۳ جامع الترمذی، أبواب فضائل القرآن عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، باب ما جاء فی سورۃ الملک، رقم الحدیث ۵۳، ۸۰۳، ۱۶۱، ۱۶۲۔ امام ترمذی اور شیخ البانی نے اس کو حسن قرار دیا ہے۔ (ملاحظہ ہو: التمرجع السابق ۱۶۲:۸، و صحیح سنن الترمذی ۶۱۳)۔

کی، یہاں تک کہ اس کو معاف کر دیا گیا اور وہ سورۃ ﴿تَبَارَكَ الَّذِي

بِيَدِهِ الْمُلْكُ﴾ ہے۔]

ب: عذابِ قبر سے بچانے والی:

امام نسائی نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے، کہ انہوں نے فرمایا:

”ہر رات ﴿تَبَارَكَ الَّذِي بِيَدِهِ الْمُلْكُ﴾ پڑھنے والے شخص کو

اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے عذابِ قبر سے محفوظ کر دیتے ہیں۔ اور ہم رسول

اللہ ﷺ کے زمانے میں اس کو [مانعت] لے کا نام دیتے تھے۔ وہ کتاب

اللہ میں ایک سورت ہے، جس نے اس کو ہر رات پڑھا، اس نے بہت

زیادہ اور عمدہ کام کیا۔“ ۱۷

ج: نبی کریم ﷺ کا اس کو پڑھے بغیر نہ سونا:

امام ترمذی نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے، کہ یقیناً نبی ﷺ

﴿الْم تَنْزِيلُ﴾ اور ﴿تَبَارَكَ الَّذِي بِيَدِهِ الْمُلْكُ﴾ پڑھے بغیر نہ سوتے۔ ۱۸

۹: سورۃ الکافرون:

۱: ایک چوتھائی قرآن کے برابر:

امام ترمذی نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی ہے، کہ انہوں نے

بیان کیا، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

۱۷ یعنی روکنے والی۔

۱۸ السنن الکبریٰ، کتاب عمل الیوم، اللیلۃ، الفضل فی قراءۃ ﴿تَبَارَكَ الَّذِي بِيَدِهِ الْمُلْكُ﴾، رقم الحدیث ۱۰۴۷۹، ۹، ۲۶۲-۲۶۳۔ شیخ البانی نے اس کو احسن قرار دیا ہے۔

(ملاحظہ ہو: صحیح الترغیب والترہیب ۲: ۱۹۳)۔

۱۹ جامع الترمذی، ابواب فضائل القرآن عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، باب ما جاء فی سورۃ النعت، رقم الحدیث ۳۰۵۴، ۱۸۲۔ شیخ البانی نے اس کو صحیح کہا ہے۔ (ملاحظہ ہو: سنن الترمذی ۶: ۶۰۳)۔

”و ﴿قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ﴾ تَعْدِلُ رُبْعَ الْقُرْآنِ.“^{۱۵}

”اور ﴿قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ﴾ ایک چوتھائی قرآن کے برابر ہے۔“

ب: شرک سے برأت [کی شہادت]:

امام ترمذی نے حضرت فروہ بن نوفل رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی ﷺ سے روایت نقل کی ہے، کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا: ”مجھے ایسی چیز سکھائیے، کہ میں بستر پر جانے پر اس کو پڑھوں۔“

آپ ﷺ نے فرمایا:

”إِقْرَأْ ﴿قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ﴾ فَإِنَّهَا بَرَاءَةٌ مِنَ الشِّرْكِ.“^{۱۶}

”﴿قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ﴾ پڑھو، کیونکہ وہ شرک سے برأت ہے۔“

۱۰: سورہ ﴿قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ﴾:

ا: ایک تہائی قرآن کے برابر ہونا:

امام مسلم نے حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی ﷺ سے روایت

نقل کی ہے، کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

”أَيُّعِزُّ أَحَدُكُمْ أَنْ يَقْرَأَ فِي لَيْلَةٍ ثُلُثَ الْقُرْآنِ.“

”کیا تم میں سے ایک شخص اس بات کی استطاعت نہیں رکھتا، کہ وہ رات

میں ایک تہائی قرآن پڑھ لے؟“

^{۱۵} جامع الترمذی، أبواب فضائل القرآن عن رسول الله صلى الله عليه وسلم، باب ما جاء في (إذا زلزلت)، جزء من رقم الحديث ۸۰۳۰، ۱۶۳۷-۱۶۴۰. شيخ الباني نے اس کو صحیح قرار دیا ہے۔ (ملاحظہ ہو: صحیح سنن الترمذی ۶/۳)۔

^{۱۶} المرجع السابق، أبواب الدعوات عن رسول الله صلى الله عليه وسلم، باب منه، رقم الحديث ۳۶۲۷، ۲۴۶۱۹. شيخ الباني نے اس کو صحیح قرار دیا ہے۔ (انظر: صحیح سنن الترمذی ۱۴۵/۳)۔

انہوں نے عرض کیا:

”وَكَيْفَ يَقْرَأُ ثَلَاثَ الْقُرْآنِ؟“

”وہ ایک تہائی قرآن کیسے پڑھے؟“

آپ ﷺ نے فرمایا: ﴿قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ﴾ يَعْدِلُ ثَلَاثَ الْقُرْآنِ“۔^۱

﴿قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ﴾ ایک تہائی قرآن کے برابر ہے۔“

ب: اس کی قرأت کو پسند کرنے والے سے اللہ تعالیٰ کی محبت:

امام بخاری اور امام مسلم نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت نقل کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ایک شخص کو ایک فوجی دستے کا امیر بنا کر بھیجا، وہ اپنے ساتھیوں کو نماز پڑھاتے، اور ﴿قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ﴾ کے ساتھ [تلاوت] ختم کرتے۔

جب لوگ واپس آئے، تو انہوں نے اس بات کا ذکر نبی کریم ﷺ سے کیا۔

آپ ﷺ نے فرمایا: ”سَلُّوْهُ لِأَيِّ شَيْءٍ يَصْنَعُ ذَلِكَ؟“

”ان سے پوچھو کہ وہ ایسے کیوں کرتے ہیں؟“

لوگوں نے ان سے دریافت کیا، تو وہ کہنے لگے: ”کیونکہ وہ رحمن کی صفت ہے اور

میں اس کو پڑھنا پسند کرتا ہوں۔“

نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”أَخْبِرُوهُ أَنَّ اللَّهَ يُحِبُّهُ“۔^۲

^۱ صحیح مسلم، کتاب صلاة المسافرين وقصرها، باب فضل قراءة ﴿قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ﴾

رقم الحديث ۲۵۹- (۸۱۱)، ۵۵۶/۱، امام بخاری نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے اسی مضمون

کی حدیث روایت کی ہے۔ (ملاحظہ ہو: صحیح البخاری، کتاب فضائل القرآن، باب فصل

﴿قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ﴾، رقم الحديث ۵۰۰۱، ۵۹/۱)۔

^۲ متفق علیہ: صحیح البخاری، کتاب التوحید، باب ما جاء في دعاء النبي صلى الله عليه

وسم أمته، بی توحید الله تبارک و تعالیٰ، رقم الحديث ۳۴۷۷، ۱۳، ۳۴۷/۱-۳۴۸،

وصحیح مسلم، کتاب صلاة المسافرين وقصرها، باب فضل قراءة ﴿قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ﴾،

رقم الحديث ۲۶۳- (۸۱۳)، ۵۵۷/۱، الفاظ حدیث صحیح البخاری کے ہیں۔

میں نے عرض کیا: ”اے اللہ کے رسول ﷺ! میں کیا کہوں؟“
 آپ ﷺ نے فرمایا: ﴿قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ﴾ ۱۔
 میں نے اس [سورت] کو آخر تک پڑھا، تو آپ ﷺ نے پھر فرمایا: ”کہو۔“
 میں نے عرض کیا: ”اے اللہ کے رسول ﷺ! میں کیا کہوں؟“
 آپ ﷺ نے فرمایا: ﴿قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ﴾ ۲۔
 میں نے اس [سورت] کو آخر تک پڑھا، تو آپ ﷺ نے پھر فرمایا:
 ”مَا سَأَلَ سَائِلٌ وَلَا اسْتَعَاذَ مُسْتَعِيذٌ بِمِثْلِهِمَا۔“ ۳
 ”کسی سوال کرنے والے نے ان ایسی دو چیزوں کے ساتھ سوال نہیں کیا اور کسی
 پناہ طلب کرنے والے نے ایسی دو چیزوں کے ساتھ پناہ طلب نہیں کی۔“
 ۱۲: معوذات ۳ کا پڑھنا:

صبح و شام تین مرتبہ پڑھنے کا ہر چیز سے کفایت کرنا:

حضرات ائمہ ابوداؤد، ترمذی اور نسائی نے حضرت عبداللہ بن ضعیب رضی اللہ عنہ
 سے روایت نقل کی ہے، کہ انہوں نے بیان کیا: ”ہم ایک بارش اور شدید تاریکی والی
 رات میں رسول اللہ ﷺ کی تلاش میں نکلے، تاکہ وہ ہمیں نماز پڑھائیں۔“
 انہوں نے بیان کیا: ”پس میں نے آپ ﷺ کو ڈھونڈ لیا، تو آپ ﷺ نے
 فرمایا: ”کہو۔“

میں نے کچھ نہ کہا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”کہو۔“
 میں نے کچھ نہ کہا۔ آپ ﷺ نے پھر فرمایا: ”کہو۔“

۱۔ یعنی سورۃ الفلق پڑھو۔ ۲۔ یعنی سورۃ الناس پڑھو۔

۳۔ سنن النسائي، کتاب الاستعاذۃ، ۵۳/۸-۵۴۔ شیخ البانی نے اس کو [حسن صحیح] قرار دیا ہے۔
 (صحیح سنن النسائي ۱۱۰۷/۳)۔

۴۔ معوذات سے مراد تین سورتیں: الاخلاص، الفلق اور الناس ہیں۔

میں نے عرض کیا: ”میں کیا کہوں؟“

آپ ﷺ نے فرمایا:

”قُلْ: ﴿قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ﴾ وَالْمُعَوَّذَتَيْنِ حِينَ تُمْسِي،

وَتُصْبِحُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ تَكْفِيكَ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ۔“^۱

”جب تم شام کرو اور صبح کرو، تو ﴿قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ﴾ اور معوذتین

تین مرتبہ پڑھو۔ [ایسا کرنا] تمہیں ہر چیز سے کفایت کر دے گا۔“



^۱ سنن أبي داود، كتاب الأدب، باب ما يقول: : أصبح، رقم الحديث ۲۹۰۱۳، ۵۰۷۲: وجامع الترمذي، أحاديث شتى من أبواب الدعوات، باب، رقم الحديث ۲۱۱۰۳۸۱: و سنن النسائي، كتاب الاستعاذة، ۲۵۰/۱۸. ش الباقی نے اس کو [حسن] قرار دیا ہے۔ (ملاحظہ ہو: صحیح سنن أبي داود ۹۵۸/۳: و صحیح سنن الترمذي ۱۸۲/۳: و صحیح سنن النسائي ۱۱۰۴/۳).

(۳)

فضائل اذان

احادیث شریف میں اذان کے متعدد فضائل بیان کیے گئے ہیں۔ ان میں سے چند ایک درج ذیل ہیں:

۱۔ اذان کی عظیم قدر و منزلت

امام بخاری اور امام مسلم نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے، کہ بلاشبہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

”اگر لوگوں کو معلوم ہوتا کہ اذان اور پہلی صف میں کیا [یعنی کتنا عظیم ثواب] ہے، پھر ان کے لیے قرعہ ڈالنے کے سوا چارہ کار باقی نہ رہتا، تو وہ ضرور اس پر قرعہ اندازہ کرتے۔“^۱

۲۔ اذان سن کر شیطان کا بھاگنا:

امام مسلم نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے، کہ انہوں نے فرمایا: ”میں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا:

”بلاشبہ جب شیطان اذان سنتا ہے، تو چلا جاتا ہے، یہاں تک کہ [الروحاء] پہنچ جاتا ہے۔“

سلیمان علیہ السلام نے بیان کرتے ہیں: ”میں نے [الروحاء] کے بارے میں ان سے دریافت کیا، تو انہوں نے بتلایا: ”وہ مدینہ سے چھتیس میل کے فاصلے پر ہے۔“^۲

۱۔ متفق علیہ: صحیح البخاری، کتاب الأذان، باب الاستہام فی الأذان، جزء من رقم الحدیث ۶۱۵، ۶۱۶، ۹۶۲، و صحیح مسلم، کتاب الصلاۃ، باب نسویۃ الضعف، جزء من رقم الحدیث ۱۲۹۔ (۴۳۷)، ۳۵۱، ۳۵۲۔

۲۔ (سلیمان)۔ یہ سلیمان الاعمش راویان حدیث میں سے ایک ہیں۔ انہوں نے اپنے استاد ابو سفیان طلحہ بن نافع سے یہ سوال کیا۔ (ملاحظہ ہو: شرح النووی ۹۱)۔

۳۔ صحیح مسلم، کتاب الصلاۃ، باب فضل الأذان و حرب الشیطان عند مسامعہ، رقم الحدیث ۱۵۔ (۳۸۸)، ۲۹۰، ۱۱۔

۳۔ مؤذن کی تاحد آواز معافی:

۴۔ ہر سننے والے کا روز قیامت اس کا گواہ ہونا:

ا: حضرات ائمہ ابوداؤد، نسائی اور ابن ماجہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی کریم ﷺ سے روایت نقل کی ہے، کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

”مؤذن کے لیے تاحد آواز مغفرت ہے اور اس کے لیے ہر تر اور خشک چیز گواہی دے گی۔“ ۱

ب: امام بخاری نے ابوصحہ انصاری مازنی سے روایت نقل کی ہے، کہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا:

”میں دیکھتا ہوں کہ تم بکریوں اور صحرا کو پسند کرتے ہو۔ پس تم جب اپنی بکریوں یا اپنے صحرا میں ہو اور تم نماز کے لیے اذان دو، تو بلند آواز سے اذان دیا کرو، کیونکہ جن و انس، بلکہ تمام چیزیں جو مؤذن کی آواز سنتی ہیں، قیامت کے دن اس کے لیے گواہی دیں گی۔“ ۲

ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ”میں نے یہ [بات] رسول اللہ ﷺ سے سنی ہے۔“ ۳

۵۔ مؤذن کے ساتھ نماز پڑھنے والوں کا اس کو ثواب:

امام احمد اور امام نسائی نے حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی ہے، کہ

۱۔ سنن أبی داؤد، کتاب الصلاة، باب رفع الصوت بالأذان، جزء من رقم الحديث ۵۱۱، ۱/۲۴۸۱ و سنن النسائي، کتاب الأذان، رفع الصوت بالأذان، ۱۳/۲ و سنن ابن ماجہ، أبواب الأذان، فضل الأذان وثواب المؤذنين، جزء من رقم الحديث ۱۰۷۰۹، ۱۳۱۱، الفاظ حدیث سنن أبی داؤد کے ہیں۔ حافظ ابن حجر نے اس کو احسن [اور شیخ البانی نے صحیح] قرار دیا ہے۔ (ملاحظہ ہو: نتائج الأفكار ۲۲۹/۱ و صحیح سنن أبی داؤد ۱۰۴/۱)۔

۲۔ صحیح البخاری، کتاب الأذان، باب رفع الصوت بالنداء، رقم الحديث ۸۷۰۶، ۸۷۰۸، ۸۸۸۔

یقیناً نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”بلاشبہ اللہ تعالیٰ اور ان کے فرشتے اگلی صف پر درود بھیجتے ہیں اور مؤذن کے لیے تاحداً واز مغفرت ہے۔“

اور تر اور خشک جو چیز اس [کی آواز] کو سنتی ہے، وہ اس کی تصدیق کرتی ہے، اور اس کے لیے اس کے ساتھ نماز پڑھنے والے کے برابر اجر ہے۔“^۱

۶۔ مؤذن کی روز قیامت سب سے اونچی گردن:

امام طبرانی اور امام بزار نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے، کہ انہوں نے عرض کیا: ”یا رسول اللہ ﷺ! لوگ تجارت کرتے ہیں اور انہوں نے اس کو ذریعہ معاش بنا رکھا ہے، اور ہم ایسے نہیں کر سکتے۔“

آپ ﷺ نے فرمایا: ”کیا تم اس پر راضی نہیں، کہ اذان دینے والے روز قیامت سب سے اونچی گردن والے ہوں گے؟“^۲

حافظ ابن حجر نے [گردن کے سب سے اونچے] ہونے کے متعلق محدثین کرام کے درج ذیل آٹھ اقوال ذکر فرمائے ہیں:

۱۔ روز قیامت لوگ پیاسے ہوں گے اور اس وجہ سے ان کی گردنیں مڑ جائیں گی۔ اذان دینے والے اس دن پیاسے نہ ہوں گے اور ان کی گردنیں باقی لوگوں کے

۱۔ المسند، رقم الحدیث ۸۵۰۶، ۴۶۶/۳۰، (ط: مؤسسة الرسالة)؛ وسنن النسائی، کتاب الأذان، رفع الصوت بالأذان، ۱۳/۲۰، حافظ منذی نے اس کے متعلق تحریر کیا ہے: ”اس کو احمد اور نسائی نے حسن اور جید کے ساتھ روایت کیا ہے۔“ (الترویج والترہیب ۱/۱۷۶)؛ حافظ ابن حجر نے اس کو حسن قرار دیا ہے۔ (ملاحظہ ہو: نتائج الأفكار ۱/۲۲۹)؛ شیخ البانی نے اس کو صحیح فقیر کہا ہے۔ (ملاحظہ ہو: صحيح صحيح الترہیب ۱/۲۱۴)۔

۲۔ منقول از: نتائج الأفكار ۱/۲۲۶، حافظ ابن حجر نے اس کو حسن قرار دیا ہے۔ (ملاحظہ ہو: المرجع السابق ۱/۲۲۶)۔ حافظ ڈبھی نے اس کے متعلق لکھا ہے: ”اس کو طبرانی نے [المعجم الکبیر میں روایت کیا ہے اور بزار نے بھی قریباً ایسے ہی روایت کیا ہے اور اس کے راویان ثقہ ہیں۔ (ملاحظہ ہو: مجمع الزوائد، کتاب الصلاة، باب فضل الأذان، ۱/۳۲۶)۔“

مقابلے میں اونچی ہوں گی۔

ب: اپنے ثواب کے شوق میں ان کی گردنیں بلند ہوں گی۔

ج: جس طرح وہ بلند آواز سے اذان دینے کی خاطر دنیا میں اپنی گردنوں کو اونچا کرتے ہیں، اسی طرح روزِ قیامت ان کی گردنیں بلند ہو جائیں گی اور وہ دیگر لوگوں سے نمایاں ہوں گے۔

د: جب لوگوں کو پسینے کی لگائیں پہنائی جائیں گی، تو وہ ان سے محفوظ رہیں گے۔

ه: (الأعناق) کا لفظ [عَنَق] کی جمع ہے، اور اس کا معنی پیروکار اور ساتھی ہے، اور حدیث شریف کا معنی یہ ہے کہ ان کے پیروکار [عام] لوگوں سے زیادہ ہوں گے، کیونکہ ان کی اذان کو سن کر آنے والے سب لوگ ان کے ساتھ ہوں گے۔

و: [عَنَق] کا معنی عمل ہے اور حدیث شریف کا معنی یہ ہوگا کہ ان کے اعمال [عام] لوگوں سے زیادہ ہوں گے۔

ز: روزِ قیامت وہ لوگوں کے سردار ہوں گے، کیونکہ طویل العنق [لمبی گردن والے] سے مراد سردار ہوتا ہے۔

ح: بعض حضرات نے [الأعناق] کو [الإعناق] پڑھا ہے، اور اس ہی سے [عَنَق] ہے اور یہ تیز چلنے کی ایک صورت کا نام ہے اور حدیث شریف کا معنی یہ ہے کہ وہ [عام] لوگوں سے زیادہ رفتار کے ساتھ جنت کی طرف جائیں گے۔ ۱۰

۷۔ مؤذن کے لیے دعائے مصطفوی ﷺ:

امام ابوداؤد اور امام ترمذی نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے، کہ

انہوں نے بیان کیا: ”رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”امام ضامن ہے اور مؤذن کو امانت سپرد کی گئی ہے۔

اے اللہ! اماموں کو ہدایت عطا فرمائیے اور اذان دینے والوں کو معاف فرما دیجیے۔“ ۱۷

۸۔ ہر چیز کا مؤذن کے لیے استغفار:

امام احمد نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نبی کریم ﷺ سے روایت نقل کی ہے، کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ مؤذن کی تاحد اذان مغفرت فرماتے ہیں اور ہر تر اور خشک چیز اس کے لیے دماے مغفرت کرتی ہے۔“ ۱۸

۹۔ ہر روز کی اذان پر ساٹھ نیکیاں:

۱۰۔ بارہ سال اذان پر جنت کا واجب ہونا:

امام ابن ماجہ نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی ہے، کہ بلاشبہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”جس شخص نے بارہ سال اذان دی اس کے لیے جنت واجب ہوگئی اور اس کے لیے ہر دن کی اذان پر ساٹھ نیکیاں اور اقامت پر تیس نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔“ ۱۹

۱۔ سنن أبی داود، کتاب الصلاة، باب ما یجب علی المؤذن من تعاهد الوقت، رقم الحدیث ۵۱۳، ۱۵۲/۲؛ وجامع الترمذی، أبواب الصلاة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم، باب ما جاء أن الإمام ضامن والمؤذن مؤتمن، رقم الحدیث ۲۰۷، ۵۲۳/۱، شیخ البانی نے اس کو صحیح قرار دیا ہے۔ (ملاحظہ ہو: صحیح سنن أبی داود ۱۵۱/۱؛ وصحیح سنن الترمذی ۶۷/۱؛ وصحیح الترغیب والترہیب ۲۱۵/۱)۔

۲۔ المسند، رقم الحدیث ۶۲۰۲، ۷۲/۵، (ط: القاهرة)، حافظ منذری اور شیخ احمد شاکر نے اس کی [استاد کو صحیح] کہا ہے۔ (ملاحظہ ہو: الترغیب والترہیب ۱۷۵/۱؛ وھامش المسند ۷۲/۹)۔

۳۔ سنن ابن ماجہ، أبواب الأذان، باب فضل الأذان و ثواب المؤذنین، رقم الحدیث ۷۱۳، ۱۳۱۱-۱۳۲، حافظ ابن حجر نے اس کو حسن [اور شیخ البانی نے اس کو صحیح] قرار دیا ہے۔ (ملاحظہ ہو: نتائج الأفكار ۲۳۱/۱؛ وصحیح سنن ابن ماجہ ۱۲۲/۱)۔

اذان کے متعلقہ اذکار کے فضائل

۱: اذان کا جواب دینے والے کے لیے جنت:

امام مسلم نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے، کہ انہوں نے بیان کیا، کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”جب مؤذن [اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ] کہے اور تم میں سے ایک [اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ] کہے۔

پھر وہ [أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ] کہے۔ اور وہ [سُنَّے والا] [أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ] کہے۔

پھر وہ [أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ] کہے اور وہ [أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ] کہے۔

پھر وہ [حَتَّى عَلَى الصَّلَاةِ] کہے اور وہ [لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ] کہے۔

پھر وہ [حَتَّى عَلَى الْفَلَاحِ] کہے اور وہ [لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ] کہے۔

پھر وہ [اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ] کہے اور وہ [اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ] کہے۔

پھر وہ [لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ] کہے اور وہ [لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ] اپنے دل سے کہے، تو وہ

۱۔ ترجمہ: اللہ تعالیٰ بہت بڑے ہیں، اللہ تعالیٰ بہت بڑے ہیں۔

۲۔ ترجمہ: میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔

۳۔ ترجمہ: میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں۔ ۱۔ ترجمہ: چلے آؤ نماز کی طرف۔

۴۔ ترجمہ: انگڑاؤ سے بچنے کی ہمت ہے اور نیکل کرنے کی طاقت۔ ۲۔ ترجمہ: اللہ تعالیٰ کی توفیق کے ساتھ۔

۵۔ ترجمہ: درودِ مبارک کی طرف۔ ۱۔ ترجمہ: اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ ۲۔ ترجمہ: یعنی اخلاص سے۔

[یعنی اس طرح جواب اذان دینے والا] جنت میں داخل ہو گیا۔ ۱۰

تنبیہات:

۱ حدیث شریف سے معلوم ہوتا ہے کہ سننے والے کو مؤذن کے ہر جملہ کے مکمل کرنے پر جواب دینا چاہیے۔ اس کے لیے اذان کے ختم ہونے کا انتظار نہیں کرنا چاہیے۔ ۱۱

ب (حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ) اور (حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ) کے جواب میں سننے والا (لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ) کہے۔ ۱۲

ج اذان میں ہر جملہ دو بار کہا جاتا ہے۔ آنحضرت ﷺ نے اختصار کے پیش نظر ہر جملہ ایک ایک مرتبہ فرمایا۔ ۱۳

د آنحضرت ﷺ نے [دَخَلَ الْجَنَّةَ] یعنی جنت میں داخل ہو گیا۔ اجملہ میں تاکید کی خاطر فعل مستقبل کی بجائے فعل ماضی کا صیغہ استعمال فرمایا۔ ۱۴

۲: بعد از اذان شفاعت کو واجب کرنے والی دعا:

امام بخاری نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”جس شخص نے اذان سننے پر کہا! یعنی یہ دعا پڑھی:

”اَللّٰهُمَّ رَبَّ هَذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ وَالصَّلَاةِ الْقَائِمَةِ اَبِ مُحَمَّدٍ ﷺ الْوَسِيْلَةَ، وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا“

۱۵ صحیح مسلم، کتاب الصلاۃ، باب استحباب القول مثل قول المؤذن من سمعه . . . رقم

الحديث ۱۲- (۳۸۵) ۲۸۹/۱۰

۱۶ ملاحظہ ہو: المرجع السابق ۱۶۱/۲

۱۷ ملاحظہ ہو: عون السبعود ۱۶۱/۲

۱۸ ملاحظہ ہو: مرقاة المفاتیح ۳۵۱/۲-۳۵۲

۱۹ ملاحظہ ہو: شرح النووی ۸۷/۴

الَّذِي وَعَدْتَهُ. ۱۷

اس کے لیے روزِ قیامت میری شفاعت واجب ہوگئی۔ ۱۷

ایک دوسری روایت میں ہے: ”جب تم مؤذن [کی اذان] کو سنو، تو تم ویسے ہی کہو جیسے وہ کہتا ہے، پھر مجھ پر درود بھیجو، کیونکہ جس نے مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجا، اللہ تعالیٰ اس پر دس دفعہ درود بھیجتے ہیں، پھر میرے لیے [الوسیلہ] طلب کرو، کیونکہ وہ جنت میں ایک ایسا مقام ہے، جو اللہ تعالیٰ کے بندوں میں سے صرف ایک ہی بندے کے شایانِ شان ہے اور میں [اللہ تعالیٰ سے] اُمید رکھتا ہوں، کہ میں ہی وہ بندہ ہوں۔ پس جس شخص نے میرے لیے [الوسیلہ] کا سوال کیا، اس کے لیے میری شفاعت واجب ہوگئی۔“ ۱۸

۳: بعد از اذان گناہ معاف کروانے والی دعا:

امام مسلم نے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کے حوالے سے رسول اللہ ﷺ سے روایت نقل کی ہے، کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

”جو شخص مؤذن [کی اذان] کو سننے کے بعد کہے:

”أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ، لَا شَرِيكَ لَهُ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ، رَضِيتُ بِاللَّهِ رَبًّا، وَبِمُحَمَّدٍ ﷺ رَسُولًا، وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا.“ ۱۹

۱۷ | ترجمہ: اے اللہ! اس دعوتِ تامہ اور قائم ہونے والی نماز کے رب! محمد ﷺ کو مقامِ وسیلہ اور فضیلت عطا فرمائے اور انہیں اس مقامِ محمود پر فائز فرمائنا، جس کا آپ نے ان سے وعدہ فرما رکھا ہے۔ |

۱۸ | صحیح بخاری، کتاب الأذان، باب الدعاء عند النداء، رقم الحديث ۹۹۰، ۲، ۶۱۴۔
۱۹ | ملاحظہ ہو: صحیح مسلم، کتاب الصلاة، باب استحباب القول مثل قول المؤذن لمن سمعه، ثم يصلي على النبي صلى الله عليه وسلم، ثم يسأل الله له الوسيلة، رقم الحديث ۱۱۔ (۳۸۴)، ۲۸۸، ۱، ۲۸۹، عن ابن عمر بن العاص رضی اللہ عنہما۔

۲۰ | ترجمہ: میں گواہی دیتا ہوں کہ نہیں کوئی معبود، مگر اللہ تعالیٰ، وہ یکتا ہے، ان کا کوئی شریک نہیں، اور یقیناً محمد ﷺ ان کے بندے اور رسول ہیں۔ میں اللہ تعالیٰ کے رب ہونے پر، محمد ﷺ کے رسول ہونے پر اور اسلام کے دین ہونے پر راضی ہوں۔ |

اس کے گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں۔ ۱۷

(۵)

وضو کے بعد پڑھی جانے والی دعا کی فضیلت

پڑھنے والے کے لیے جنت کے آٹھوں دروازوں کا کھولا جانا:

امام ترمذی نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے، کہ انہوں نے بیان کیا، کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”جو شخص اچھی طرح وضو کرے، پھر کہے:

”أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ، لَا شَرِيكَ لَهُ، وَأَشْهَدُ
أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ. اللَّهُمَّ اجْعَلْنِي مِنَ التَّوَّابِينَ
وَاجْعَلْنِي مِنَ الْمُتَطَهِّرِينَ“ ۱۸

تو اس کے لیے جنت کے آٹھوں دروازوں کو کھول دیا جاتا ہے، کہ وہ جس سے چاہے، داخل ہو جائے۔ ۱۹

۱۷ صحیح مسلم، کتاب الصلاة، باب استحباب القول مثل قول المؤذن..... رقم الحديث ۱۳- (۳۸۶)، ۱۰، ۲۹۔

۱۸ ترجمہ: میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ یکتا ہے، ان کا کوئی شریک نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ یقیناً محمد ﷺ ان کے بندے اور رسول ہیں۔ اے اللہ! مجھے بہت زیادہ توبہ کرنے والوں اور بہت زیادہ پاکیزگی اختیار کرنے والوں میں شامل فرما دیجیے۔ ۱

۱۹ جامع الترمذی، أبواب الطهارة، باب میما یقال بعد الوضوء، رقم الحديث ۱۰۵۵، ۱۰۵۹۔

۱۰ شیخ البانی نے اس کو اصح اقرار دیا ہے۔ (ملاحظہ ہو: صحیح سنن الترمذی ۱۸۱/۱)۔ اصل

حدیث صحیح مسلم میں ہے۔ (ملاحظہ ہو: صحیح مسلم، کتاب الطهارة، باب الذکر المستحب

عقب الوضوء، ۱۰، ۲۰۹-۲۱۰)۔

(۶)

مسجد میں داخل ہونے کی دعا کی فضیلت

پڑھنے والے کا سارا دن شیطان سے محفوظ رہنا:

امام ابو داؤد نے حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نبی کریم ﷺ سے روایت نقل کی ہے، کہ جب آپ ﷺ مسجد میں داخل ہوتے، تو فرماتے:

”أَعُوذُ بِاللَّهِ الْعَظِيمِ ، وَبِوَجْهِهِ الْكَرِيمِ ، وَسُلْطَانِهِ الْقَدِيمِ

مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ.“ ۱

انہوں نے کہا: ”کیا بس یہی؟“

میں نے عرض کیا: ”جی ہاں۔“ ۲

انہوں نے کہا: ”پس جب وہ [بندہ] یہ دعا پڑھتا ہے، تو شیطان کہتا ہے: ”مجھ سے

سارے دن کے لیے محفوظ کیا گیا۔“ ۳



۱۔ ترجمہ: میں انتہائی عظمت والے اللہ کے ساتھ، ان کے عزت والے چہرے کے ساتھ اور ان کے قدیمی

غلبہ و سلطان کے ساتھ شیطان مردود سے پناہ طلب کرتا ہوں۔ [

۲۔ عقبہ نے اپنے شاگرد حیوہ سے دریافت کیا، کہ آیا تمہیں میرے بارے میں یہ خبر پہنچی ہے، کہ میں نے عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے اسی قدر حدیث روایت کی ہے؟ حیوہ نے جواب میں عرض کیا: ”جی ہاں۔“ (ملاحظہ ہو:

ہامش ضمیمہ الترغیب والترہیب ۲/۲۶۶)۔

۳۔ انہوں نے اپنے شاگرد کو بتلایا، کہ یہ جملہ بھی اسی حدیث کا باقی ماندہ حصہ ہے۔ (ملاحظہ ہو: عون

المعبود ۲۵/۹۶)۔

۴۔ سنن أبی داؤد، کتاب الصلاۃ، باب ما یقول الرجل عند دخوله المسجد، رقم الحدیث ۹۳۰۲۰۶۵۔

شیخ البانی نے اس حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔ (ملاحظہ ہو: صحیح سنن أبی داؤد ۱/۹۳)۔

(۷)

نماز کے بعض اذکار کے فضائل

۱۔ اذکارِ استفتاح ۱:

افرشتوں کے لیے باعثِ مسابقت دعا:

امام مسلم نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے، کہ یقیناً ایک شخص آیا اور صف میں داخل ہوا۔ تب اس کا سانس پھولا ہوا تھا، اس نے کہا:

”الْحَمْدُ لِلَّهِ حَمْدًا كَثِيرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيهِ“ ۱

جب رسول اللہ ﷺ نماز سے فارغ ہوئے، تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”تم میں سے یہ کلمات کس نے کہے ہیں؟“

لوگ خاموش رہے، تو آپ ﷺ نے دوبارہ فرمایا: ”تم میں سے کس نے ان کو کہا ہے؟ اس نے کوئی حرج والی بات نہیں کی۔“

ایک شخص نے عرض کیا: ”میں آیا، تو میرا سانس پھولا ہوا تھا اور میں نے انہیں کہا۔“

آپ ﷺ نے فرمایا: ”یقیناً میں نے بارہ فرشتوں کو ان [کلمات] کو اوپر لے جانے میں مسابقت کرتے ہوئے سہ دیکھا۔“ ۲

ب: آسمان کے دروازوں کو کھلوانے والے کلمات:

امام مسلم نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی ہے، کہ انہوں نے بیان

۱۔ سورۃ الفاتحہ سے پہلے پڑھی جانے والی دعائیں۔

۲۔ ترجمہ: سب تعریف اللہ تعالیٰ کے لیے ہے بہت پاکیزہ بابرکت تعریف۔ ۱

۳۔ ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش کرتے ہوئے۔

۴۔ صحیح مسلم، کتاب المساجد ومواضع الصلاة، باب ما يقال بين تكبيرة الاحرام والقراءة،

رقم الحديث ۱۵۹- (۶۰۰۷) ۱۰، ۱۹، ۲۰، ۲۱

کیا، کہ: ”ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھ رہے تھے، کہ لوگوں میں سے ایک شخص نے کہا:

”اَللّٰهُ اَكْبَرُ كَبِيْرًا ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيْرًا ، وَسُبْحَانَ اللّٰهِ
بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا۔“^۱

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”یہ، یہ لفظ، کس نے کہے ہیں؟“

لوگوں میں سے ایک شخص نے عرض کیا: ”میں نے یا رسول اللہ ﷺ!“

آپ ﷺ نے فرمایا: ”مجھے تو ان [الفاظ] پر تعجب ہوا، کہ ان کے لیے آسمان کے دروازوں کو کھول دیا گیا۔“

ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا: ”رسول اللہ ﷺ سے یہ بات سننے کے وقت سے میں نے انہیں [پڑھنا] چھوڑا نہیں۔“^۲

۲۔ سورۃ الفاتحہ:

پڑھنے والے کا مراد کو پانا:

امام مسلم نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی کریم ﷺ سے روایت نقل کی ہے، کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

”جو شخص نماز پڑھے اور اس میں اُمّ القرآن سے نہ پڑھے، تو اس کی نماز ناقص ہے..... آپ ﷺ نے تین مرتبہ یہی بات دہرائی..... نامکمل ہے۔“

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا گیا: ”ہم امام کے پیچھے ہوتے ہیں۔“

۱۔ ترجمہ: اللہ تعالیٰ سب سے بڑا ہے، بہت بڑا، بہت زیادہ تعریف اللہ تعالیٰ کے لیے ہے، اللہ تعالیٰ ہر نقص سے پاک ہے، صبح اور پچھلے پہر۔۱

۲۔ صحیح مسلم، کتاب المساجد ومواضع الصلاة، باب ما یقال بین تکبیرة الإجماع والقراءة، رقم الحدیث ۱۵۰۰۔ (۶۰۱)، ۴۲۰/۱۔

۳۔ (أم القرآن) : سورة الفاتحة.

انہوں نے جواب دیا: ”اس [سورۃ الفاتحہ] کو اپنے دل میں پڑھو، کیونکہ بلاشبہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا:

”اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”میں نے نماز ۱۶ کو اپنے اور اپنے بندے کے درمیان دو حصوں میں تقسیم کر دیا ہے، اور میرے بندے نے جو طلب کیا ہے، وہ اس کے لیے ہے۔

پس جب بندہ کہتا ہے: ﴿الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ﴾ ۱۷
تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ”میرے بندے نے میری تعریف کی ہے۔“

اور جب وہ کہتا ہے: ﴿الْكَرْحَمْنِ الرَّحِيمِ﴾ ۱۸
اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ”میرے بندے نے میری ثنایان کی ہے۔“

اور جب وہ کہتا ہے: ﴿مَا لِكَ يَوْمَ الدِّينِ﴾ ۱۹
وہ فرماتے ہیں: ”میرے بندے نے میری بزرگی بیان کی۔ (اور ایک مرتبہ کہا: میرے بندے نے معاملہ مجھے سونپ دیا ہے۔)

اور جب وہ کہتا ہے: ﴿إِنَّا لَكَ نَعْبُدُ وَإِنَّا لَنَسْتَعِينُ﴾ ۲۰
وہ فرماتے ہیں: یہ میرے اور میرے بندے کے درمیان ہے اور میرے بندے نے جس چیز کا سوال کیا ہے، وہ اس کے لیے ہے۔“

اور جب وہ کہتا ہے: ﴿إِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ صِرَاطَ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ﴾ ۲۱

۱۷ (نماز): اس مقام پر نماز سے مراد سورۃ الفاتحہ کو نماز اس لیے کہا گیا ہے، کہ اس کے بغیر نماز نہیں ہوتی۔ (ملاحظہ ہو: احادیث صحیحہ، ج ۱، ص ۲۹۶)۔

۱۸ ترجمہ: سب تعریف اللہ کے لیے ہے جو سارے جہانوں کا رب ہے۔

۱۹ ترجمہ: نہایت مہربان، انتہائی رحم کرنے والا ہے۔

۲۰ ترجمہ: روزِ جزا کا، سب سے بہتر۔ (ترجمہ: ہم آپ ہی کی عبادت کرتے ہیں اور آپ ہی سے مدد مانگتے ہیں۔)

۲۱ ترجمہ: ہماری یہ ساری مستقیم کی طرف راہ نمائی فرمائیے، ان لوگوں کی راہ، جن پر آپ نے انعام فرمایا، ان کی راہ میں جن پر آپ کا غضب نازل ہوا اور نہ ان کی، جو گمراہ ہو گئے۔

وہ فرماتے ہیں: ”یہ میرے بندے کے لیے ہے اور میرے بندے نے جس چیز کا سوال کیا ہے، وہ اس کے لیے ہے۔“ ۱۷

۳۔ آمین کہنا:

امام کے ساتھ کہنے سے گزشتہ گناہ معاف:

امام بخاری نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی کریم ﷺ سے روایت نقل کی ہے، کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

”جب قاری آمین کہے، تو تم بھی آمین کہو، کیونکہ فرشتے آمین کہتے ہیں، پس جس شخص کا آمین کہنا فرشتوں کی آمین کہنے کے ساتھ ہوا، اس کے گزشتہ گناہ معاف کر دیے گئے۔“ ۱۸

ایک دوسری روایت میں ہے:

”جب امام غیر المَغضُوبِ عَلَیْہِمْ وَلَا الضَّالِّیْنَ کہے، تو تم آمین کہو، کیونکہ جس کا آمین کہنا فرشتوں کے کہنے سے موافقت کر گیا، اس کے سابقہ گناہ معاف کر دیے گئے۔“ ۱۹

۴۔ رکوع سے سر اٹھانے کے بعد کی دعائیں:

۱: [اللَّهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ] کہنے والے کی مغفرت:

امام بخاری نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے، کہ یقیناً رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

۱۷ صحیح مسلم، کتاب الصلاۃ، باب وجوب قراءۃ الفاتحۃ فی کل رکعۃ، رقم الحدیث ۵۰۷۶۔

۱۸ (۳۹۵) ۱، ۲۹۶۔

۱۹ صحیح البخاری، کتاب الدعوات، باب الثانی فی الدعاء، رقم الحدیث ۶۵۰۲، ۶۵۰۱، ۶۵۰۰۔

۲۰ المرجع السابق، کتاب الأدیان، باب جہر الإمام، رقم الحدیث ۲۰۷۸۲، ۲۰۷۸۱، ۲۰۷۸۰۔

”جب امام [سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ] لے کہے، تو تم
[اللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ] لے کہو،

کیونکہ جس کا یہ کہنا فرشتوں کے کہنے کے ساتھ ہوگا، اس کے سابقہ گناہ معاف کیے
جائیں گے۔“

ب: [رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ]..... تحریر کرنے میں فرشتوں کی مسابقت:

امام بخاری نے حضرت رفاع بن رافع زرقی رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے، کہ
انہوں نے بیان کیا، کہ ہم ایک دن نبی ﷺ کی امامت میں نماز پڑھ رہے تھے۔ جب
آپ ﷺ نے رکوع سے سر اٹھایا، تو فرمایا: ”سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ“
ایک شخص نے پیچھے سے کہا:

[رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا كَثِيرًا طَيِّبًا مُّبَارَكًا فِيهِ]۔“

جب آپ ﷺ نماز سے فارغ ہوئے، تو دریافت فرمایا: ”کس شخص نے [یہ
کلمات] کہے؟“

اس شخص نے جواب دیا: ”میں نے۔“

آپ ﷺ نے فرمایا: ”میں نے تم سے زیادہ فرشتوں کو دیکھا، کہ وہ ان
[کلمات] کے کہنے میں ایک دوسرے پر سبق لے جانا چاہتے تھے۔“

۱۔ ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے اس کی بات کو سن لیا جس نے ان کی تعریف کی۔

۲۔ ترجمہ: اللہ! اتنا ہمارے رب! آپ ہی کے لیے تمام تعریف ہے۔

۳۔ صحیح بخاری، کتاب الأذان، باب فضل [اللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ] رقم الحديث ۷۹۶،

۲۰۳۲

۴۔ ترجمہ: اتنا ہمارے رب! آپ ہی کے لیے تمام تعریف ہے، بہت پاکیزہ، بابرکت تعریف۔

۵۔ صحیح بخاری، کتاب الأذان، باب فضل الحديث ۷۹۹، رقم الحديث ۲۸۴۰

اور ایک دوسری روایت میں ہے: ”کہ وہ ان [کلمات] کے اوپر لے جانے میں ایک دوسرے پر سبقت لے جانے کی کوشش کر رہے تھے۔“ ۱۷

۵۔ نماز کے بعد کے اذکار:

۱: مغرب و فجر کے بعد جہنم کی آگ سے نجات دلوانے والی کی دعا:
امام ابو داؤد نے حضرت مسلم بن حارث تمیمی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے رسول اللہ ﷺ سے روایت نقل کی ہے، کہ آنحضرت ﷺ نے سرگوشی کرتے ہوئے ان سے فرمایا:

”جب تم نمازِ مغرب سے فارغ ہو، تو کہو:

[اللَّهُمَّ أَجِرْنِي مِنَ النَّارِ] ۱۸

کیونکہ تم جب یہ کہو گے اور پھر اسی رات فوت ہو جاؤ گے، تو تمہارے لیے اس [دوزخ کی آگ] سے برأت لکھی جائے گی۔

اور جب تم صبح [کی نماز] پڑھو، تو اسی طرح کہو۔ اگر تم اس دن کے دوران فوت ہو گئے، تو تمہارے لیے اس [دوزخ کی آگ] سے نجات تحریر کی جائے گی۔“ ۱۹

۱۷ ملاحظہ ہو: فتح الباری ۲/۲۸۶۔

۱۸ ترجمہ: ”اے اللہ! مجھے جہنم کی آگ سے بچائیے۔“

۱۹ سنن ابی داؤد، کتاب الأدب، باب ما یقول إذا أصبح، رقم التحدیث ۵۰۶۹، ۱۳، ۲۸۷۔

۲۸۸۔ حافظ ابن حجر اور شیخ عبدالقادر ارناؤوط نے اس کو احسن اقرار دیا ہے۔ (ملاحظہ ہو: نتائج

الافکار ۲/۲۲۵؛ وھامش ”الأذکار“ ص ۱۱۵)۔

ب: فجر اور مغرب کے بعد دس مرتبہ تہلیل کے فضائل:

امام ابن حبان نے حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے، کہ انہوں نے بیان کیا، کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”جو شخص صبح کے وقت دس مرتبہ کہے:

[لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ ، لَا شَرِيكَ لَهُ ، لَهُ الْمُلْكُ ، وَلَهُ الْحَمْدُ ، وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ] ۱

تو اس کے لیے ان [کلمات] کی وجہ سے دس نیکیاں تحریر کی جاتی ہیں، دس گناہ مٹائے جاتے ہیں

دس درجات بلند کیے جاتے ہیں

اور یہ [کلمات] اس کے لیے چار گردنوں کے آزاد کرنے [کے ثواب] کے برابر ہوتے ہیں۔ ۲

اور یہ [کلمات] شام تک شیطان سے اس کی حفاظت کرتے ہیں [یعنی اس کی حفاظت کا سبب بنتے ہیں]۔

اور جو شخص انہیں نمازِ مغرب کے بعد کہے، تو اسی طرح اس کو صبح تک [اجر و ثواب ملتا ہے]۔ ۳

۱۔ ترجمہ: اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ تنہا ہیں، ان کا کوئی شریک نہیں، بادشاہی صرف انہی کی ہے، تمام تعریف ان ہی کی ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہیں۔

۲۔ ایک دوسری روایت میں ہے: ”اور یہ [کلمات] اس کے دس گردنوں کے آزاد کرنے کے [ثواب] کے برابر ہوتے ہیں۔“ (ملاحظہ ہو: الإحسان فی تقریب صحیح ابن حبان، کتاب الصلاة، فصل فی القنوت، ذکر الشیء الذی بعدل... ۳۷۰/۵۰۰)

اور شاید ثواب میں یہ اضافہ ان کلمات کے کہنے والے کے اخلاص میں اضافے کی وجہ سے ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب۔

۳۔ الإحسان فی تقریب صحیح ابن حبان، کتاب الصلاة، فصل فی القنوت، ذکر الشیء الذی بعدل نسّم قاله بعد صلاة الغداة واما مغرب عتاقة أربع رقاب مع احتراسه من الشیطان به، رقم الحدیث ۳۶۹/۵۰۲، حافظ منذری نے اس کے بارے میں تحریر کیا ہے کہ اس کو احمد، نسائی اور ابن حبان نے اپنی [الصحيح] میں روایت کیا ہے۔ (ملاحظہ ہو: الترغیب والترہیب ۳۰۵/۱)؛ اور شیخ البانی نے اس کو [حسن صحیح] قرار دیا ہے۔ (صحیح الترغیب والترہیب ۳۲۲/۱)

ج: تسبیح، تحمید، تکبیر اور تہلیل ۱ کے فضائل:

۱: ہر نماز کے بعد پڑھنے سے تمام گناہ معاف:

امام مسلم نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے رسول اللہ ﷺ سے روایت نقل کی ہے، کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

”جس شخص نے ہر نماز کے بعد تینتیس (۳۳) مرتبہ [سُبْحَانَ اللَّهِ] کہا

اور تینتیس (۳۳) مرتبہ [الْحَمْدُ لِلَّهِ] کہا

اور تینتیس (۳۳) مرتبہ [اللَّهُ أَكْبَرُ] کہا

اور یہ ننانویں ہوئے

اور سو [کی گنتی] مکمل کرنے کے لیے:

”لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ، لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ، وَلَهُ

الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ“

کہا، تو اس کی خطاؤں کو، خواہ وہ سمندر کے جھاگ کے برابر ہو، معاف کر دیا

جاتا ہے۔“ ۱

۲: ہر نماز کے بعد پڑھنے سے مقام و مرتبہ کی بلندی:

امام بخاری اور امام مسلم نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے، کہ نادار مہاجرین رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: ”مال دار بلند درجات اور دائمی نعمت ۲ حاصل کر چکے ہیں۔“

آنحضرت ﷺ نے دریافت فرمایا: ”وہ کیسے؟“

۱ (تسبیح): سُبْحَانَ اللَّهِ، (تحمید): الْحَمْدُ لِلَّهِ، (تکبیر): اللَّهُ أَكْبَرُ، (تہلیل) لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ.
۲ صحیح مسلم، کتاب المساجد ومواقع الصلوة، باب استحباب الذكر بعد الصلوة وبيان صفته، رقم الحديث ۱۴۶- (۵۹۷)، ۴۱۸/۱
۳ یعنی جنت اور اس کی بہاریں۔

انہوں نے عرض کیا: ”وہ ہماری طرح نماز پڑھتے ہیں، ہماری طرح روزے رکھتے ہیں، [لیکن] وہ صدقہ کرتے ہیں اور ہم نہیں کرتے، وہ [غلاموں کو] آزاد کرتے ہیں اور ہم نہیں کرتے۔“

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”کیا میں تمہیں ایسی چیز نہ سکھلاؤں: کہ تم اس کے ساتھ ان لوگوں کو پالو گے، جو تم پر سبقت لے چکے ہیں اور جو تم سے پیچھے ہیں ان سے: مزید [سبقت لے جاؤ گے اور کوئی تم سے کوئی شخص بھی افضل نہ ہوگا، مگر جو تمہارے ایسا عمل کرے گا؟ انہوں نے عرض کیا: ”یا رسول اللہ! ضرور [بتلائیے!]-“

آنحضرت ﷺ نے فرمایا: ”ہر نماز کے بعد تینتیس تینتیس مرتبہ تسبیح، تکبیر اور تحمید کہو۔“ ۱

۳: ہر نماز کے بعد پڑھنے سے ناکامی سے نجات:

امام مسلم نے حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے رسول اللہ ﷺ سے روایت نقل کی ہے، کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”ہر فرض نماز کے بعد کے اذکار، کہ ان کے کہنے والا ناسر او نہیں ہوتا:

تینتیس مرتبہ تسبیح،

تینتیس مرتبہ تحمید،

تینتیس مرتبہ تکبیر۔“ ۲

۱۔ متفق علیہ: صحیح البخاری، کتاب الأذان، باب الذکر بعد الصلاة، جزء من رقم الحديث ۳۲۵۰/۲۰۸۴۳، وصحیح مسلم، کتاب المساجد و مواضع الصلاة، جزء من رقم الحديث: ۱۴۲- (۵۹۵)، ۴۱۶/۱- ۴۱۷. الفاظ حدیث صحیح مسلم کے ہیں۔

۲۔ صحیح مسلم، کتاب المساجد و مواضع الصلاة، باب استحباب الذکر بعد الصلاة و بیان صفته، رقم الحديث ۱۴۴- (۵۹۶)، ۴۱۸/۱۔

امام نووی نے مذکورہ بالا تینوں اور کچھ دیگر روایات پر تعلق کرتے ہوئے تحریر کیا ہے:

ان سب روایات کے راویان ثقہ ہیں، ان روایات کا قبول کرنا لازمی امر ہے، [البتہ] انسان کو چاہیے کہ ازراہ احتیاط تینتیس مرتبہ [سُبْحَانَ اللَّهِ]، تینتیس مرتبہ [الْحَمْدُ لِلَّهِ]، چونتیس مرتبہ [اللَّهُ أَكْبَرُ] کہے اور ان کے ساتھ [لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ] آخر تک پڑھ لے، تاکہ سب روایات پر عمل ہو جائے۔ ۱

۶۔ سو سوہ دور کرنے والے اذکار:

۱: تعوذ اور بائیں جانب تین بار تھوکنا:

امام مسلم نے حضرت عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے، کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا: ”یا رسول اللہ ﷺ! یقیناً شیطان میرے اور میری نماز اور میری قرأت کے درمیان حائل ہو چکا ہے ۲ اور وہ مجھے شک میں مبتلا کر دیتا ہے۔“

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”یہ خنزب نامی شیطان ہے۔ جب تم اس کی شرارت [کو محسوس کرو،

تو اللہ تعالیٰ سے پناہ طلب کرو ۳

اور اپنی بائیں طرف تین دفعہ تھوک دو۔“

انہوں نے بیان کیا: ”تو میں نے ایسے ہی کیا، تو اللہ تعالیٰ نے اس کو مجھ سے دور

۱۔ ملاحظہ ہو: شرح النووی ۹۴۱۵۔

۲۔ یعنی وہ مجھے لذت نماز اور اس میں خشوع سے محروم کر رہا ہے۔ (ملاحظہ ہو: شرح النووی ۱۹۰/۱۴)۔

۳۔ یعنی اَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ پڑھو۔

فرمادیا۔^۱

ب: [آمَنْتُ بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ | کہنا:

امام احمد نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت نقل کی ہے، کہ یقیناً رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”یقیناً تم میں سے ایک کے ہاں شیطان آ کر کہتا ہے: ”تمہیں کس نے پیدا کیا ہے؟“

پس وہ جواب میں کہتا ہے: ”اللہ تعالیٰ نے۔“

تو وہ کہتا ہے: ”تو اللہ تعالیٰ کو کس نے پیدا کیا؟“

پس تم میں سے جب کوئی ایسی کیفیت محسوس کرے، تو کہے:

”آمَنْتُ بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ۔“^۲

ایسا کہنا، اس شخص سے اس [وسوسہ] کو دور کر دے گا۔^۳



^۱ صحیح مسلم، کتاب السلام، باب التعوذ من شیطان الوسوسة في الصلاة، رقم الحديث ۶۸- (۲۲۰۳)، ۱۷۲۸/۴، ۱۷۲۹۔

^۲ ترجمہ: میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایمان لایا۔ [

^۳ المسند، رقم الحديث ۲۶۲۰۳، ۲۷۱/۴۳، حافظ منذری نے اس کے بارے میں تحریر کیا ہے: ”اس کو احمد نے عمدہ اسناد کے ساتھ اور ابو یعلیٰ اور بزار نے روایت کیا ہے۔“ (ملاحظہ ہو: صحیح

الترغیب والترہیب ۲/۲۶۸)۔

(۸)

تہلیل، تسبیح، تحمید، تکبیر اور

لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ کے فضائل

۱۔ [لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ] کے فضائل:

۱: بلند ترین ذکر:

امام ترمذی اور امام نسائی نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی ہے، کہ انہوں نے بیان کیا: ”میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ”سب سے زیادہ فضیلت والا ذکر: [لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ] ہے۔“

۱۔ جامع الترمذی، أبواب الدعوات عن رسول الله صلى الله عليه وسلم، باب ما جاء أن دعوة المسلم مستجابة، جزء من رقم الحديث ۳۶۰۷، ۲۲۹/۹؛ والسنن الكبرى، كتاب عمل اليوم والليلة، أفضل الذكر وأفضل الدعاء، جزء من رقم الحديث ۱۰۵۹۹، ۳۰۶/۹۔ الفاظ حدیث جامع الترمذی کے ہیں۔ امام ترمذی اور شیخ البانی نے اس کو حسن قرار دیا ہے۔ (ملاحظہ ہو: جامع الترمذی ۲۲۹/۹۔ ۲۳۰؛ وصحیح سنن الترمذی ۱۴۰/۳)۔

علامہ مبارک پوری نے [لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ] کی فضیلت کی حکمت بیان کرتے ہوئے تحریر کیا ہے: کیونکہ یہ کلمہ توحید ہے، اور توحید جیسی کوئی چیز نہیں، یہ کلمہ کفر و ایمان کے درمیان حد فاصل ہے، دل کو اللہ تعالیٰ کے ساتھ سب سے زیادہ جوڑنے والا، غیر اللہ کی سب سے زیادہ نفی کرنے والا، ترکیہ نفس میں سب سے مؤثر، باطن کی صفائی میں سب سے قوی، خیالات کو نفس کی خباثت سے سب سے زیادہ دور کرنے والا اور شیطان کو سب سے زیادہ دفع کرنے والا ہے۔ (ملاحظہ ہو: تحفة الأحوذی ۲۲۹/۹)۔

۲: اخلاص سے کہے ہوئے کلمہ توحید کا عرش تک پہنچنا:

امام ترمذی نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے، کہ انہوں نے بیان کیا، کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”جب بھی بندہ کبار سے اجتناب کرتے ہوئے اخلاص سے [لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ] کہتا ہے، تو اس کے لیے آسمان کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں، یہاں تک کہ وہ [کلمہ توحید] عرش تک پہنچ جاتا ہے۔“

۳: ایک دفعہ [لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ.....] کہنے کے فضائل:

امام ابوداؤد اور امام ابن ماجہ نے حضرت ابو عیاش رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے، کہ یقیناً رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

”جس شخص نے صبح کے وقت:

[لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ ، لَا شَرِيكَ لَهُ ، لَهُ الْمُلْكُ ، وَلَهُ الْحَمْدُ ، وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ]۔

کہا، تو:

اس کے لیے اسماعیل علیہ السلام کی اولاد سے ایک گردن آزاد کرنے کے برابر ثواب ہوگا،

اس کے لیے دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں،

اس کے دس گنا ہوں کو دُر کیا جاتا ہے،

۱۔ جامع الترمذی ، أحادیث شتى من أبواب الدعوات ، رقم الحديث ۳۸۲۴ ، ۳۶/۱ . امام ترمذی اور شیخ البانی نے اس کو [حسن] قرار دیا ہے۔ (ملاحظہ ہو: المرجع السابق ۳۶/۱۰ ، و صحیح سنن الترمذی ۱۸۴:۳)۔

۲۔ [ترجمہ] ”اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ یکتا ہیں، ان کا کوئی شریک نہیں، ان ہی کے لیے بادشاہت ہے اور ان ہی کے لیے تمام تعریف ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہیں۔“

اس کے دس درجات بلند کیے جاتے ہیں،

اور وہ شام تک شیطان سے محفوظ کیا جاتا ہے۔

اور اگر وہ یہی [کلمات] شام کو کہے، تو صبح تک اسی طرح (اجر و ثواب) ہے۔“ ۱۷

۴: سومرتبہ [لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ.....] کہنے کے فضائل:

امام بخاری اور امام مسلم نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے، کہ یقیناً

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

”جس شخص نے

[لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ ، لَا شَرِيكَ لَهُ ، لَهُ الْمُلْكُ ، وَلَهُ

الْحَمْدُ ، وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ]

ایک دن میں سو دفعہ کہا، تو:

یہ اس کے لیے دس گردنوں کے برابر [ثواب] ہوگا،

اس کے لیے سونکیاں تحریر کی جائیں گی،

اس کی سو برائیاں مٹائی جائیں گی،

وہ اس دن شام تک شیطان سے محفوظ رہے گا،

اور سوائے اس شخص کے، جو ان کلمات کو اس سے زیادہ مرتبہ کہے، کوئی شخص

بھی اس سے افضل عمل والا نہ ہوگا۔“ ۱۸

۱۷ سنن أبي داود، كتاب الأدب، باب ما يقول إذا أصبح، رقم الحديث ۵۰۶۷، ۲۸۳/۱۴۔

۱۸ ۲۸۵؛ و سنن ابن ماجه ، أبواب الدعاء ، باب ما يدعو به الرجل إذا أصبح وإذا أمسى ، رقم الحديث ۳۹۱۳، ۳۲۹/۲۔ الفاظ حدیث سنن أبي داود کے ہیں۔ شیخ البانی نے اس کو صحیح اقرار

دیا ہے۔ (ملاحظہ ہو: صحیح سنن أبي داود ۹۵۷/۳؛ و صحیح ابن ماجه ۳۳۲/۲)۔

۱۹ متفق عليه: صحیح البخاری، كتاب الدعوات، باب فضل التهليل ، رقم الحديث ۶۴۰۳،

۲۰۱/۱۱؛ و صحیح مسلم، كتاب الذكر والدعاء والتوبة والاستغفار، باب فضل التهليل والتسبيح

والدعاء، جزء من رقم الحديث ۲۸- (۲۶۹۱)، ۲۰۷/۱۴۔ الفاظ حدیث صحیح البخاری کے ہیں۔

۵: بوقت موت [لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ] کہنے کی برکات:

ا: غم کا چھٹنا اور رنگ کا چمکنا:

امام احمد نے طلحہ بن عبید اللہ سے روایت نقل کی ہے، کہ یقیناً عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں غمگین دیکھا، تو دریافت کیا: ”اے ابو محمد! غمگین کیوں ہو؟ شاید تم پچازاد بھائی [یعنی

ابو بکر رضی اللہ عنہ] کی امارت سے ناخوش ہو؟“
کتاب سنت طراط کام
 انہوں نے جواب دیا: ”نہیں۔“

انہوں نے ابو بکر رضی اللہ عنہ کی تعریف کرتے ہوئے بیان کیا، کہ [اصل] بات یہ ہے، کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا:

”ایک کلمہ ایسا ہے، کہ موت کے وقت اس کے کہنے والے شخص کے غم کو اللہ

تعالیٰ دور فرما دیتے ہیں اور اس کے رنگ کو روشن کر دیتے ہیں۔“

اس کے متعلق میں نے صرف اس خیال کی بنا پر استفسار نہ کیا، کہ میں کسی بھی وقت

اس کے متعلق دریافت کر سکتا ہوں، یہاں تک کہ آپ ﷺ انتقال فرما گئے۔“

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ”بلاشبہ مجھے اس [کلمہ] کا علم ہے۔“

حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ نے ان سے دریافت کیا: ”وہ کون سا ہے؟“

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ”کیا آپ کے علم میں کوئی ایسا کلمہ ہے، جو اس کلمہ سے

زیادہ عظمت والا ہو، جس کا حکم آنحضرت ﷺ نے اپنے چچا کو دیا؟ اور وہ کلمہ [لَا إِلَهَ

إِلَّا اللَّهُ] تھا۔“

حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ نے کہا: ”واللہ! یہی وہ [کلمہ] ہے۔“^۱

۱۔ المسند، رقم الحدیث ۱۳۸۶، ۳۶۰۱۲۔ شیخ احمد شاکر نے اس کی [اسناد کو صحیح] کہا ہے۔ (ملاحظہ

ہو: هامش المسند ۳۶۰۱۲)۔

ب: جنت میں داخلہ:

امام ابو داؤد نے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے، کہ انہوں نے بیان کیا، کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”جس کا آخری کلام [لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ] ملے ہوا، وہ جنت میں داخل ہو گیا۔“ ۱۷

ب: [سبحان اللہ] کہنے کے فضائل:

سومرتبہ کہنے سے ہزار نیکی یا ہزار گناہ کی معافی:

امام مسلم نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے، کہ انہوں نے بیان کیا: ”ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس تھے، تو آپ ﷺ نے فرمایا:

”کیا تم میں سے کوئی اس بات سے عاجز ہے کہ ہر روز ایک ہزار نیکی کمائے؟“

آپ ﷺ کی مجلس میں موجود ایک سوال کرنے والے نے پوچھا: ”ہم میں سے کوئی ایک ہزار نیکی کیسے کمائے؟“

آنحضرت ﷺ نے فرمایا: ”وہ سومرتبہ [سُبْحَانَ اللَّهِ] کہے، تو اس کے لیے ایک ہزار نیکی تحریر کی جائے گی یا اس سے ایک ہزار خطا کو دور کیا جائے گا۔“ ۱۸

۱۷ [لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ] سے مکمل کلمہ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مراد ہے۔ (ملاحظہ ہو: فتح الباری ۱/۴۰۱، ۱/۴۰۲، وعمدة القاری ۲/۶۰۱، وعون السعیود ۸/۲۶۷)۔

۱۸ سنن ابی داؤد، کتاب الجنائز، باب فی التنفیص، رقم الحدیث ۳۱۱۴، ۸/۲۶۷، شیخ البانی نے اس کو صحیح قرار دیا ہے۔ (ملاحظہ ہو: صحیح سنن ابی داؤد ۲/۶۰۲)۔

۱۹ صحیح مسلم، کتاب الذکر والدعاء والتوبۃ، الاستغفار، باب فصل التہلیل والتسبیح والدعاء، رقم الحدیث ۳۷- (۲۶۹۸)، ۴/۷۳۱۔

ج: تحمید کے فضائل:

۱: بہترین دعا:

امام ترمذی اور امام نسائی نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی ہے، کہ انہوں نے بیان کیا، کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا:

”بہترین دعا:

[اَلْحَمْدُ لِلّٰہ] ہے۔“ ۱

۲: شکرِ نعمت کا نعمت سے افضل ہونا:

امام ابن ماجہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی، کہ انہوں نے بیان کیا، کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”اللہ تعالیٰ کسی بندے پر کوئی احسان فرمائیں اور وہ [اَلْحَمْدُ لِلّٰہ] کہے، تو

اس کا ایسا کہنا [اس کے لیے اجر و ثواب کے اعتبار سے] اس کو ملنے والی

نعمت سے افضل ہوتا ہے۔“ ۲

۱ جامع الترمذی، أبواب الدعوات عن رسول الله صلى الله عليه وسلم، باب ما جاء أن دعوة المسلم مستجابة، جزء من رقم الحديث ۳۶۰۷، ۲۲۹/۹؛ والسنن الكبرى، كتاب عمل اليوم والليلة، أفضل الذكر وأفضل الدعاء، رقم الحديث ۱۰۵۹۹، ۳۰۶/۹. امام ترمذی اور شیخ البانی نے اس کو [حسن] قرار دیا ہے۔ (ملاحظہ ہو: جامع الترمذی ۲۲۹/۹ - ۲۳۰: ۲۳۰: ۱۴۰/۳)۔

۲ سنن ابن ماجہ، أبواب الأدب، باب فضل الحامدين، رقم الحديث ۴۸۵۰، ۳۳۶/۲. شیخ البانی نے اس کو [حسن] قرار دیا ہے۔ (ملاحظہ ہو: صحیح سنن ابن ماجہ ۳۱۹/۲). نیز ملاحظہ ہو: صحیح الترغیب والترہیب، کتاب الذکر، الترغیب فی التسمیح والتکبیر، ۲۴۳/۲.

۳: [اَلْحَمْدُ لِلّٰہ] کا میزان کو بھرتا:

امام مسلم نے حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے، کہ انہوں نے بیان کیا، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

”اور [اَلْحَمْدُ لِلّٰہ] میزان کو بھر دیتا ہے۔“ ۱

د: تسبیح و تحمید کے فضائل:

۱: اللہ تعالیٰ کے ہاں محبوب ترین ہونا:

امام مسلم نے حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے، کہ انہوں نے بیان کیا، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

”کیا میں تمہیں اللہ تعالیٰ کے ہاں محبوب ترین کلام کی خبر نہ دوں؟“

میں نے عرض کیا: ”یا رسول اللہ!..... ﷺ..... مجھے اللہ تعالیٰ کے نزدیک عزیز ترین کلام کے بارے میں بتلائیے۔“

آپ ﷺ نے فرمایا: ”بلاشبہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے پیارا کلام:

[سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہ] ۲ ہے۔“ ۳

۲: راہِ حق میں خرچ کردہ سونے کے پہاڑ سے بھی اللہ تعالیٰ کو زیادہ پیارا:

امام فریابی اور امام طبرانی نے حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے، کہ

۱۔ صحیح مسلم، کتاب الطہارۃ، باب فضل الوضوء، جزء من رقم الحدیث ۱- (۲۲۳) ۲۰۳/۱۰۔

۲۔ ترجمہ: ”پاک ہے اللہ تعالیٰ اپنی تعریف کے ساتھ۔“

۳۔ المرجع السابق، کتاب الذکر والدعاء والتوبۃ والاستغفار، باب فضل سبحان اللہ وبحمدہ،

رقم الحدیث ۸۵- (۲۷۳۱) ۴۰، ۲۰۹۳-۲۰۹۴۔

انہوں نے بیان کیا، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
 ”جس شخص پر قیام اللیل [نماز تہجد] بھاری ہو، یا وہ مال خرچ کرنے میں
 بخل کا شکار ہو، یا دشمن سے جہاد کرنے میں بزدل ہو، تو وہ:
 [سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ]

زیادہ کہے، کیونکہ یہ [کلمات] اللہ تعالیٰ کو اپنی راہ میں خرچ کیے جانے
 والے سونے کے پہاڑ سے بھی زیادہ پیارے ہیں۔“

۳: آسمانوں اور زمین کے درمیانی خلا کو پُر کروینا:
 امام مسلم نے حضرت ابو مالک اشعر رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے، کہ انہوں نے
 بیان کیا، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اور
 [سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ]

آسمانوں اور زمین کے درمیانی خلا کو بھر دیتے ہیں۔“

۴: مخلوق کا اس کے ساتھ رزق دیا جانا:

امام احمد نے حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کے حوالے سے رسول اللہ ﷺ سے

۱۔ منقول از: الترغیب والترہیب، کتاب الذکر والدعاء، الترغیب فی التبیح والتکبیر والتہلیل
 والتحمید عنی اختلاف أنواعه، رقم الحدیث ۴۲۲/۲، ۸۔ حافظ منذری نے اس کے بارے میں
 لکھا ہے: ”اس کو فریابی اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔ الفاظ [حدیث] طبرانی کے ہیں، اور حدیث غریب
 ہے اور ان شاء اللہ اس کی اسناد مناسب ہے۔“ [لا یأس بإسناده]۔ (المرجع السابق ۴۲۲/۲)۔ شیخ
 البانی نے اس کو صحیح لکھ دیا ہے۔ (ما اظہر ہو: صحیح الترغیب والترہیب ۲۲۸/۲)۔

۲۔ صحیح مسلم، کتاب الطہارۃ، باب فصل الوضوء، جزء ۱، من رقم الحدیث ۱۔ (۲۲۳)،

روایت نقل کی ہے، کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

”بلاشبہ جب نوح علیہ السلام کے انتقال کا وقت آیا، تو انہوں نے اپنے بیٹے سے فرمایا: ”یقیناً میں تجھے وصیت کرنے لگا ہوں: میں تمہیں دو باتوں کا حکم دیتا ہوں اور دو باتوں سے منع کرتا ہوں۔ میں تجھے [لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ] کا حکم دیتا ہوں، کیونکہ اگر ساتوں آسمانوں اور ساتوں زمینوں کو ایک پلڑے میں اور [لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ] دوسرے پلڑے میں رکھا جائے، تو یہ ان کے مقابلے میں بھاری ہوگا اور اگر ساتوں آسمان اور ساتوں زمینیں مکمل طور پر ایک بند حلقہ ہوں، تو [لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ] ان کے ٹکڑے ٹکڑے کر دے۔

اور میں تمہیں [سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ] کا حکم دیتا ہوں، کیونکہ یہ [کلمات] ہر چیز کی نماز ہیں اور انہی کے ساتھ مخلوق کو رزق دیا جاتا ہے۔ اور میں تجھے شرک اور تکبر سے منع کرتا ہوں۔“ ۱

۵: کہنے والے کے تمام گناہ معاف:

امام بخاری اور امام مسلم نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے روایت نقل کی ہے، کہ یقیناً رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس شخص نے ایک دن میں سو مرتبہ [سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ]

کہا، اس کی خطاؤں کو معاف کر دیا جاتا ہے، اگرچہ وہ سمندر کے جھاگ کے برابر ہوں۔“ ۲

۱۔ المسند، جزء من رقم الحديث ۱۵۸۳، ۱۱۶، ۱۵۰، ۱۵۱۔ حافظ بیہقی نے اس کے متعلق لکھا ہے: ”اس کو احمد نے روایت کیا ہے۔ طبرانی نے بھی قریب اسی طرح اس کو روایت کیا ہے اور احمد کے روایت کرنے والے اثبات ہیں۔“ (مجمع الزوائد ۴/۲۲۷)۔ شیخ ابن اذووط اور ان کے رفقاء نے اس کی اسناد کو صحیح قرار دیا ہے۔ (ملاحظہ ہو: هامش المسند ۱۱/۱۵۱)۔

۲۔ متفق علیہ: صحیح اسحباری، کتاب الدعوات، باب فصل التسبیح، رقم الحديث ۲۰۶، ۱۱، ۶۹، ۵۰۵ و صحیح مسلم، کتاب الذکر والدعاء والتوبة والاستغفار، باب فضل التهليل والتسبيح والدعاء، جزء من رقم الحديث ۲۸- (۲۶۹۱)۔ ۲۰۷۱/۴۰۔

۶: [سُبْحَانَ اللَّهِ الْعَظِيمِ وَبِحَمْدِهِ] کہنے سے جنت میں کھجور کا درخت:
امام ترمذی نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی کریم ﷺ سے روایت نقل
کی ہے، کہ آپ ﷺ نے فرمایا:
”جس شخص نے:

[سُبْحَانَ اللَّهِ الْعَظِيمِ وَبِحَمْدِهِ]

کہا، اس کے لیے جنت میں ایک کھجور کا درخت لگایا گیا۔“ ۷

۷: رات دن اور دن رات ذکر کرنے سے اعلیٰ تسبیح و تحمید:

امام نسائی اور امام ابن حبان نے حضرت ابو امامہ باہلی رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی
ہے، کہ یقیناً رسول اللہ ﷺ ان کے پاس سے گزرے، اور وہ اس وقت اپنے
ہونٹوں کو حرکت دے رہے تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اے ابو امامہ! تم کیا کہہ
رہے ہو؟“

انہوں نے عرض کیا: ”اپنے رب کا ذکر کر رہا ہوں۔“

آنحضرت ﷺ نے فرمایا: ”کیا میں تمہیں ایسے [ذکر] کی خبر نہ دوں، جو کہ
تمہارے رات دن اور دن رات کے ذکر سے زیادہ افضل ہو؟
تم کہو:

[سُبْحَانَ اللَّهِ عَدَدَ مَا خَلَقَ،

۷: جامع الترمذی، أبواب الدعوات عن رسول الله صلى الله عليه وسلم، باب، رقم الحديث ۳۰۵۱۹، ۳۶۹۶، امام ترمذی نے اس کو حسن اور شیخ البانی نے اس کو صحیح قرار دیا ہے۔ (ملاحظہ
ہو: المرجع السابق ۳۰۵۱۹؛ وصحیح سنن الترمذی ۱/۱۶۱)؛ نیز ملاحظہ ہو: نتائج الافکار

وَسُبْحَانَ اللَّهِ مِلْءَ مَا خَلَقَ،
 وَسُبْحَانَ اللَّهِ عَدَدَ مَا فِي الْأَرْضِ وَالسَّمَاءِ،
 وَسُبْحَانَ اللَّهِ مِلْءَ مَا فِي الْأَرْضِ وَالسَّمَاءِ،
 وَسُبْحَانَ اللَّهِ عَدَدَ مَا أَحْصَى كِتَابُهُ،
 وَسُبْحَانَ اللَّهِ عَدَدَ كُلِّ شَيْءٍ،
 وَسُبْحَانَ اللَّهِ مِلْءَ كُلِّ شَيْءٍ^۱

اور تم اسی طرح:

[الْحَمْدُ لِلَّهِ] کہو۔^۲

۵: [سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ سُبْحَانَ اللَّهِ الْعَظِيمِ] کے فضائل:

۱: رحمان کو پیارے الفاظ:

۱۔ ترجمہ: ”پاک ہے اللہ تعالیٰ مخلوق کی تعداد کے برابر۔“

اور پاک ہے اللہ تعالیٰ مخلوق کی بھرائی کے بقدر

اور پاک ہے اللہ تعالیٰ زمین اور آسمان میں موجودات کی کتنی کے برابر

اور پاک ہے اللہ تعالیٰ زمین اور آسمان میں موجودات کی بھرائی کے برابر

اور پاک ہے اللہ تعالیٰ اپنی کتاب میں شمار کردہ چیزوں کی کتنی کے برابر

اور پاک ہے اللہ تعالیٰ ہر چیز کی کتنی کے برابر

اور پاک ہے اللہ تعالیٰ ہر چیز کی بھرائی کے بقدر۔“ [

۲۔ السنن الکبریٰ، کتاب عمل بیوم واللیلة، رقم الحدیث ۹۹۲۱، ۷۳/۹، والإحسان فی

تقریب صحیح ابن حبان، کتاب الرقائق، باب الأذکار، ذکر التسبیح الذي يكون للممرء

أفضل من ذكر ربه بالليل مع النهار، والنهار مع الليل، رقم الحدیث ۸۳، ۱۱۱/۳۔

۱۱۲۔ شیخ ارناؤوط نے اس کی اسناد کو حسن قرار دیا ہے۔ (ملاحظہ ہو: هامش الإحسان ۱۱۲/۳)۔

۳۔ ترجمہ: ”پاک ہیں اللہ تعالیٰ اپنی حمد کے ساتھ، پاک ہیں اللہ تعالیٰ انتہائی عظمت والے۔“ [

۲: زبان پر ہلکے:

۳: میزان میں بھاری:

امام بخاری اور امام مسلم نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی کریم ﷺ سے روایت نقل کی ہے، کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

”دو جملے رحمان کو پیارے، زبان پر ہلکے اور میزان میں بھاری ہیں:

[سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ سُبْحَانَ اللَّهِ الْعَظِيمِ]۔^۱

و: تسبیح، تہلیل اور تحمید کے فضائل:

عرش کے گرد گھومنے اور کہنے والے کو یاد کروانے والے کلمات:
امام ابن ماجہ نے حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے، کہ انہوں نے بیان کیا، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

”یقیناً تم اللہ تعالیٰ کی جوشان و عظمت بیان کرتے ہو، اس میں سے:

تسبیح، تہلیل اور تحمید ہیں۔

یہ [تینوں] عرش کے گرد گھومتے ہیں۔ ان کی آواز شہد کی مکھی [کی آواز]

ایسی ہوتی ہے اور وہ اپنے کہنے والے کو یاد کرواتے ہیں۔

کیا تم میں سے ایک اس بات کو پسند نہیں کرتا، کہ اس کو [عرش کے گرد] یاد

^۱ متفق علیہ: صحیح البخاری، کتاب التمجید، باب قول اللہ تعالیٰ: ﴿وَنُضِعُ الْمَوَازِينَ

الْقِسْطَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ﴾، رقم الحدیث ۷۵۶۳، ۵۳۷/۱۳، وصحیح مسلم، کتاب الذکر

والدعاء والنوبة والاستغفار، باب فضل التہلیل والتسبیح والدعاء، رقم الحدیث ۳۱۔

کروانے والا کوئی ہو، یا وہ ہمیشہ رہے؟“ ۱۷

ز: تسبیح، تحمید اور تکبیر کے فضائل

ان کلمات کے سو مرتبہ کہنے کے فضائل:

امام طبرانی نے حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے، کہ انہوں نے بیان کیا، کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”کسی شخص کا

سو مرتبہ [سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ]

کہنا سوا ونٹ کی مانند ہے

اور سو مرتبہ

[الْحَمْدُ لِلَّهِ]

کہنا اللہ تعالیٰ کی راہ میں سوزین پوش لگام چڑھائے ہوئے گھوڑے [دینے] کی

طرح ہے،

اور سو مرتبہ

[اللَّهُ أَكْبَرُ]

کہنا مکہ میں [اللہ کی راہ میں] ذبح کیے گئے سوا ونٹوں کے برابر ہے۔“ ۱۸

ح: تسبیح، تحمید، تہلیل اور تکبیر کے فضائل:

۱: اللہ تعالیٰ کے ہاں محبوب ترین کلام:

امام مسلم نے حضرت سرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے، کہ انہوں

۱۷ سنن ابن ماجہ، أبواب الأدب، باب فضل التسبیح، رقم الحدیث ۳۸۵۴، ۳۳۷/۲، شیخ
البانی نے اس کو صحیح قرار دیا ہے۔ (ملاحظہ ہو: صحیح سنن ابن ماجہ ۳۲۰/۲، صحیح
الترغیب والترہیب ۳۲۰/۲)۔

۱۸ منقول از: مجمع الزوائد، کتاب الأذکار، باب ما جاء فی الباقیات الصالحات ونحوها،
۹۱/۱۰-۹۲، حافظ یحییٰ نے اس کو حسن قرار دیا ہے۔ (ملاحظہ ہو: المرجع السابق ۹۲/۱۰)۔

نے بیان فرمایا: ”رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”اللہ تعالیٰ کے ہاں محبوب ترین کام چار [جملے] ہیں:

[سُبْحَانَ اللَّهِ، وَالْحَمْدُ لِلَّهِ، وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَاللَّهُ أَكْبَرُ]۔^۱

ان میں سے کسی ایک سے بھی ابتدا کرنے میں تمہارے لیے کچھ مضائقہ نہیں۔“^۲

۲: نبی کریم ﷺ کو ہر چیز سے محبوب:

امام مسلم نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے، کہ انہوں نے بیان

کیا، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

”اُر میں

[سُبْحَانَ اللَّهِ، وَالْحَمْدُ لِلَّهِ، وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَاللَّهُ أَكْبَرُ]۔

کہوں تو مجھے ایسے کہنا ہر اس چیز سے زیادہ محبوب ہے، جس پر سورج

طلوع ہوا۔“^۳

۳: جنت کے پودے:

امام ترمذی نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے، کہ انہوں نے بیان

کیا، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

”اسراء والی رات میں نے ابراہیم علیہ السلام سے ملاقات کی، تو انہوں نے

فرمایا: ”اے محمد ﷺ! اپنی اُمت کو میرا سلام کہیے اور انہیں بتلائیے، کہ

جنت پاکیزہ مٹی اور شیریں پانی والی اور درختوں سے خالی زمین ہے اور

۱۔ ترجمہ: پاک ہیں اللہ تعالیٰ، تمام تعریف اللہ تعالیٰ کے لیے ہے، اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں، اور اللہ

تعالیٰ بہت بڑے ہیں۔ ۱۔

۲۔ صحیح مسلم، کتاب الادب، باب: کبرھما التسمیۃ بالاسماء الطیبۃ و بنافع و نحرہ، ج ۱، صفحہ ۱۲۔ (۲۱۳۷، ۱۶۸۵)۔

۳۔ یعنی دنیا کی تمام چیزوں سے زیادہ پیارے ہیں۔ ۱۔

۴۔ صحیح مسلم، کتاب مذکور، باب: فضل التہلیل والتسمیۃ، باب: فضل التہلیل والتسمیۃ، ج ۱، صفحہ ۲۲۔ (۲۶۹۵، ۲۰۷۲)۔

یقیناً اس کے پودے:

[سُبْحَانَ اللَّهِ، وَالْحَمْدُ لِلَّهِ، وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَاللَّهُ أَكْبَرُ]

ہیں۔“^۱

۴: جہنم کی آگ کے مقابلے میں ڈھال:

امام نسائی اور امام حاکم نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے، کہ انہوں نے بیان کیا، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

”اپنی ڈھالوں کو سنبھالو۔“

انہوں نے عرض کیا: ”یا رسول اللہ! دشمن کے مقابلے کی خاطر، جو آچکا ہے؟“

آپ ﷺ نے فرمایا: ”[جہنم کی] آگ سے ڈھال [سنبھالو]۔ تم کہو:

[سُبْحَانَ اللَّهِ، وَالْحَمْدُ لِلَّهِ، وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَاللَّهُ أَكْبَرُ]

کیونکہ یقیناً یہ [کلمات] روز قیامت نجات دہندہ بن کر [تمہارے] آگے

آئیں گے اور یہ باقی رہنے والے نیک اعمال ہیں۔“^۲

ایک اور روایت میں ہے: ”کیونکہ یہ روز قیامت [تمہارے] آگے پیچھے

آئیں گے اور یہ باقی رہنے والے نیک اعمال ہیں۔“^۳

۱۔ جامع الترمذی، أبواب الدعوات عن رسول الله صلى الله عليه وسلم، باب ۱۰، رقم الحديث ۳۶۹۳، ۳۰۲/۹، ۳۰۳۔ امام ترمذی اور شیخ البانی نے اس کو [حسن] قرار دیا ہے۔ (ملاحظہ ہو: المرجع السابق ۳۰۳/۹؛ وصحیح سنن الترمذی ۱۶۰/۳)۔

۲۔ السنن الکبری، کتاب عمل الیوم واللیلۃ، رقم حدیث ۱۰۶۱۷، ۱۳۱۳/۹، المستدرک علی الصحیحین، کتاب الدعاء، ۵۹۱/۱۰۔ امام حاکم نے اس کو [امام مسلم کی شرط پر صحیح] قرار دیا ہے اور حافظ ذہبی نے ان سے موافقت کی ہے۔ (ملاحظہ ہو: المرجع السابق ۵۹۱/۱۰؛ والتمحیص ۵۹۱/۱)۔ الفاظ حدیث المستدرک کے ہیں۔

۳۔ السنن الکبری نسائی ۳۱۳۰۱۔ حافظ منذری نے اس کو اپنی کتاب الترغیب والترہیب میں نقل کیا ہے اور شیخ البانی نے اس کو [حسن] قرار دیا ہے۔ (ملاحظہ ہو: صحیح الترغیب والترہیب ۲۳۹/۲)۔

۵: ان میں سے ہر ایک کا صدقہ ہونا:

امام مسلم نے حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے، کہ نبی کریم ﷺ کے صحابہ میں سے کچھ لوگوں نے آنحضرت ﷺ کی خدمت میں عرض کیا: ”یا رسول اللہ! مال دار لوگ اجر و ثواب لے گئے۔ وہ ہماری طرح نماز پڑھتے ہیں، ہماری طرح روزے رکھتے ہیں اور اپنے زائد مالوں کے ساتھ صدقہ کرتے ہیں۔

آنحضرت ﷺ نے فرمایا: ”کیا اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے وہ کچھ نہیں بنایا، جو کہ تم صدقہ کرو؟

بلاشبہ ہر تسبیح صدقہ ہے،

ہر تکبیر صدقہ ہے،

ہر تحمید صدقہ ہے،

اور ہر تہلیل صدقہ ہے۔“

۶: چاروں کلمات میں سے ہر ایک کے سو سو مرتبہ کہنے کے فضائل:

امام احمد نے ام حانی بنت ابی طالب رضی اللہ عنہا سے روایت نقل کی ہے، کہ انہوں نے بیان کیا، کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ میرے پاس سے گزرے، تو میں نے عرض کیا: ”یا رسول اللہ! یقیناً میں بوڑھی اور کمزور ہو چکی ہوں..... یا جیسے انہوں نے عرض کیا..... مجھے کسی ایسے عمل کا حکم فرمائیے، جو میں بیٹھے بیٹھے کر لوں۔“

۱۔ صحیح مسلم، کتاب الزکاة، باب ۱۰، أن اسم الصدقة يقع على كل نوع من المعروف، جزء من رقم الحديث ۵۳- (۱۰۰۶)، ۶۹۷/۲. علامہ قرطبی تحریر کرتے ہیں: اس حدیث کا مقصود یہ ہے، کہ جب نیت درست ہو، تو نیک اعمال اجر و ثواب میں صدقات کے قائم مقام ہوتے ہیں، خصوصاً ان لوگوں کے حق میں، جو صدقہ کرنے کی استطاعت نہیں رکھتے۔“ (المفہم ۵۱/۳)۔

آپ ﷺ نے فرمایا: ”سودفہ اللہ تعالیٰ کی تسبیح بیان کیجیے۔“ یقیناً یہ اس طرح ہے کہ آپ نے اولادِ اسماعیل سے سو گزندوں کو آزاد کر دیا۔

سو مرتبہ اللہ تعالیٰ کی تعریف بیان کیجیے۔“ یقیناً یہ ایسے ہے کہ آپ نے سوزین پوش لگام چڑھائے ہوئے گھوڑوں پر اللہ تعالیٰ کی راہ میں سوار کروادیا۔“
سو بار اللہ تعالیٰ کی بڑائی بیان کیجیے۔“ یقیناً یہ آپ کے لیے قلدہ پہنائے ہوئے سو قبول شدہ اونٹوں کے برابر ہے۔

اور آپ سو مرتبہ [لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ] کہیے۔۔۔ ابن خلف نے بیان کیا: میرا خیال ہے کہ انہوں نے کہا.....“یہ [یعنی ایسے کہنا] آسمان اور زمین کے درمیان [خلا] کو پُر کر دیتا ہے۔ اور اس روز کسی کا عمل آپ کے عمل کے برابر اوپر نہ لے جایا جائے گا، سوائے اس شخص کے، جس نے آپ کی طرح کا عمل کیا ہوگا۔“

ط: [لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ] کے فضائل:

۱: جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ:

امام مسلم نے حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے، کہ انہوں نے بیان کیا، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کیا میں تمہیں جنت کے خزانوں

۱۔ یعنی [سُبْحَانَ اللَّهِ] کہیے۔

۲۔ یعنی [الْحَمْدُ لِلَّهِ] کہیے۔

۳۔ یعنی [اللَّهُ أَكْبَرُ] کہیے۔

۴۔ حدیث کے ایک راوی۔

۵۔ در بارِ الہی میں شرفِ قبولیت پانے والے۔

۶۔ ان کے استادِ عاصم بن بہدلہ نے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

۷۔ اسناد: رقم الحدیث ۱۱۹۱، ۲۶۹۱، ۵۷۹۱، ۵۸۰۰، حافظ منذری نے اس کی اسناد کو حسن اقرار

دیا ہے۔ (ملاحظہ ہو: المستدرک والترمذی ۲۶۷۲) شیخ البانی نے اس کو احسن اقرار دیا ہے۔

(ملاحظہ ہو: صحیح الترمذی ۲۳۳۲، و مسند الأحادیث الصحیحة ۳۰۲، ۳۰۳)

۸۔ نیز ملاحظہ ہو: مجمع الروایہ ۱۰ (۹۲)

میں سے ایک کلمہ نہ بتاؤں؟“

یا آپ ﷺ نے فرمایا: ”جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ۔“

میں نے عرض کیا: ”کیوں نہیں؟“

آپ ﷺ نے فرمایا: لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ ﷻ

۲: جنت کے دروازوں میں سے ایک دروازہ:

امام ترمذی نے حضرت قیس بن سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی ہے، کہ یقیناً ان کے باپ نے انہیں نبی کریم ﷺ کی خدمت کی غرض سے آپ ﷺ کے پاس بھیج دیا۔

انہوں نے بیان کیا: ”نبی کریم ﷺ میرے پاس سے گزرے اور میں اس وقت نماز پڑھ چکا تھا، تو آپ ﷺ نے اپنے قدم سے مجھے ٹھوکر لگائی اور فرمایا: ”کیا میں تمہیں جنت کے دروازوں میں سے ایک دروازے کے بارے میں نہ بتاؤں؟“

میں نے عرض کیا: ”کیوں نہیں؟“

آپ ﷺ نے فرمایا: لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ ﷻ

۳: جنت کے پودے:

امام احمد اور امام ابن حبان نے حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے روایت نقل کی ہے، کہ بلاشبہ رسول اللہ ﷺ اسراء والی رات ابراہیم علیہ السلام کے پاس سے گزرے، تو انہوں نے دریافت فرمایا: ”اے جبریل! آپ کے ساتھ کون ہیں؟“

۱۔ ترجمہ: گناہات پہنچتی طاقت ہے اور نہ کسی کرنے کی استطاعت، مگر اللہ تعالیٰ کی توفیق کے ساتھ۔
۲۔ صحیح مسلم، کتاب التذکر والذکر، والتوبة والاستغفار، باب استحباب خفض العقب
بالتذکر، رقم الحديث ۵۷- (۱۷۰۴)، ۴۰، ۳۸، ۲۰.

۳۔ جامع الترمذی، احادیث شتی من أمم المدعوں، باب فی فضل لا حول ولا قوة إلا باللہ، رقم الحديث ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، امام ترمذی نے اس حسن صحیح اور شیخ البانی نے صحیح اقراردی ہے۔
(ملاحظہ فرمائیے: جامع المساق، ۱۰، ۳۰، صحیح مسلم، ۱۸۳، ۱۸۴).

انہوں نے جواب دیا: ”یہ محمد ﷺ..... ہیں۔“

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے آپ ﷺ سے فرمایا: ”اپنی امت کو حکم دیجیے، کہ وہ جنت کے پودے کثرت سے لگائیں، کیونکہ اس کی مٹی پاکیزہ اور زمین وسیع ہے۔“

آپ ﷺ نے پوچھا: ”جنت کے پودے کیا ہیں؟“

انہوں نے جواب دیا: [لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ] ۱

ی: تہلیل، تکبیر، تحمید اور [لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ] کے فضائل:

اللہ تعالیٰ کا ان کے کہنے والے کی تصدیق فرمانا اور جہنم سے بچانا:

امام ترمذی اور امام ابن ماجہ نے حضرت ابوسعید اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی ہے، کہ ان دونوں نے نبی کریم ﷺ کے بارے میں گواہی دی، کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

”جو شخص

[لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَاللَّهُ أَكْبَرُ] ۲

کہتا ہے، تو اس کے رب اس کی تصدیق کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

”میرے سوا کوئی معبود نہیں اور میں بہت بڑا ہوں۔“

اور جب وہ کہتا ہے:

[لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ] ۳

۱۔ المسند، رقم الحديث ۵۲۳۵۲، ۳۸، ۵۳۳؛ والإحسان في تقريب صحيح ابن حبان، كتاب الرقائق، باب الأذکار، ذکر البیان بأن المرء كلما كثرتبیریه من الحول والقوة إلا یبارئہ کثر غرائہ فی الجنان، رقم الحديث ۱۰۳/۳۰، ۲۱۔ حافظ منذری نے المسند کی اسناد کو [حسن] کہا ہے۔ (ملاحظہ ہو: الترغیب والترہیب ۲/۴۴۵)؛ اور شیخ البانی نے اس حدیث کو [صحیح] لغیرہ قرار دیا ہے۔ (ملاحظہ ہو: صحیح الترغیب والترہیب ۲/۲۵۰)۔

۲۔ ترجمہ: اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اللہ تعالیٰ بہت بڑے ہیں۔ [

۳۔ ترجمہ: اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ یکتا ہیں۔]

آپ ﷺ نے بیان فرمایا: ”اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

”میرے سوا کوئی معبود نہیں، میں یگانہ ہوں۔“

اور جب وہ کہتا ہے:

[لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ، لَا شَرِيكَ لَهُ]۔^۱

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

”میرے سوا کوئی معبود نہیں، میں یکتا ہوں، میرا کوئی ہمسر نہیں۔“

اور جب وہ کہتا ہے:

[لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، لَهُ الْمُلْكُ، وَلَهُ الْحَمْدُ]۔^۲

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

”میرے سوا کوئی معبود نہیں، میرے ہی لیے بادشاہت ہے اور میرے ہی

لیے تمام تعریف ہے۔“

اور جب وہ کہتا ہے:

[لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ]۔^۳

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

”میرے سوا کوئی معبود نہیں، نہ کناہ چھوڑنے کی طاقت ہے اور نہ نیکی کرنے

کی استطاعت ہے، مگر میری توفیق کے ساتھ۔“

^۱ ترجمہ: ”اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ منفرد ہیں، ان کا کوئی سامھی نہیں۔“

^۲ ترجمہ: ”اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں، بادشاہی ان ہی کی ہے اور تمام تعریف ان ہی کے لیے ہے۔“

^۳ ترجمہ: ”اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں، گناہ چھوڑنے کی طاقت ہے اور نہ نیکی کرنے کی استطاعت، مگر

اللہ تعالیٰ کی توفیق کے ساتھ۔“

اور نبی کریم ﷺ فرماتے تھے:

”جس شخص نے یہ [کلمات] بیماری میں کہے، پھر فوت ہو گیا، تو اس کو آگ نہ کھائے گی۔“ ۱



۱۔ جامع الترمذی، أبواب الدعوات عن رسول الله صلى الله عليه وسلم، باب ما يقرب من بعد إذا مرض - رقم الحديث ۳۶۵۹، ۲۷۵۰۹؛ ومثل ابن ماجه، أبواب الأدب، باب وصي لا إله إلا الله، رقم الحديث ۳۸۲۹، ۳۳۲۰۲. الفاظ حدیث جامع الترمذی سے ہیں۔ شیخ الباقی نے اس کو صحیح کہا ہے۔ (ملاحظہ ہو: صحیح مسند الترمذی ۱: ۱۵۳۰۳؛ وصحیح مسند ابن ماجہ ۲: ۳۱۸، ۲؛ وسلسلة الأحادیث المسحیحة ۳: ۳۷۹، ۳).

(۹)

نبی کریم ﷺ پر درود اور اس کے فضائل

۱۔ درود شریف کی چار اقسام کے الفاظ مبارکہ:

احادیث شریف میں درود شریف کا ذکر متعدد الفاظ کے ساتھ کیا گیا ہے۔ ان میں سے چار اقسام کے الفاظ مبارکہ ذیل میں توفیق الہی سے پیش کیے جا رہے ہیں:

① امام بخاری نے عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ سے روایت نقل کی ہے، کہ انہوں نے بیان کیا، کہ کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے میری ملاقات ہوئی، تو انہوں نے فرمایا: ”کیا میں تمہیں وہ تحفہ نہ دے دوں، جو میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا؟“

میں نے عرض کیا: ”جی ہاں، مجھے یہ تحفہ عطا فرمائیے۔“

انہوں نے بیان فرمایا: ”ہم نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا تھا: ”آپ کے اہل بیت پر درود کیسے ہے؟ (جبکہ) اللہ تعالیٰ نے ہمیں سلام بھیجنے کا طریقہ تو [خود ہی] سکھا دیا ہے۔“

آپ ﷺ نے فرمایا: ”تم کہو:

[اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَ عَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰی
اِبْرٰهِيْمَ وَ عَلٰی آلِ اِبْرٰهِيْمَ. اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ. اَللّٰهُمَّ
بَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَ عَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰی
اِبْرٰهِيْمَ وَ عَلٰی آلِ اِبْرٰهِيْمَ. اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ.] ۱۷

۱۷ ترجمہ: ”اے اللہ! محمد ﷺ پر اور آپ کی آل پر رحمت نازل فرمائیے جس طرح کہ آپ نے ابراہیم علیہ السلام پر اور آل ابراہیم علیہم السلام پر رحمت نازل فرمائی۔ بلاشبہ آپ بہت تعریف و تحسین کے لائق ہیں۔“

۲ امام بخاری اور امام مسلم نے حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے، کہ انہوں نے بیان فرمایا: ”نبی کریم ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے، تو ہم نے عرض کیا: ”یا رسول اللہ! ہمیں یہ تو معلوم ہو گیا ہے کہ ہم آپ پر سلام کیسے کہیں، لیکن آپ پر درود کس طرح بھیجیں؟“

آپ ﷺ نے فرمایا:

”تم کہو:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَ عَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰی
اٰلِ اِبْرٰهِيْمَ. اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ. اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ
وَ عَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰی آلِ اِبْرٰهِيْمَ. اِنَّكَ
حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ. [۱]

۳ امام بخاری نے حضرت ابو حمید ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے، کہ انہوں نے عرض کیا: ”یا رسول اللہ! ہم آپ پر درود کس طرح بھیجیں؟“

۱۔ والے اور بہت بزرگی والے ہیں۔ اے اللہ! محمد ﷺ اور آل محمد ﷺ پر برکت نازل فرمائیے، جس طرح کہ آپ نے ابراہیم علیہ السلام اور آل ابراہیم علیہم السلام پر برکت نازل فرمائی۔ یقیناً آپ بہت تعریف والے اور بڑی بزرگی والے ہیں۔“

صحیح البخاری، کتاب الأنبياء، باب، رقم الحديث ۴۰۸/۶، ۳۳۷۰۔

۲۔ ترجمہ: ”اے اللہ! محمد ﷺ پر اور آل محمد ﷺ پر رحمت نازل فرمائیے، جس طرح کہ آپ نے آل ابراہیم علیہم السلام پر رحمت نازل فرمائی۔ بلاشبہ آپ بہت تعریف والے اور بہت بزرگی والے ہیں۔ اے اللہ! محمد ﷺ پر اور آل محمد ﷺ پر برکت نازل فرمائیے جس طرح کہ آپ نے آل ابراہیم علیہم السلام پر برکت نازل فرمائی۔ بلاشبہ آپ بہت تعریف والے اور بہت بزرگی والے ہیں۔“

۳۔ متفق علیہ: صحیح البخاری، کتاب الدعوات، باب الصلاة على النبي صلى الله عليه وسلم، رقم الحديث ۶۳۵۴، ۱۵۲/۱۱، وصحیح مسلم، کتاب الصلاة، باب الصلاة على النبي صلى الله عليه وسلم بعد التشهد، رقم الحديث ۶۶ (۲۰۶)، ۳۰۵۰۱۰۔ الفاظ حدیث صحیح البخاری کے ہیں۔

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”تم کہو:

[اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآزْوَاجِهِ وَذُرِّيَّتِهِ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ وَبَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآزْوَاجِهِ وَذُرِّيَّتِهِ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ. إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ.]^{۱۷}

③ حافظ ابن حجر نے تحریر کیا ہے: ”روایات میں سب سے کم الفاظ والا [درود شریف

یہ ہے:]

[اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ.]^{۱۸}

ب: فضائل درود شریف:

۱: پڑھنے والے پر اللہ تعالیٰ کی دس رحمتیں:

۲: دس گنا ہوں کا مٹایا جانا:

۳: دس درجات کا بلند کیا جانا:

امام نسائی نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے، کہ

انہوں نے بیان کیا، کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”جس شخص نے ایک بار مجھ پر درود بھیجا، اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل

۱۷ [ترجمہ: ”اے اللہ! محمد ﷺ، ان کی بیویوں اور اولاد پر رحمت نازل فرمائے جس طرح کہ آپ نے آل ابراہیم علیہم السلام پر رحمت نازل فرمائی اور محمد ﷺ، ان کی بیویوں اور اولاد پر برکت نازل فرمائی۔ جس طرح کہ آپ نے آل ابراہیم علیہم السلام پر برکت نازل فرمائی۔ بلاشبہ آپ بہت تعریف والے اور بہت بزرگی والے ہیں۔“]

۱۸ صحیح بخاری، کتاب الألباء، باب رقم الحديث ۶۰۳۳۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳، ۱۴۳۴، ۱۴۳۵، ۱۴۳۶، ۱۴۳۷، ۱۴۳۸، ۱۴۳۹، ۱۴۴۰، ۱۴۴۱، ۱۴۴۲، ۱۴۴۳، ۱۴۴۴، ۱۴۴۵، ۱۴۴۶، ۱۴۴۷، ۱۴۴۸، ۱۴۴۹، ۱۴۵۰، ۱۴۵۱، ۱۴۵۲، ۱۴۵۳، ۱۴۵۴، ۱۴۵۵، ۱۴۵۶، ۱۴۵۷، ۱۴۵۸، ۱۴۵۹، ۱۴۶۰، ۱۴۶۱، ۱۴۶۲، ۱۴۶۳، ۱۴۶۴، ۱۴۶۵، ۱۴۶۶، ۱۴۶۷، ۱۴۶۸، ۱۴۶۹، ۱۴۷۰، ۱۴۷۱، ۱۴۷۲، ۱۴۷۳، ۱۴۷۴، ۱۴۷۵، ۱۴۷۶، ۱۴۷۷، ۱۴۷۸، ۱۴۷۹، ۱۴۸۰، ۱۴۸۱، ۱۴۸۲، ۱۴۸۳، ۱۴۸۴، ۱۴۸۵، ۱۴۸۶، ۱۴۸۷، ۱۴۸۸، ۱۴۸۹، ۱۴۹۰، ۱۴۹۱، ۱۴۹۲، ۱۴۹۳، ۱۴۹۴، ۱۴۹۵، ۱۴۹۶، ۱۴۹۷، ۱۴۹۸، ۱۴۹۹، ۱۵۰۰، ۱۵۰۱، ۱۵۰۲، ۱۵۰۳، ۱۵۰۴، ۱۵۰۵، ۱۵۰۶، ۱۵۰۷، ۱۵۰۸، ۱۵۰۹، ۱۵۱۰، ۱۵۱۱، ۱۵۱۲، ۱۵۱۳، ۱۵۱۴، ۱۵۱۵، ۱۵۱۶، ۱۵۱۷، ۱۵۱۸، ۱۵۱۹، ۱۵۲۰، ۱۵۲۱، ۱۵۲۲، ۱۵۲۳، ۱۵۲۴، ۱۵۲۵، ۱۵۲۶، ۱۵۲۷، ۱۵۲۸، ۱۵۲۹، ۱۵۳۰، ۱۵۳۱، ۱۵۳۲، ۱۵۳۳، ۱۵۳۴، ۱۵۳۵، ۱۵۳۶، ۱۵۳۷، ۱۵۳۸، ۱۵۳۹، ۱۵۴۰، ۱۵۴۱، ۱۵۴۲، ۱۵۴۳، ۱۵۴۴، ۱۵۴۵، ۱۵۴۶، ۱۵۴۷، ۱۵۴۸، ۱۵۴۹، ۱۵۵۰، ۱۵۵۱، ۱۵۵۲، ۱۵۵۳، ۱۵۵۴، ۱۵۵۵، ۱۵۵۶، ۱۵۵۷، ۱۵۵۸، ۱۵۵۹، ۱۵۶۰، ۱۵۶۱، ۱۵۶۲، ۱۵۶۳، ۱۵۶۴، ۱۵۶۵، ۱۵۶۶، ۱۵۶۷، ۱۵۶۸، ۱۵۶۹، ۱۵۷۰، ۱۵۷۱، ۱۵۷۲، ۱۵۷۳، ۱۵۷۴، ۱۵۷۵، ۱۵۷۶، ۱۵۷۷، ۱۵۷۸، ۱۵۷۹، ۱۵۸۰، ۱۵۸۱، ۱۵۸۲، ۱۵۸۳، ۱۵۸۴، ۱۵۸۵، ۱۵۸۶، ۱۵۸۷، ۱۵۸۸، ۱۵۸۹، ۱۵۹۰، ۱۵۹۱، ۱۵۹۲، ۱۵۹۳، ۱۵۹۴، ۱۵۹۵، ۱۵۹۶، ۱۵۹۷، ۱۵۹۸، ۱۵۹۹، ۱۶۰۰، ۱۶۰۱، ۱۶۰۲، ۱۶۰۳، ۱۶۰۴، ۱۶۰۵، ۱۶۰۶، ۱۶۰۷، ۱۶۰۸، ۱۶۰۹، ۱۶۱۰، ۱۶۱۱، ۱۶۱۲، ۱۶۱۳، ۱۶۱۴، ۱۶۱۵، ۱۶۱۶، ۱۶۱۷، ۱۶۱۸، ۱۶۱۹، ۱۶۲۰، ۱۶۲۱، ۱۶۲۲، ۱۶۲۳، ۱۶۲۴، ۱۶۲۵، ۱۶۲۶، ۱۶۲۷، ۱۶۲۸، ۱۶۲۹، ۱۶۳۰، ۱۶۳۱، ۱۶۳۲، ۱۶۳۳، ۱۶۳۴، ۱۶۳۵، ۱۶۳۶، ۱۶۳۷، ۱۶۳۸، ۱۶۳۹، ۱۶۴۰، ۱۶۴۱، ۱۶۴۲، ۱۶۴۳، ۱۶۴۴، ۱۶۴۵، ۱۶۴۶، ۱۶۴۷، ۱۶۴۸، ۱۶۴۹، ۱۶۵۰، ۱۶۵۱، ۱۶۵۲، ۱۶۵۳، ۱۶۵۴، ۱۶۵۵، ۱۶۵۶، ۱۶۵۷، ۱۶۵۸، ۱۶۵۹، ۱۶۶۰، ۱۶۶۱، ۱۶۶۲، ۱۶۶۳، ۱۶۶۴، ۱۶۶۵، ۱۶۶۶، ۱۶۶۷، ۱۶۶۸، ۱۶۶۹، ۱۶۷۰، ۱۶۷۱، ۱۶۷۲، ۱۶۷۳، ۱۶۷۴، ۱۶۷۵، ۱۶۷۶، ۱۶۷۷، ۱۶۷۸، ۱۶۷۹، ۱۶۸۰، ۱۶۸۱، ۱۶۸۲، ۱۶۸۳، ۱۶۸۴، ۱۶۸۵، ۱۶۸۶، ۱۶۸۷، ۱۶۸۸، ۱۶۸۹، ۱۶۹۰، ۱۶۹۱، ۱۶۹۲، ۱۶۹۳، ۱۶۹۴، ۱۶۹۵، ۱۶۹۶، ۱۶۹۷، ۱۶۹۸، ۱۶۹۹، ۱۷۰۰، ۱۷۰۱، ۱۷۰۲، ۱۷۰۳، ۱۷۰۴، ۱۷۰۵، ۱۷۰۶، ۱۷۰۷، ۱۷۰۸، ۱۷۰۹، ۱۷۱۰، ۱۷۱۱، ۱۷۱۲، ۱۷۱۳، ۱۷۱۴، ۱۷۱۵، ۱۷۱۶، ۱۷۱۷، ۱۷۱۸، ۱۷۱۹، ۱۷۲۰، ۱۷۲۱، ۱۷۲۲، ۱۷۲۳، ۱۷۲۴، ۱۷۲۵، ۱۷۲۶، ۱۷۲۷، ۱۷۲۸، ۱۷۲۹، ۱۷۳۰، ۱۷۳۱، ۱۷۳۲، ۱۷۳۳، ۱۷۳۴، ۱۷۳۵، ۱۷۳۶، ۱۷۳۷، ۱۷۳۸، ۱۷۳۹، ۱۷۴۰، ۱۷۴۱، ۱۷۴۲، ۱۷۴۳، ۱۷۴۴، ۱۷۴۵، ۱۷۴۶، ۱۷۴۷، ۱۷۴۸، ۱۷۴۹، ۱۷۵۰، ۱۷۵۱، ۱۷۵۲، ۱۷۵۳، ۱۷۵۴، ۱۷۵۵، ۱۷۵۶، ۱۷۵۷، ۱۷۵۸، ۱۷۵۹، ۱۷۶۰، ۱۷۶۱، ۱۷۶۲، ۱۷۶۳، ۱۷۶۴، ۱۷۶۵، ۱۷۶۶، ۱۷۶۷، ۱۷۶۸، ۱۷۶۹، ۱۷۷۰، ۱۷۷۱، ۱۷۷۲، ۱۷۷۳، ۱۷۷۴، ۱۷۷۵، ۱۷۷۶، ۱۷۷۷، ۱۷۷۸، ۱۷۷۹، ۱۷۸۰، ۱۷۸۱، ۱۷۸۲، ۱۷۸۳، ۱۷۸۴، ۱۷۸۵، ۱۷۸۶، ۱۷۸۷، ۱۷۸۸، ۱۷۸۹، ۱۷۹۰، ۱۷۹۱، ۱۷۹۲، ۱۷۹۳، ۱۷۹۴، ۱۷۹۵، ۱۷۹۶، ۱۷۹۷، ۱۷۹۸، ۱۷۹۹، ۱۸۰۰، ۱۸۰۱، ۱۸۰۲، ۱۸۰۳، ۱۸۰۴، ۱۸۰۵، ۱۸۰۶، ۱۸۰۷، ۱۸۰۸، ۱۸۰۹، ۱۸۱۰، ۱۸۱۱، ۱۸۱۲، ۱۸۱۳، ۱۸۱۴، ۱۸۱۵، ۱۸۱۶، ۱۸۱۷، ۱

فرماتے ہیں، اس کی دس خطاؤں کو اس سے دور کیا جاتا ہے، اور اس کے دس درجات کو بلند کیا جاتا ہے۔“ ۱

۴: فرشتوں کا دُرود پڑھنا:

امام ابن ماجہ نے حضرت عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت نقل کی ہے، کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”کوئی مسلمان مجھ پر دُرود نہیں بھیجتا، مگر فرشتے اس پر تب تک دُرود بھیجتے رہتے ہیں، جب تک وہ مجھ پر دُرود بھیجتا رہتا ہے، پس بندہ اس کو تھوڑا کرے یا زیادہ ۲۔“ ۳

۵: دعاؤں کی قبولیت:

امام ترمذی نے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے، کہ انہوں نے بیان کیا: ”میں نماز پڑھ رہا تھا، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ [تشریف فرما تھے]۔ جب میں بیٹھا، تو میں نے اللہ تعالیٰ کی ثنا سے [دعا کی] ابتدا کی، پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر دُرود پڑھا، پھر اپنے لیے دعا کی۔ [یہ دیکھ کر] نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”تم سوال کرو، تمہیں عطا کیا جائے گا، تم سوال کرو، تمہیں عطا کیا جائے گا۔“ ۴

۱ سنن النسائي، كتاب السنن، باب الفضل في الصلاة على النبي صلى الله عليه وسلم، ۵۰، ۱۳۔ شیخ البانی نے اس کو صحیح قرار دیا ہے۔ (ملاحظہ ہو: صحیح سنن النسائي ۱: ۲۷۸)۔

۲ یعنی بندہ اپنے بارے میں خود فیصلہ کرے، کہ وہ مجھ پر تھوڑا دُرود بھیج کر فرشتوں کا تھوڑا دُرود حاصل کرنا چاہتا ہے، یا مجھ پر زیادہ دُرود بھیج کر ان کا زیادہ دُرود حاصل کرنا چاہتا ہے۔

۳ سنن ابن ماجہ، أبواب إقامة الصلاة، باب الصلاة على النبي صلی اللہ علیہ وسلم، رقم الحديث ۸۹۴، ۱۶۴۱۔ شیخ البانی نے اس کو احسن قرار دیا ہے۔ (ملاحظہ ہو: صحیح سنن ابن ماجہ ۱: ۱۵۰)۔

۴ صحیح سنن الترمذی، باب إنشاء على الله والصلاة على النبي صلی اللہ علیہ وسلم قبل الدعاء، رقم الحديث ۴۸۶، ۱۸۴۰، ۵۹۸۔ شیخ البانی نے اس کو احسن صحیح قرار دیا ہے۔ (ملاحظہ ہو: المرجع السابق ۱: ۱۸۴)۔

۶: غموں کی دُوری اور گناہوں کی معافی:

امام ترمذی نے حضرت ابی بن لعب بن النخعی سے روایت نقل کی ہے، کہ انہوں نے

بیان کیا:

”میں نے عرض کیا: ”یا رسول اللہ! میں آپ پر زیادہ درود پڑھتا ہوں، میں اپنے اوقات دعا میں سے لتنا [حصہ] آپ [پر درود بھیجنے] کے لیے مخصوص کر دوں؟“

آپ ﷺ نے جواب دیا: ”جتنا تم پسند کرو۔“

میں نے عرض کیا: ”ایک چوتھائی؟“

آپ ﷺ نے فرمایا: ”تم جس قدر چاہو، لیکن اگر تم نے زیادہ وقت مخصوص کیا، تو وہ تمہارے لیے بہتر ہے۔“

میں نے عرض کیا: ”آدھا [وقت]؟“

آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”تم جتنا چاہو، لیکن اگر تم نے زیادہ کیا، تو وہ بہتر ہے۔“

میں نے عرض کیا: ”دو تہائی؟“

آپ ﷺ نے فرمایا: ”تم جتن چاہو، اگر تم نے زیادہ کیا، تو وہ بہتر ہے۔“ میں نے عرض کیا: ”میں اپنی دعا کے سارے اوقات کو آپ [پر درود بھیجنے] کے لیے مخصوص کر دوں گا۔“

آپ ﷺ نے فرمایا: ”تب تو تمہارے غموں سے تمہاری کفایت کی

جائے گی، اور تمہارے لیے تمہارے گناہ معاف کر دیے جائیں گے۔“ ۱۷
 آنحضرت ﷺ کے ارشاد گرامی [تب تو تمہارے غموں سے تمہاری کفایت کی
 جائے گی] سے مراد یہ ہے کہ جب تم اپنی دعا کے تمام اوقات مجھ پر درود بھیجنے کے لیے
 صرف کرو گے، تو تمہاری دنیا و آخرت کی مرادوں کو پورا کیا جائے گا۔ ۱۸
 امام احمد کی روایت میں ہے: ”تب اللہ تعالیٰ تمہارے دنیا و آخرت کے غموں میں
 تمہاری کفایت فرمادیں گے۔“ ۱۹

۷: نبی کریم ﷺ کی شفاعت:

امام طبرانی نے حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے، کہ انہوں نے بیان
 کیا، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

”جس شخص نے صبح اور شام مجھ پر دس دس دفعہ درود پڑھا، تو اس کو روزِ
 قیامت میری شفاعت حاصل ہوگی۔“ ۲۰

۱۷ جامع الترمذی، أبواب صفة القيامة، باب . جزء من رقم الحديث ۱۲۹۰، ۱۲۹۰، ۱۲۹۰، ۱۳۰.
 امام ترمذی اور شیخ البانی نے اس کو احسن قرار دیا ہے۔ (ملاحظہ ہو: المرجع السابق ۱۳۰، ۱۳۰،
 وصحیح سنن الترمذی ۲۹۹، ۲۹۹، ۲۹۹).

۱۸ ملاحظہ ہو: تحفة الاحوذی ۱۳۰، ۱۳۰، ۱۳۰.

۱۹ ملاحظہ ہو: مجمع الزوائد، کتاب الأدعية، باب الصلاة على النبي صلى الله عليه وسلم في
 الدعاء وغيره، ۱۰، ۱۶۲، ۱۶۲، حافظ بیہقی نے اس کے تعلق تحریر کیا ہے: ”اس کو احمد نے روایت کیا ہے
 اور اس کی اسناد عمدہ ہے۔“ (المرجع السابق ۱۰، ۱۶۳).

۲۰ المرجع السابق، کتاب الأذکار، باب ما يقول إذا أصبح و إذا أمسى، ۱۰، ۱۲۳، حافظ بیہقی
 نے اس کے بارے میں لکھا ہے: ”طبرانی نے اس کو دو سندوں کے ساتھ روایت کیا ہے اور ان میں سے
 ایک کی اسناد عمدہ ہے اور اس کے روایت کرنے والوں کی توثیق کی گئی ہے۔“ (المرجع السابق
 ۱۰، ۱۲۳).

۸: نبی کریم ﷺ کا تقرب:

امام ترمذی اور امام ابن حبان نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے، کہ انہوں نے بیان کیا، کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”بلاشبہ مجھ پر سب سے زیادہ دُرود بھیجنے والا روزِ قیامت میرے سب سے زیادہ قریب ہوگا۔“^۱



۱۔ جامع الترمذی، أبواب الوتر، باب ما جاء في فضل الصلاة على النبي صلى الله عليه وسلم، رقم الحديث ۴۸۲، ۴۹۵/۲-۴۹۶؛ والإحسان في تقريب صحيح ابن حبان، كتاب الرقائق، باب الأدعية، ذكر البيان بأن أقرب الناس في القيامة يكون من النبي صلى الله عليه وسلم من كان أكثر صلاة عليه في الدنيا، رقم الحديث ۱۹۲/۳، ۹۱۱. الفاظ حديث صحيح ابن حبان کے ہیں۔ شیخ البانی نے اس کو احسن لغیرہ قرار دیا ہے۔ (صحيح الترغيب والترهيب ۲۹۴:۲)۔

(۱۰)

استغفار کے فضائل اور اس کے بعض مخصوص الفاظ

۱۔ فضائل استغفار:

۱۔ اللہ تعالیٰ کی شدید خوشی:

امام بخاری اور امام مسلم نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے، کہ انہوں نے بیان کیا: ”میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ”اللہ تعالیٰ اپنے مومن بندے کی توبہ سے اس شخص سے بھی زیادہ خوش ہوتے ہیں، جو کہ بے آب و گیاہ تباہ کن جگہ میں ہو، اس کے ساتھ سواری [بھی] ہو، جس پر اس کا کھانے پینے کا سامان ہو۔ وہ سو جائے۔ جب بیدار ہو، تو سواری جا چکی ہو۔ وہ اس کو تلاش کرتا رہے، یہاں تک کہ اس کو پیاس لگ جائے، تو وہ [اپنے آپ سے] کہے: ”میں جہاں تھا، وہیں جا کر سو جاتا ہوں، یہاں تک کہ مر جاؤں۔“ اس نے مرنے کے لیے اپنی کلائی پر اپنا سر رکھا [اور سو گیا]۔ جب بیدار ہوا، تو سواری اس کے روبرو تھی، اور اس پر زادِ راہ اور کھانے پینے کا سامان [بھی] تھا۔

جس قدر خوشی اس شخص کو اپنی سواری اور زادِ راہ دیکھ کر ہوئی، اللہ تعالیٰ کو مومن بندے کی توبہ سے اس سے بھی زیادہ خوشی ہوتی ہے۔“ ۱۷

۱۷۔ متفق عنہ: صحیح البخاری، کتاب الدعوات، باب التوبة، رقم الحديث ۶۳۰۸، ۱۰۲/۱۱ وصحیح مسلم، کتاب التوبة، باب الحظ على التوبة والفرح بها، رقم الحديث ۳۔ (۲۷۴۴)، ۲۱۰۳/۴۔ الفاظ حدیث صحیح مسلم کے ہیں۔

۲: اللہ تعالیٰ کی بہت زیادہ توبہ کرنے والوں سے محبت:

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

﴿إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ التَّوَّابِينَ وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِينَ﴾^۱

”بلاشبہ اللہ تعالیٰ بہت زیادہ توبہ کرنے والوں سے محبت کرتے ہیں۔ اور

خوب پاک کی حاصل کرنے والوں سے محبت کرتے ہیں۔“

۳: توبہ کرنے والے کا بے گناہ کی مانند ہو جانا:

امام ابن ماجہ نے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ انہوں نے

بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”گناہ سے توبہ کرنے والا شخص اس شخص کی مانند ہے جس کا گناہ ہی نہ ہو۔“^۲

۴: گناہوں کا نیکیوں میں بدلنا:

اللہ عزوجل نے فرمایا:

﴿وَالَّذِينَ لَا يَدْعُونَ مَعَ اللَّهِ إِلَهًا آخَرَ وَلَا يَقْتُلُونَ النَّفْسَ
الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا يَزْنُونَ وَمَنْ يَفْعَلْ ذَلِكَ يَلْقَ
أَثَامًا. يُضَاعَفْ لَهُ الْعَذَابُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ وَيَخْلُدُ فِيهِ مُهَانًا. إِلَّا مَنْ
تَابَ وَآمَنَ وَعَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا فَأُولَئِكَ يُبَدِّلُ اللَّهُ سَيِّئَاتِهِمْ
حَسَنَاتٍ وَكَانَ اللَّهُ غَفُورًا رَحِيمًا﴾^۳

^۱ سورة البقرة، جزء من الآية ۲۲۲.

^۲ سنن ابن ماجہ، أبواب الزہد، ذکر الوبۃ، رقم الحدیث ۴۳۰۴، ۴۳۸۱/۲. شیخ البانی نے اس کو

[حسن] قرار دیا ہے۔ (ملاحظہ ہو: صحیح سنن ابن ماجہ ۴۱۸/۲).

^۳ سورة الفرقان، الآيات ۶۸-۷۰.

”اور جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی دوسرے معبود کو نہیں پکارتے اور جس جان کو اللہ تعالیٰ نے حرام کیا ہے، اسے ناحق قتل نہیں کرتے اور وہ زنا نہیں کرتے۔ اور جو کوئی ایسا کرے گا، وہ اپنے گناہوں کا بدلہ پائے گا۔ قیامت کے دن اس کا عذاب دو چند کیا جائے گا اور وہ اسی میں ہمیشہ کے لیے ذلیل ہو کر رہے گا، مگر جو شخص توبہ کرے اور ایمان لے آئے اور نیک عمل کرے، تو اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کے گناہوں کو نیکیوں سے بدل دیتے ہیں اور اللہ تعالیٰ بہت معاف فرمانے والے، بے حد مہربان ہیں۔“

ب: حضرت ابو طویل شطب الحمدود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا: ”آپ اس شخص کے بارے میں کیا رائے رکھتے ہیں جس نے تمام گناہ کیے ہوں، کوئی گناہ چھوڑا نہ ہو، [بلکہ] ہر صغیرہ کبیرہ گناہ کا ارتکاب کیا ہو، تو کیا اس شخص کے لیے توبہ ہے؟“

آپ ﷺ نے استفسار فرمایا: ”تو کیا تم مسلمان ہو چکے ہو؟“ انہوں نے عرض کیا: ”میں گواہی دیتا ہوں کہ یقیناً اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور بلاشبہ آپ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں۔“

آپ ﷺ نے فرمایا: ”نیکیاں کرو اور برائیاں چھوڑ دو، تو اللہ تعالیٰ ان سب کو تمہارے لیے نیکیاں بنادیں گے۔“

انہوں نے عرض کیا: ”اور میری بے وفائیاں اور بد اعمالیاں؟“

آپ ﷺ نے فرمایا: ”ہاں۔“

انہوں نے کہا: ”اللہ اکبر۔“

۱۔ یعنی کیا یہ سب بھی اللہ تعالیٰ نیکیوں میں تبدیل فرمادیں گے؟

اور پھر اللہ اکبر پکارتے پکارتے نگاہوں سے اوجھل ہو گئے۔^{۱۷}

۵: رحمت کا نزول:

اللہ تعالیٰ نے حضرت صالح علیہ السلام کے متعلق بیان فرمایا، کہ انہوں نے اپنی قوم سے فرمایا:

﴿قَالَ يَا قَوْمِ لِمَ تَسْتَعْجِلُونَ بِالسَّيِّئَةِ قَبْلَ الْحَسَنَةِ لَوْلَا تَسْتَغْفِرُونَ اللَّهَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ﴾^{۱۸}

”انہوں نے کہا: ”اے میری قوم کے لوگو! تم نیکی سے پہلے برائی کی طرف جلدی کیوں کرتے ہو؟ تم اللہ تعالیٰ سے گناہوں کی معافی کیوں نہیں طلب کرتے، تاکہ تم پر رحم کیا جائے؟“

۶: موسیٰ اور ہارون کی رحمت:

۷: مالوں میں اضافہ:

۸: بیٹوں میں اضافہ:

۹: باغات کا حصول:

۱۰: نہروں کا پانا:

اللہ عزوجل نے حضرت نوح علیہ السلام کے بارے میں بیان فرمایا کہ انہوں نے اپنی

قوم سے فرمایا:

﴿فَقُلْتُ اسْتَغْفِرُوا رَبَّكُمْ إِنَّهُ كَانَ غَفَّارًا

۱۷ حافظ یثربی نے اس حدیث کے متعلق تحریر کیا ہے: ”اس کو طبرانی نے اور انہی سے ملتے جلتے الفاظ کے ساتھ البزار نے روایت کیا ہے۔ اور البزار کے روایت کرنے والے صحیح کے روایت کرنے والے ہیں، سوائے محمد بن ہارون ابی شیط کے، اور وہ ثقہ ہیں۔“ (مجمع الزوائد، کتاب الإیمان، باب الإسلام یجب ما

يُرْسِلِ السَّمَاءَ عَلَيْكُمْ مِدْرَارًا
وَيُمَدِّدْكُمْ بِأَمْوَالٍ وَبَنِينَ
وَيَجْعَلْ لَكُمْ جَنَّاتٍ
وَيَجْعَلْ لَكُمْ أَنْهَرًا ۝

”پس میں نے کہا: ”تم اپنے رب سے مغفرت طلب کرو، بلاشبہ وہ بہت مغفرت فرمانے والے ہیں۔ وہ آسمان سے تمہارے لیے موسلا دار بارش بھیجیں گے، وہ تمہارے لیے مالوں اور بیٹوں میں اضافہ فرمائیں گے، تمہارے لیے باغات پیدا فرمائیں گے اور تمہارے لیے نہریں نکالیں گے۔“

۱۱: قوت میں ترقی و اضافہ:

اللہ عزوجل نے حضرت ہود علیہ السلام کے متعلق بیان فرمایا، کہ انہوں نے اپنی قوم سے فرمایا:

﴿وَيَقَوْمِ اسْتَغْفِرُوا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوبُوا إِلَيْهِ يُرْسِلِ السَّمَاءَ عَلَيْكُمْ مِدْرَارًا وَيَزِدْكُمْ قُوَّةً إِلَى قُوَّتِكُمْ وَلَا تَتَوَلَّوْا مُجْرِمِينَ ۝﴾
”اور اے میری قوم کے لوگو! تم اپنے رب سے مغفرت طلب کرو، پھر ان کے حضور توبہ کرو، وہ تمہارے لیے خوب بارش برسائیں گے اور تمہیں مزید قوت عطا فرمائیں گے اور تم مجرم بن کر روگردانی نہ کرو۔“

۱۲: ہر غم سے چھٹکارا:

۱۳: ہر مشکل سے نجات:

۱۴: خلاف توقع جگہ سے روزی:

حضرات ائمہ احمد، ابو داؤد، نسائی اور ابن ماجہ نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی ہے کہ انہوں نے بیان کیا، کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”جو شخص کثرت سے اپنے گناہوں کی معافی طلب کرے گا، اللہ تعالیٰ اس کو ہر غم سے خلاصی دیں گے، ہر مشکل سے نکال دیں گے اور اس کو وہاں سے رزق عطا فرمائیں گے، جہاں اس کا وہم و گمان بھی نہ ہوگا۔“

۱۵: حصول کامیابی:

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

﴿وَتُوبُوا إِلَى اللَّهِ جَمِيعًا أَيُّهَ الْمُؤْمِنُونَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ﴾

[اے مومنو! تم سب مل کر اللہ تعالیٰ کے حضور توبہ کرو، تاکہ تم کامیاب ہو

جاؤ۔]

۱۶: جنت کا پانا:

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

﴿وَالَّذِينَ إِذَا فَعَلُوا فَاحِشَةً أَوْ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللَّهَ

فَاسْتَغْفَرُوا لِذُنُوبِهِمْ وَمَنْ يَغْفِرِ الذُّنُوبَ إِلَّا اللَّهُ وَلَمْ يُصِرُّوا

المسند، رقم الحديث ۲۲۳، ۵۵۱/۴، ۵۵۶ و سنن أبي داود، أبواب قيام الليل، تفريع أبواب الوتر، باب في الاستغفار، رقم الحديث ۴۱۵۱، ۲۶۷/۴ و كتاب السنن الكبرى، كتاب عمل اليوم والليلة، رقم الحديث ۲۹۰، ۱۰۲/۱، ۱۱۸/۶ و سنن ابن ماجه، أبواب الأوب، باب الاستغفار، رقم الحديث ۳۸۶، ۲/۲، ۳۳۹ بعض محدثین نے اس حدیث کے راوی کی بنا پر اس کو ضعیف قرار دیا ہے۔ (ملاحظہ ہو: معجم المعبود ۲۶۴/۴) وضعیف سنن أبي داود للشيخ الألباني ص ۱۴۹؛ لیکن امام حاکم اور شیخ احمد شاہ مصری نے اس کو صحیح قرار دیا ہے۔ علاوہ ازیں شیخ احمد شاہ نے راوی پر کیے گئے اعتراضات کا جواب بھی دیا ہے۔ (ملاحظہ ہو: المستدرک علی الصحیحین ۲۶۲/۴ و هامش المسند ۵۵۱/۴)

۳۱ سورة النور جزء من الآية ۳۱

عَلَى مَا فَعَلُوا وَهُمْ يَعْلَمُونَ. أُولَٰئِكَ جَزَاءُهُمْ مَغْفِرَةٌ مِّن رَّبِّهِمْ وَجَنَّتْ تَجْرِي مِّن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا وَ نِعْمَ أَجْرُ الْعَمِلِينَ. ﴿١٤﴾

”اور وہ لوگ جب وہ کوئی ناشائستہ کام کریں یا اپنی جانوں پر ظلم کریں، تو اللہ تعالیٰ کو یاد کرتے ہیں اور اپنے گناہوں کی معافی طلب کرتے ہیں، اور اللہ تعالیٰ کے علاوہ کون گناہوں کو معاف کر سکتا ہے؟ اور وہ اپنے کیے پر جان بوجھ کر اصرار نہیں کرتے۔ انہی کا بدلہ ان کے رب کی طرف سے مغفرت اور جنتیں ہیں، جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں، جن میں وہ ہمیشہ رہیں گے اور [نیک] کام کرنے والوں کا بدلہ اچھا ہے۔“

ب: استغفار کے بعض مخصوص الفاظ کے فضائل:

۱: [اَسْتَغْفِرُ اللَّهَ الَّذِي] کی فضیلت:

امام ابو داؤد نے نبی کریم ﷺ کے آزاد کردہ غلام حضرت زید رضی اللہ عنہ

سے روایت نقل کی ہے، کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا:

”جس شخص نے کہا:

[اَسْتَغْفِرُ اللَّهَ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ] ۱۴

تو اس کو معاف کر دیا جاتا ہے، اگرچہ وہ کافروں کے ساتھ لڑائی کے وقت میدان

جنگ ہی سے بھاگا ہوا ہو۔“ ۱۵

۱۴ سورة آل عمران، الآيات ۱۳۵-۱۳۶.

۱۵ (الْحَيُّ الْقَيُّومُ) دونوں الفاظ کے آخر میں زیر اور پیش، دونوں کے ساتھ پڑھنا درست ہے۔

۱۶ ترجمہ: ”میں اللہ تعالیٰ سے جو کہ جن کے سوا کوئی معبود نہیں، [اور] ہمیشہ زندہ رہنے والے اور قائم رکھنے والے ہیں، سے گناہوں کی معافی طلب کرتا ہوں اور ان کے حضور توبہ کرتا ہوں۔“

۱۷ سنن ابی داؤد، تفریع أبواب الوتر، باب في الاستغفار، رقم الحديث ۵۱۴، ۲۶۶/۴. شیخ البانی نے اس کو [صحیح] قرار دیا ہے۔ (ملاحظہ ہو: صحیح سنن ابی داؤد ۲۸۳/۱).

۲: سید الاستغفار کی فضیلت:

امام بخاری نے حضرت شہاد بن اوس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی کریم ﷺ سے روایت نقل کی ہے [کہ آپ ﷺ نے فرمایا]:

سید الاستغفار اسلئے یہ ہے کہ [بندہ] کہے:

[اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّیْ، لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ خَلَقْتَنِیْ، وَاَنَا عَبْدُكَ، وَاَنَا عَلٰی عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ، اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ، اَبُوْءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَیَّ، وَاَبُوْءُ لَكَ بِذَنْبِیْ، اَغْفِرْ لِیْ فَاِنَّهٗ لَا یَغْفِرُ الذَّنْبَ اِلَّا اَنْتَ]ؕ

جس شخص نے ان [الفاظ] کو دن میں ان پر یقین رکھتے ہوئے کہا اور شام ہونے سے پیشتر فوت ہو گیا، تو وہ اہل جنت میں سے ہے اور جس نے انہیں رات کو یقین کے ساتھ پڑھا اور وہ صبح ہونے سے پہلے انتقال کر گیا، تو وہ [بھی] جنت والوں میں سے ہے۔“ؕ



۱۔ یعنی گناہ کی معافی طلب کرنے کے لیے کہنے جانے والے الفاظ میں سے اعلیٰ و افضل الفاظ۔

۲۔ ترجمہ: ”اے اللہ! آپ میرے رب ہیں۔ آپ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ آپ نے ہی مجھے پیدا فرمایا ہے اور میں آپ کا بندہ ہوں اور میں اپنی استطاعت کے مطابق آپ سے کیے ہوئے عہد اور وعدہ پر [قائم] ہوں۔ میں نے جو کیا ہے [یعنی آپ کی نافرمانی] اس کے شر سے آپ کی پناہ طلب کرتا ہوں۔ آپ کے مجھ پر جو احسانات ہیں، ان کا میں اعتراف کرتا ہوں اور اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں، پس آپ مجھے معاف فرمادیجیے، کیونکہ بلاشبہ آپ کے سوا کوئی گناہوں کو معاف نہیں کرتا۔“

۳۔ صحیح البخاری، کتاب الدعوات، باب أفضل الاستغفار، رقم الحدیث ۶۳۰۶، ۹۷/۱۱، ۹۸۔

[رَضِيتُ بِاللّٰهِ رَبًّا ، وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا ، وَبِمُحَمَّدٍ ﷺ نَبِيًّا.] ۱۷

مگر قیامت کے دن اس کو خوش کرنا اللہ تعالیٰ پر لازم ہو جاتا ہے۔ ۱۷

ب: امام ابو داؤد نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ بلاشبہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

”جس شخص نے کہا:

[رَضِيتُ بِاللّٰهِ رَبًّا ، وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا ، وَبِمُحَمَّدٍ ﷺ نَبِيًّا.]

تو جنت اس کے لیے واجب ہو گئی۔“ ۱۸

۳: بچھو کے ڈنک کے ضرر سے بچانے والی دعا:

۱: امام احمد نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے، کہ انہوں نے بیان فرمایا، کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”جس نے تین دفعہ شام کے وقت کہا:

[أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللَّهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ.] ۱۹

۱۷ [ترجمہ: ”میں اللہ تعالیٰ کے رب ہونے، اسلام کے دین ہونے اور محمد ﷺ کے نبی ہونے پر راضی ہو گیا۔“]

۱۸ ملاحظہ فرمائیے: المسند، رقم الحدیث ۱۸۹۶۷، ۳۰۲/۳۱، اس حدیث کے بارے میں حافظ

یثمی نے تحریر کیا ہے: ”قریب قریب ایسے ہی طبرانی نے اس کو روایت کیا ہے اور احمد اور طبرانی کے

روایت کر نیوالے تھے ہیں۔“ (مجمع الزوائد ۱۰/۱۱۹۸)۔ اسی مفہوم کی حدیث امام ابو داؤد نے بھی

روایت کی ہے۔ (ملاحظہ ہو: سنن أبی داؤد، کتاب الأدب، باب ما یقول إذا أصبح، رقم

الحدیث ۵۰۶۲، ۲۸۰/۱۹، ۵۰۶۲) اور حافظ ابن حجر نے اس کی [سند کو قوی] قرار دیا ہے۔ (ملاحظہ ہو: فتح

الباری ۱۱/۱۳۰)۔

۱۹ سنن أبی داؤد، تفریع الأدب، باب فی الاستغفار، رقم الحدیث ۱۵۲۶، ۲۷۲/۴، شیخ البانی

نے اس کو صحیح قرار دیا ہے۔ (ملاحظہ ہو: صحیح سنن أبی داؤد ۱/۲۸۵)۔

۲۰ [ترجمہ: ”میں تمام مخلوق کے شر سے اللہ تعالیٰ کے کامل [تاثیر والے] کلمات کی پناہ لیتا ہوں۔“]

تو اس رات بچھوکا زہر [یا ڈسنا] اس کو نقصان نہ پہنچا سکے گا۔“

[راوی نے] بیان کیا: ”ہمارے گھر والوں نے اس [دعا] کو سیکھ رکھا تھا اور وہ اس کو پڑھا کرتے تھے۔ ان کی ایک لونڈی کو ڈسا گیا، لیکن اس کو کچھ تکلیف نہ ہوئی۔“ ۱۷

ب: امام مسلم نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے، کہ بلاشبہ انہوں نے بیان فرمایا، کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا: ”یا رسول اللہ ﷺ مجھے گزشتہ شب ایک بچھوانی نے ڈنک مارا ہے۔“ ۱۸
آپ ﷺ نے فرمایا: ”اگر تم شام کے وقت یہ [دعا] پڑھتے:
[أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللَّهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ]
تو وہ تمہیں تکلیف نہ پہنچا سکتی۔“ ۱۹



۱۷ المسند، رقم الحديث ۷۸۹۸، ۱۳/۲۷۴. شیخ ابراہیم داؤد اور ان کے رفقاء نے اس کو [مسلم کی شرط پر صحیح] قرار دیا ہے۔ (ملاحظہ ہو: هامش المسند ۱۳/۲۷۴).

۱۸ ابن ماجہ کی روایت میں ہے: ”ایک بچھوانی نے ایک شخص کو ڈنک مارا، تو وہ رات کو سو نہ سکا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے روبرو ذکر کیا گیا: ”فلاں شخص کو بچھوانی نے ڈنک مارا۔ تو وہ رات سو نہیں سکا۔“ (سنن ابن ماجہ، أبواب الطب، باب رقية الحية والعقرب، رقم الحديث ۳۵۶۳، ۲۸۰/۲).

۱۹ ابن ماجہ کی روایت میں ہے: ”صحیح تک اس کو بچھوکا کا ٹھانڈا نہ دیتا۔“ (المرجع السابق ۲۸۰/۲).

۲۰ صحیح مسلم، کتاب الذکر والدعاء والتوبة والاستغفار، باب الدعوات والتعوذ، رقم الحديث ۲۷۰۹، ۲۰۸۱/۴.

(۱۲)

مرادیں پوری کروانے والے آٹھ اذکار

ہمارے نبی کریم ﷺ نے اُمت کو ایسے اذکار بتلائے ہیں، کہ ان کے ذریعہ سے لوگوں کی فریادیں سنی جاتی ہیں، اللہ تعالیٰ ان کی حاجات کو پورا فرما دیتے اور پریشانیوں کو دُور کر دیتے ہیں۔ توفیق الہی سے ایسے ہی سات اذکار ذیل میں پیش کیے جا رہے ہیں:

۱: [لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ] کے ساتھ دعا:

امام احمد اور امام ترمذی نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے، کہ انہوں نے بیان فرمایا، کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”مچھلی والے کی دعا جب انہوں نے مچھلی کے پیٹ سے بایں الفاظ دعا کی:

[لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِينَ]۔

ان [کلمات] کے ساتھ کوئی مسلمان کبھی بھی کسی چیز کے بارے میں دعا

نہیں کرتا، مگر اللہ تعالیٰ اس کی فریاد کو پورا فرما دیتے ہیں۔“

۱۔ یعنی حضرت یونس علیہ السلام کی دعا۔

۲۔ [ترجمہ: ”آپ کے سوا کوئی معبود نہیں، بلاشبہ میں ہی ظالموں میں سے ہوں۔“]

۳۔ المسند، جزء من رقم الحديث ۱۴۶۲، ۳/۳۶-۳۶، وجامع الترمذی، أبواب الدعوات عن

رسول الله صلى الله عليه وسلم، باب، رقم الحديث ۳۷۳۶، ۳۳۶/۹، شیخ احمد شاہ نے

اس کی [اسناد کو صحیح] کہا ہے اور شیخ البانی نے اس [حدیث کو صحیح] قرار دیا ہے۔ (ملاحظہ ہو: هامش المسند

۳۵۱۳، وصحیح سنن الترمذی ۱۶۹/۳)۔

۲: [اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِأَنِّي أَشْهَدُ] کے ساتھ دعا:

حضرات ائمہ ابو داؤد، ترمذی اور ابن ماجہ نے حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ انہوں نے بیان کیا، کہ نبی کریم ﷺ نے ایک شخص کو دعا کرتے ہوئے سنا، اور وہ کہہ رہا تھا:

[اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِأَنِّي أَشْهَدُ أَنَّكَ اللَّهُ، لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ، الْأَخَذُ الصَّمَدُ الَّذِي لَمْ يَلِدْ، وَلَمْ يُولَدْ، وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ.] ۱

انہوں [یعنی راوی] نے بیان کیا: ”تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”اس ذات کی قسم! کہ جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! بلاشبہ اس نے اللہ تعالیٰ سے اس کے اسم اعظم کے ساتھ سوال کیا ہے، کہ جب اس کے ساتھ ان سے دعا کی جائے، تو وہ قبول فرماتے ہیں، اور جب اس کے ساتھ ان سے مانگا جائے، تو وہ عطا فرماتے ہیں۔“ ۲

۳: [اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِأَنَّ لَكَ الْحَمْدُ] کے ساتھ دعا:

امام ابو داؤد نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے، کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ بیٹھے تھے اور ایک شخص نماز پڑھ رہا تھا۔ اس شخص نے [بایں الفاظ] دعا کی:

۱۔ ترجمہ: ”اے اللہ! یقیناً میں آپ سے سوال کرتا ہوں، کیونکہ بلاشبہ میں گواہی دیتا ہوں کہ درحقیقت آپ ہی اللہ ہیں، آپ کے سوا کوئی معبود نہیں، [آپ] کیلئے، بے نیاز ہیں، جنہوں نے کسی کو جہنم نہیں دیا، اور نہ انہیں کسی نے جہنم دیا، اور ان کا کوئی ہمسر نہیں۔“

۲۔ سنن أبی داؤد، کتاب الوتر، باب الدعاء، رقم الحدیث ۲۵۳۱/۴، ۱۴۹۰-۲۵۴؛ وجامع الترمذی، أبواب الدعوات عن رسول الله صلى الله عليه وسلم، باب ما جاء في جامع الدعوات عن رسول الله صلى الله عليه وسلم، رقم الحدیث ۳۷۰۶، ۳۱۳/۹؛ وسنن ابن ماجہ، أبواب الدعاء، باب اسم الله الاعظم، رقم الحدیث ۳۹۰۳، ۳۴۷/۲۔ شیخ البانی نے اس کو [صحیح] قرار دیا ہے۔ (ملاحظہ ہو: صحیح سنن أبی داؤد ۲۷۹/۱؛ و صحیح سنن الترمذی ۱۶۳/۲؛ و صحیح سنن ابن ماجہ ۳۲۹/۲)۔

[اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ بِاَنَّ لَكَ الْحَمْدُ، لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ الْمَنَّانُ،

بَدِیْعُ السَّمَاوَاتِ وَالْاَرْضِ، يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ] ۱۷

تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”بلاشبہ اس نے اللہ تعالیٰ کے اسمِ اعظم کے ساتھ ان سے فریاد کی ہے، کہ جب اس کے ساتھ ان سے دعا کی جائے، تو وہ قبول کرتے ہیں اور جب اس کے ساتھ ان سے سوال کیا جائے، تو وہ عطا فرماتے ہیں۔“ ۱۸

۴: صبح و شام [اَللّٰهُمَّ اَنْتَ خَلَقْتَنِيْ.....] پڑھنے والے کی ہر دعا:

امام طبرانی نے حضرت حسن سے روایت نقل کی ہے، کہ انہوں نے بیان کیا، کہ حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ”کیا میں تمہیں وہ حدیث نہ بتلاؤں، جو میں نے رسول اللہ ﷺ سے کئی مرتبہ، ابو بکر رضی اللہ عنہ سے کئی دفعہ، اور عمر رضی اللہ عنہ سے کئی بار سنی؟“ میں نے عرض کیا: ”کیوں نہیں۔“

انہوں نے بیان کیا: ”جو شخص صبح اور شام کے وقت کہے:

[اَللّٰهُمَّ اَنْتَ خَلَقْتَنِيْ، وَاَنْتَ تَهْدِيْنِيْ، وَاَنْتَ تُطْعِمُنِيْ، وَاَنْتَ تَسْقِيْنِيْ، وَاَنْتَ تُمِيتُنِيْ، وَاَنْتَ تُحْيِيْنِيْ.] ۱۹

[پھر] وہ اللہ تعالیٰ سے جو چیز بھی مانگے گا، وہ اس کو عطا فرمائیں گے۔“

انہوں نے بیان کیا: ”میری عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ سے ملاقات ہوئی، تو میں نے ان سے کہا: ”کیا میں آپ کو وہ حدیث نہ بتلاؤں، جو میں نے رسول اللہ ﷺ سے کئی ۱۷ [ترجمہ: اے اللہ! بلاشبہ میں آپ سے سوال کرتا ہوں، کیونکہ یقیناً تمام تعریف آپ ہی کے لیے ہے، کوئی معبود نہیں، مگر آپ بہت عطا فرمانے والے، آسمانوں اور زمین کو بغیر سابقہ نمونہ کے بنانے والے، اے جلال و اکرام والے!“]

۱۸ سنن أبی داود، کتاب الوتر، باب: الدعاء، رقم الحدیث ۱۴۹۲، ۲۵۴/۴، ۲۵۵۔ شیخ البانی نے اس کو صحیح قرار دیا ہے۔ (ملاحظہ ہو: صحیح سنن أبی داود ۲۷۹/۱)۔

۱۹ [ترجمہ: اے اللہ! آپ نے مجھے پیدا فرمایا اور آپ مجھے ہدایت دیتے ہیں۔ اور آپ مجھے کھلاتے ہیں۔ اور آپ مجھے پلاتے ہیں۔ اور آپ مجھے موت دیتے ہیں۔ اور آپ مجھے زندگی عطا فرماتے ہیں۔“]

مرتبہ، ابو بکر رضی اللہ عنہ سے کئی دفعہ، اور عمر رضی اللہ عنہ سے کئی بار سنی؟“

انہوں نے فرمایا: ”کیوں نہیں؟“

تو میں نے ان کے سامنے یہ حدیث بیان کی، تو وہ فرمانے لگے: ”میرے ماں باپ رسول اللہ ﷺ پر قربان ہوں! یہی کلمات اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کو عطا فرمائے تھے، وہ انہیں سات دفعہ پڑھ کر دعا کرتے، تو وہ جو چیز بھی اللہ تعالیٰ سے طلب کرتے، وہ انہیں عطا فرما دیتے۔“ ۱۷

۵: [يَا بَدِيعَ السَّمُوتِ الخ] کے ساتھ دعا:

امام بخاری نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ:
میں نبی کریم ﷺ کے ساتھ تھا، تو ایک شخص نے دعا کرتے ہوئے کہا:
[يَا بَدِيعَ السَّمُوتِ! يَا حَيُّ! يَا قَيُّوْمُ! إِنِّي أَسْأَلُكَ.] ۱۸
تو آپ ﷺ نے فرمایا:

”کیا تمہیں علم ہے کہ اس نے کس [یعنی کن کلمات] کے ساتھ دعا کی ہے؟
اس ذات کی قسم کہ جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! اس نے اللہ تعالیٰ کے
اس نام کے ساتھ ان سے دعا کی ہے، کہ جس کے ساتھ ان سے دعا کی
جائے، تو وہ قبول فرماتے ہیں۔“ ۱۹

۱۷ منقول از: مجمع الزوائد منبع الفوائد، کتاب الأذکار، باب ما يقول إذا أصبح وإذا أمسى ۱۱۸۱/۱۰۰۔ حافظ بیہقی نے اس کے متعلق تحریر کیا ہے: ”اس کو طبرانی نے [المعجم] الاوسط میں روایت کیا ہے۔ اور اس کی اسناد حسن ہے۔“ (المرجع السابق ۱۱۸۱/۱۰)۔

۱۸ [ترجمہ: ”اے آسمانوں کو بغیر سابقہ نمونہ کے بنانے والے! اے ہمیشہ زندہ رہنے والے! اے ساری کائنات کو قائم کرنے رکھنے والے! بلاشبہ میں آپ سے سوال کرتا ہوں۔“]

۱۹ الأدب المفرد، باب الدعاء عند الاستخارة، رفع الحديث ۷۰۶، ص ۲۳۹۔ شیخ البانی نے اس کو صحیح قرار دیا ہے۔ (ملاحظہ ہو: صحيح سنن أبي داود، ص: ۱۹۱)۔

۶: بیداری شب کے وقت مخصوص اذکار کے بعد کی دعائیں:

امام بخاری نے حضرت عبادہ بن الصامت رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی ﷺ سے روایت نقل کی ہے، کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

”جو شخص رات کو بیدار ہو اور کہے:

«لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ، لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ، وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ. الْحَمْدُ لِلَّهِ، وَسُبْحَانَ اللَّهِ، وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَاللَّهُ أَكْبَرُ، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ.»

پھر کہے: ”اے اللہ! مجھے معاف فرما دیجیے۔ یا [کوئی اور] دعا کرے تو اس کی دعا قبول کی جاتی ہے اور اگر وہ وضو کرے، تو اس کی نماز قبول کی جاتی ہے۔“

۷: دس دس مرتبہ تکبیر، تسبیح اور تہمید کے بعد کی دعا:

امام ترمذی نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے، کہ حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا: ”مجھے ایسے کلمات سکھائیے، کہ میں انہیں نماز میں پڑھوں۔“

۱۔ ترجمہ: ”اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ یکتا ہے، ان کا کوئی ساجھی نہیں، ساری بادشاہت ان ہی کی ہے، ساری تعریف ان ہی کے لیے ہے اور وہ ہر چیز پر کمال قدرت رکھتے ہیں۔ سب تعریف اللہ تعالیٰ کے لیے ہے، اور اللہ تعالیٰ ہر عیب سے پاک ہیں، اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی اور معبود نہیں، اللہ تعالیٰ بہت بڑے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کی توفیق کے بغیر نہ کُن نہ چھوڑنے کی طاقت ہے اور نہ نیکی کرنے کی قوت۔“

۲۔ صحیح البخاری، کتاب التہجد، باب فضل من تعارَ من الليل فصلی، رقم الحدیث

”[دس دفعہ] اَللّٰهُ اَكْبَرُ [کہو، دس مرتبہ] سُبْحَانَ اللّٰهِ [کہو، دس بار] اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ [کہو، پھر جو چاہو مانگو، اللہ تعالیٰ جواب میں] فرماتے ہیں:

”ہاں ہاں“ ۛۛ

(ملاحظه ہو: المرجع السابق ۴۸۷/۲؛ وصحیح سنن ترمذی ۱۴۹/۱).

نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”اے بدو! جب تو [سُبْحَانَ اللَّهِ] کہتا ہے، تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ”تو نے سچ کہا۔“

اور جب تو [الْحَمْدُ لِلَّهِ] کہتا ہے، تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ”تو نے سچ کہا۔“

اور جب تو [لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ] کہتا ہے، تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ”تو نے سچ کہا۔“

اور جب تو [اللَّهُ أَكْبَرُ] کہتا ہے، تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ”تو نے سچ کہا۔“

اور جب تو [اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي] کہتا ہے، تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ”میں نے [تجھے معاف] کر دیا۔“

اور جب تو [اللَّهُمَّ ارْحَمْنِي] کہتا ہے، تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ”میں نے کر دیا۔“

اور جب تو [اللَّهُمَّ ارْزُقْنِي] کہتا ہے، تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ”میں نے دیا۔“

انہوں | حضرت انس رضی اللہ عنہ | نے بیان کیا: ”بدو نے اپنے ہاتھ پر سات باتیں لگائیں، اور پھر چلا گئے۔“



۱۔ ترجمہ: ”اے اللہ! مجھے معاف فرما دیجیے۔“ ۲۔ ترجمہ: ”اے اللہ! مجھ پر رحم فرمائیے۔“

۳۔ ترجمہ: ”اے اللہ! مجھے رزق عطا فرمائیے۔“

۴۔ الأحادیث المختارة، مسند انس بن مالک رحمہ اللہ، رقم الحدیث ۱۶۱۳، ۱۱۱۵، ۱۲۔ شیخ

عبد الملک وحیش نے اس کی | اسناد صحیح | قرار دیا ہے۔ (ہامش الأحادیث المختارة ۱۱۱۵)۔ اسی

معنی کی حدیث امام ابن ابی الدنیا، امام بیہقی نے روایت کی ہے۔ (ملاحظہ ہو: الترغیب والترہیب

۴۳۱/۲)۔ شیخ البانی نے امام ابن ابی الدنیا کی حدیث کو | حسن الغیرہ | اور امام بیہقی کی حدیث کی | اسناد کو

صحیح قرار دیا ہے۔ (ملاحظہ ہو: صحیح الترغیب والترہیب ۲۳۸/۲ و ۲۳۹)۔

(۱۳)

متفرق اذکار کے فضائل

۱: سلام کے ساتھ گھر میں داخلے پر اللہ تعالیٰ کا ضامن ہونا:

امام ابو داؤد نے حضرت ابو امامہ باہلی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے رسول اللہ ﷺ سے روایت نقل کی ہے، کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

”تین [اقسام کے لوگ] ان سب کے ضامن اللہ تعالیٰ ہیں..... اسی حدیث میں ہے..... اور گھر میں سلام کہہ کر داخل ہونے والے شخص کے ضامن اللہ عز وجل ہیں۔“^۱

۲: جائے قیام میں ہر چیز کے ضرر سے بچانے والی دعا:

امام مسلم نے حضرت خولہ بنت حکیم سلمیہ رضی اللہ عنہا سے روایت نقل کی ہے، کہ انہوں نے بیان کیا: ”میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ”جو شخص کسی جگہ اترے، پھر [یہ دعا] پڑھے:

[أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللَّهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ].“^۲

تو اس کو اس جگہ سے کوچ کرنے تک کوئی چیز بھی ضرر نہ پہنچائے گی۔“^۳

^۱ سنن ابی داؤد، کتاب الجہاد، باب فضل الغزو فی البحر، جزء من رقم الحدیث ۲۴۹۰.

^۲ ۱۲۳/۷. شیخ البانی نے اس کو صحیح قرار دیا ہے۔ (ملاحظہ ہو صحیح سنن ابی داؤد ۲: ۲۷۳).

^۳ ترجمہ: ”میں اللہ تعالیٰ کے کامل تاثیرات کے ساتھ مخلوق کے شر سے پناہ طلب کرتا ہوں۔“

^۴ صحیح مسلم، کتاب الذکر والدعاء والتوبة والاستعفار، باب فی التعوذ من سوء القضاء ودرک الشقاء وغیرہ، رقم الحدیث ۵۴- (۲۷۰۸)، ۲۰۸۱-۲۰۸۱.

۳: گھر داخل ہونے اور کھانے کے وقت ذکر سے شیطان کا دور ہونا:

امام مسلم نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے روایت نقل کی ہے، کہ بلاشبہ انہوں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا:

”جب آدمی اپنے گھر میں داخل ہو اور اس وقت اللہ تعالیٰ کا ذکر نہ کرے، تو

شیطان کہتا ہے: ”تم نے رات بسر کرنے کی جگہ پالی۔“

اور اگر وہ کھانے کے وقت [بھی] اللہ تعالیٰ کا ذکر نہ کرے، تو وہ کہتا ہے: ”تم نے

رات گزارنے کا ٹھکانا اور رات کا آھانا حاصل کر لیا ہے۔“ ۱

۴: دورانِ کھانا [بسم اللہ.....] پڑھ کر شیطان کو شرکت سے روکنا:

امام ابن حبان نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے، کہ انہوں نے بیان کیا، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

”جو شخص کھانے کے آغاز میں اللہ تعالیٰ کا ذکر بھول جائے، تو یاد آنے پر کہے:

[بِسْمِ اللَّهِ فِي أَوَّلِهِ وَآخِرِهِ] ۲

تو [اس طرح گویا کہ] وہ اپنے کھانے کی طرف از سر نو متوجہ ہو رہا ہے اور اس میں

سے، جو کچھ وہ خبیث لے رہا تھا، وہ اس کو اس سے منع کر دیتا ہے۔“ ۳

۱۔ صحیح مسلم، کتاب الأُشریۃ، باب آداب الطعام والشراب وأحكامهما، رقم الحديث ۱۰۳- (۲۰۱۸)، ۱۵۸۹/۳۔

۲۔ ”[میں شروع کرتا ہوں] اللہ تعالیٰ کے: م کے ساتھ اس کے اوّل اور اس کے آخر میں۔“

۳۔ الإحسان فی تقریب صحیح ابن حبان، کتاب الأُطعمۃ، باب آداب الأکل، ذکر البیان بأن

قول النبی [بِسْمِ اللَّهِ فِي أَوَّلِهِ وَآخِرِهِ] إنما يقول ذلك عند ذكره نسيان التسمية عند

ابتداء الطعام، رقم الحديث ۱۲۰۱۳، ۱۲/۱۲۔ شیخ ابن کثیر نے اس کی [اسناد کو صحیح] قرار دیا ہے۔

(ملاحظہ ہو: هامش الإحسان ۱۲/۱۲)۔ نیز ملاحظہ ہو: کتاب عمل اليوم والليلة للحافظ ابن

السني، باب ما يقول إذا سمي التسمية في أول طعامه، رقم الحديث ۴۵۹، ص ۱۶۳۔

۵: کھانے کے بعد گناہ معاف کروانے والی دعا:

امام ترمذی اور امام ابن ماجہ نے حضرت معاذ بن انس رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے، کہ انہوں نے بیان کیا، کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”جس شخص نے کھانا کھایا اور کہا:

[الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَطْعَمَنِي هَذَا ، وَرَزَقَنِيهِ مِنْ غَيْرِ حَوْلٍ مِنِّي
وَلَا قُوَّةٍ] ۱۷

تو اس کے گزشتہ گناہ معاف کر دیے گئے۔“ ۱۸

۶: کھانے پینے کے بعد حمد پر اللہ تعالیٰ کا راضی ہونا:

امام مسلم نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے، کہ انہوں نے بیان کیا: ”رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

”بلاشبہ اللہ تعالیٰ اس بندے پر خوش ہوتے ہیں، کہ وہ ایک مرتبہ کھانا کھاتا ہے، تو ان کی حمد کرتا ہے، ایک مرتبہ پیتا ہے، تو ان کی حمد کرتا ہے۔“ ۱۹

۱۷ ترجمہ: ”ہر قسم کی تعریف اللہ تعالیٰ کے لیے، جنہوں نے مجھے یہ [کھانا] کھلایا اور مجھے بغیر میری کسی طاقت کے اور بغیر میری کسی قوت کے عطا فرمایا۔“

۱۸ جامع الترمذی، أبواب الدعوات عن رسول الله صلى الله عليه وسلم، باب ما يقول إذا فرغ من الطعام، رقم الحديث ۳۶۸۷، ۲۹۹/۹؛ وسنن ابن ماجه، أبواب الأضمة، باب ما يقال إذا فرغ من الطعام، رقم الحديث ۳۳۲۸، ۲۳۷/۱۲. امام ترمذی اور شیخ البانی نے اس کو احسن [قراریا ہے]۔ (ملاحظہ ہو: جامع الترمذی ۲۹۹/۹؛ وصحیح سنن الترمذی ۱۵۹/۲)۔

۱۹ صحیح مسلم، کتاب الذکر والدعاء والتوبة والاستغفار، باب استحباب حمد الله تعالى بعد الأكل والشرب، رقم الحديث ۸۹- (۲۷۳۴)، ۲۰۹۵/۴۔

نے: فکر و غم کو فارغ البالی میں تبدیل کرنے والے دعا:

امام احمد نے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

”جس کسی کو کوئی فکر یا غم لاحق ہو اور وہ کہے:

[اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ عَبْدُكَ وَابْنُ اَمَّتِكَ، نَاصِیْتِیْ
بِیَدِكَ، مَاضٍ فِیْ حُكْمِكَ، عَدْلٌ فِیْ قَضَاؤِكَ، اَسْأَلُكَ
بِكُلِّ اِسْمٍ هُوَ لَكَ، سَمَّیْتَ بِهِ فِیْ نَفْسِكَ، اَوْ عَلَّمْتَهُ اَحَدًا
مِنْ خَلْقِكَ، اَوْ اَنْزَلْتَهُ فِیْ كِتَابِكَ، اَوْ اِسْتَاثَرْتُ بِهِ فِیْ عِلْمٍ
الْغَیْبِ عِنْدَكَ، اَنْ تَجْعَلَ الْقُرْآنَ رَبِیْعَ قَلْبِیْ، وَنُوْرَ صَدْرِیْ،
وَجَلَاءَ حُزْنِیْ، وَذَهَابَ هَمِّیْ.]^۱

تو اللہ تعالیٰ اس کے فکر اور غم کو دور فرمادیں گے اور ان کی جگہ اس کو فارغ البالی عطا فرمادیں گے۔“^۲

ایک اور روایت میں ہے: ”لوگوں میں سے ایک شخص نے عرض کیا: ”یا رسول اللہ! ان کلمات سے محروم تو یقیناً محروم ہے۔“

^۱ ترجمہ: ”اے اللہ! بلاشبہ میں آپ کا بندہ ہوں اور آپ کے بندے اور آپ کی کنیز کا بیٹا ہوں۔ میری پیشانی آپ کے ہاتھ میں ہے۔ آپ ہی کا حکم میرے بارے میں جاری و ساری ہے، آپ کا فیصلہ میرے بارے میں منیٰ برانصاف ہے، میں آپ کے ہر اُس نام کے ساتھ، آپ سے سوال کرتا ہوں، جو آپ نے خود اپنے لیے رکھا ہے، یا اپنی مخلوق میں سے کسی ایک کو سکھایا ہے، یا اس کو اپنی کتاب میں نازل فرمایا ہے، یا اس کو آپ نے علم غیب میں اپنے پاس رکھا ہے [میری التجا یہ ہے کہ] قرآن کو میرے دل کی بہار، میرے سینے کا نور، میرے دکھوں کا علان اور میرے فکروں کا تریاق بنا دیجیے۔“

^۲ المسند، رقم الحدیث ۲۶۶۱۵-۲۶۶۱۸-۲۶۶۱۹ شیخ احمد شاکر نے اس کی [اسناد کو صحیح] کہا ہے اور شیخ البانی نے اس [حدیث کو صحیح] قرار دیا ہے۔ (ملاحظہ ہو: هامش المسند ۲۶۶/۵؛ وسلسلة الأحادیث الصحيحة، رقم الحدیث ۱۹۸، ۱۷۶/۱-۱۸۱)

^۳ یعنی اس دعا سے۔

آپ ﷺ نے [جواب میں] فرمایا: ”ہاں، انہیں [خود] پڑھو اور [دوسروں کو] سکھلاؤ، کیونکہ جو انہیں اپنے [غم کو] دور کرنے کی غرض سے پڑھتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کے غم کو دور فرما دیتے ہیں اور اس کی خوشی کو طویل فرما دیتے ہیں۔“ ۱۷

۸: درود کو دور کرنے والی دودعا کیں:

۱: امام احمد اور امام نسائی نے ابن الصامت رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے، کہ انہوں نے بیان کیا، کہ میں صبح کے وقت نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ کو ایسا درد تھا، کہ اللہ تعالیٰ [ہی] اس کی شدت کو جانتے ہیں۔ ۱۸

پھر میں پچھلے پہر آپ کی خدمت میں حاضر ہوا، تو آپ ﷺ شفا یاب ہو چکے تھے۔

آپ ﷺ نے فرمایا: ”بلاشبہ جبریل نے مجھے دم کیا اور میں تندرست ہو گیا۔“

اے ابن الصامت! کیا میں تمہیں وہ دم نہ سکھاؤں؟“

میں نے عرض کیا: ”کیوں نہیں۔“

آپ ﷺ نے فرمایا:

﴿بِسْمِ اللَّهِ أَرْقِيكَ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ يُرْذِلُكَ ، مِنْ حَسَدِ كُلِّ حَاسِدٍ وَعَيْنٍ ، بِاسْمِ اللَّهِ ، يَشْفِيكَ .﴾ ۱۹

۱۷ کتاب عمل الیوم واللیلۃ للحافظ ابن السنی، باب ما یقول إذا أصابه هم أو حزن ، جزء من رقم الحدیث ۳۳۹، ص ۱۲۲ شیخ ابو محمد سلطی نے اس کو [صحیح] قرار دیا ہے۔ (ملاحظہ ہو: هامش الكتاب ص ۱۲۲)۔

۱۸ یعنی انتہائی شدید درد۔

۱۹ {ترجمہ: ”میں اللہ تعالیٰ کے نام کے ساتھ آپ کو دم کرتا ہوں ہر موزی چیز، ہر حاسد کے حسد اور ہر مری نظر سے۔ اللہ تعالیٰ کے نام کے ساتھ، وہ آپ کو شفا یاب فرمائیں۔“}

۲۰ المسند ، رقم الحدیث ۲۲۷۵۹، ۳۷/۴۱۹-۴۲۰، والسنن الکبری ، کتاب عمل الیوم واللیلۃ ، ذکر ما کان جبریل یعذبه النبی صلی اللہ علیہ وسلم ، رقم الحدیث ۱۰۷۷۶، ۳۶۹۹، الفاظ حدیث السنن الکبری کے ہیں۔ شیخ شعیب ارناؤوط اور ان کے رفقاء نے اس حدیث کو [صحیح لغیرہ] قرار دیا ہے۔ (هامش المسند ۳۷/۴۲۰)

ب: امام ابن ماجہ نے حضرت عثمان بن ابی العاص ثقفی رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ انہوں نے بیان کیا: ”میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور مجھے مہلک درد تھا۔ لہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”اپنا دایاں ہاتھ اس [یعنی درد والی جگہ] پر رکھو، اور سات دفعہ کہو:

[بِسْمِ اللّٰهِ ، اَعُوْذُ بِعِزَّةِ اللّٰهِ وَقُدْرَتِهِ مِنْ شَرِّ مَا اَجِدُ۔] ۱۷
میں نے ایسے ہی کہا، [تو] اللہ تعالیٰ نے مجھے شفا عطا فرمادی۔“ ۱۸

۹: پھوڑے ختم کرنے والی دعا:

حافظ ابن سنی نے نبی کریم ﷺ کی بعض ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن سے روایت نقل کی ہے، کہ انہوں نے بیان کیا:

”رسول اللہ ﷺ میرے ہاں شریف لائے، تو دریافت فرمایا: ”تمہارے پاس ذریعہ ۱۷ ہے؟“ آپ ﷺ نے اس [ذریعہ] کو اس [پھوڑے] پر رکھا اور فرمایا: ”تم کہو:

۱۷ سنن ابی داؤد میں ہے: ”مجھے ایسا درد تھا، کہ قریب تھا، کہ وہ مجھے ختم [یعنی] کر دے۔“ (سنن ابی داؤد، کتاب الطب، باب کیف الرقی؟ جزء من رقم الحديث ۳۸۸۵، ۱۰، ۲۷۳۱)۔ شیخ البانی نے اس کو [صحیح] کہا ہے۔ (صحیح سنن ابی داؤد ۷۳/۲)۔

۱۸ [ترجمہ: ”اللہ تعالیٰ کے نام کے ساتھ، میں اللہ تعالیٰ کی عزت و قدرت کے ساتھ اس شر سے پناہ طلب کرتا ہوں، جس کو میں محسوس کر رہا ہوں۔“]

۱۹ سنن ابن ماجہ، أبواب الطب، باب ۴۔ عَوِذُہِ النَّبِیِّ ﷺ وَ سَاعُوْذُہِ ، رقم الحديث ۳۵۶۷، ۲۸۱/۲۔ شیخ البانی نے اس کو [صحیح] قرار دیا ہے۔ (ملاحظہ ہو: صحیح سنن ابن ماجہ ۲/۲۶۷)۔

۲۰ (ذریعہ): باجھ۔ (باجھ کے متعلق تفصیل کے لیے ملاحظہ ہو: ”طب نبوی صلی اللہ علیہ وسلم اور جدید سائنس“ ڈاکٹر خالد غزنوی ص ۸۷-۹۱)۔

[اللَّهُمَّ مُصَغِّرَ الْكَبِيرِ وَمُكَبِّرَ الصَّغِيرِ صَغِّرْ مَا بِي.] ۱
تو وہ سمجھ گیا۔“ ۲

۱۰: بیمار کو صحت یاب کروانے والی دعا:

امام ابو داؤد اور امام ترمذی نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نبی کریم ﷺ سے روایت نقل کی ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
”جو شخص کسی ایسے مریض کی عیادت کرے جس کا وقت اجل نہ آچکا ہو اور سات دفعہ کہے:

[أَسْأَلُ اللَّهَ الْعَظِيمَ رَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ أَنْ يَشْفِيكَ.] ۳
تو اللہ تعالیٰ اس مرض سے اس کو عافیت عطا فرمادیتے ہیں۔“ ۴

۱۱: ترجمہ: ”اے اللہ! بڑے کو چھوٹا اور چھوٹے کو بڑا کرنے والے! جو میرے ساتھ [پھوڑا] ہے، اس کو چھوٹا کر دیجیے۔“ [

۲ یعنی ختم ہو گیا۔

۳ کتاب عمل اليوم والليلة، باب ما يعوذ به القوي والبر، رقم الحديث ۶۳۵، ص ۲۲۵. اس کے قریب قریب الفاظ کے ساتھ امام احمد اور امام حاکم نے یہ حدیث روایت کی ہے: (ملاحظہ ہو: المسند، رقم الحديث ۲۳۱۴۱، ۲۳۸، ۲۱۷؛ والمستدرک علی الصحيحین، کتاب الطب، ۲۰۷/۴). امام حاکم نے اس کو [صحیح] قرار دیا ہے اور حافظ ذہبی نے ان سے موافقت کی ہے۔ (ملاحظہ ہو: المرجع السابق ۲۰۷/۴؛ والتلخیص ۲۰۷/۴)؛ حافظ ابن حجر نے بھی اس کو [صحیح] کہا ہے۔ (ملاحظہ ہو: هامش الأذکار للإمام النووي للشيخ عبدالقادر الأرناؤوط ص: ۱۹۶).

۴ [ترجمہ: ”میں عظمت والے اللہ تعالیٰ جو عرش عظیم کے رب ہیں، سے سوال کرتا ہوں، کہ وہ تمہیں شفا عطا فرمادیں۔“]

۵ سنن أبی داؤد، کتاب الحناظر، باب الدعاء للمريض عند العيادة، رقم الحديث ۳۱۰۴، ۲۵۷/۸؛ وجامع الترمذی، أبواب الطب عن رسول الله صلى الله عليه وسلم، باب ما يقول عند عيادة المريض، رقم الحديث ۲۱۶/۶، ۲۱۶۵. امام ترمذی نے اس کو [حسن] اور شیخ البانی نے [صحیح] قرار دیا ہے۔ (ملاحظہ ہو: المرجع السابق ۲۱۶/۶؛ وصحیح سنن أبی داؤد ۶۰۰/۲؛ وصحیح سنن الترمذی ۳۱۰/۲).

۱۱: شیطانی جھاڑ پھونک سے کفایت کرنے والی دعا:

امام ابوداؤد نے حضرت عبداللہ کی بیوی زینب کے حوالے سے عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی ہے، کہ انہوں نے بیان فرمایا: ”میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا:

”جھاڑ پھونک، تعویذات اور جادو شرک ہیں۔“

انہوں [زینب رضی اللہ عنہما] نے بیان کیا: ”میں نے کہا: ”آپ ایسے کیوں کہہ رہے ہیں؟ واللہ! شدتِ درد سے میری آنکھ سے پانی بہا کرتا تھا اور میں ایک یہودی کے پاس جایا کرتی تھی۔ وہ جھاڑ پھونک کرتا، تو مجھے سکون ہو جاتا۔“

عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ”بلاشبہ یہ تو شیطانی عمل ہے۔ وہ اپنے ہاتھ سے مارتا اور جب وہ جھاڑ پھونک کرتا، تو وہ [درد] رک جاتا۔ بلاشبہ تیرے لیے وہ کہنا کافی ہے، جو رسول اللہ ﷺ فرمایا کرتے تھے:

[أَذْهِبِ الْبَأْسَ رَبَّ النَّاسِ! اِشْفِ اَنْتَ الشَّافِي، لَا شِفَاءَ إِلَّا شِفَاؤُكَ شِفَاءً لَا يُغَادِرُ سَقَمًا۔] ۱

۱۔ [ترجمہ: ”اے لوگوں کے رب! تکلیف کو دور فرما دیجیے! شفا عطا فرمائیے! آپ ہی شفا عطا فرمانے والے ہیں، آپ کی شفا کے سوا کوئی شفا نہیں۔ ایسی شفا عطا فرمائیے جو کسی قسم کی بیماری کو نہ چھوڑے۔“] ۱

۲۔ سنن أبی داؤد، کتاب الطب، باب فی تعلیق التمام، رقم الحدیث ۳۸۷۷، ۱۰/۲۶۲۔
۲۶۳۔ شیخ البانی نے اس حدیث کو [صحیح] قرار دیا ہے۔ (ملاحظہ ہو: صحیح سنن أبی داؤد ۷۳۶/۲)۔
سنن ابن ماجہ میں ہے: ”حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ”اگر تم وہ کرو، جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا، تو وہ تمہارے لیے بہتر ہوگا، اور تمہارے شفا یاب ہونے کے زیادہ لائق ہوگا۔ اپنی دونوں آنکھوں میں پانی کے چھینے مارو اور کہو: [أَذْهِبِ الْبَأْسَ..... الحدیث]۔ (ملاحظہ ہو: سنن ابن ماجہ، أبواب الطب، باب تعلیق التمام، جزء من رقم الحدیث ۳۵۷۶، ۲۸۵۱/۲)۔ شیخ البانی نے اس کو [صحیح] قرار دیا ہے۔ (ملاحظہ ہو: صحیح سنن ابن ماجہ ۲۶۹/۲)۔

۱۲: بیماری پر اللہ تعالیٰ کی حمد کرنے کا ثواب:

امام احمد نے حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے، کہ انہوں نے بیان کیا: ”یقیناً میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ”یقیناً اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

”بلاشبہ جب میں اپنے بندوں میں سے کسی مومن بندے کو ابتلا میں ڈالتا ہوں اور وہ اس ابتلا پر میری حمد کرتا ہے، تو وہ [اپنی بیماری کے] اس بستر سے گناہوں سے اس طرح [پاک ہو کر] اٹھتا ہے، جس طرح کہ وہ اپنی ماں کے ہاں پیدا ہونے کے دن تھا۔“

اور رب عزوجل فرماتے ہیں: ”میں نے اپنے بندے کو جکڑ رکھا ہے اور میں نے اس کو ابتلا میں ڈالا ہے، تم اس کے لیے اسی طرح [نیکوں کا تحریر کرنا] جاری رکھو، جیسا کہ اس کی تندرستی کے زمانے میں تھا۔“

۱۳: بینائی کی محرومی پر حمد کرنے کا ثواب:

امام ابن حبان نے حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی کریم ﷺ سے روایت نقل کی ہے، کہ آپ ﷺ نے اپنے رب تعالیٰ سے نقل فرمایا، کہ انہوں نے ارشاد فرمایا:

”جب میں اپنے بندے کی دونوں آنکھوں کو چھین لوں اور وہ شدت سے ان کو چاہنے والا ہو، تو میں اس کے لیے جنت سے کم ثواب پر راضی نہیں

لے ابتلا سے یہاں مراد بیماری ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

لے یہاں نیکیاں تحریر کرنے والے فرشتوں سے خطاب ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

لے انظر: المسند، رقم الحدیث ۱۷۱۸، ۲۸، ۳۴: شیخ ارتاؤط اور ان کے رفقاء نے اس کو صحیح

لغیرہ قرار دیا ہے۔ (ملاحظہ ہو: هامش المسند ۸/۳۴۴)۔

ہوتا، جب کہ وہ ان دونوں کے چھن جانے پر میری حمد کرے۔“ ۱۴

۱۴: قرض کی ادائیگی کروانے والی تین دعائیں:

۱: امام ترمذی نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے، کہ ایک مکاتب ۱۵ ان کے پاس آیا اور عرض کیا: ”میں حصول آزادی کے لیے طے شدہ رقم ادا کرنے سے عاجز آ گیا ہوں، اس لیے آپ میرے ساتھ تعاون کیجیے۔“

انہوں نے فرمایا: ”کیا میں تمہیں وہ کلمات نہ سکھا دوں، جو مجھے رسول اللہ ﷺ نے سکھلائے تھے؟ اگر تمہارے ذمہ جبل صیر ۱۶ کے برابر بھی قرض ہو، تو اللہ تعالیٰ [ان کلمات کی وجہ سے] تمہاری طرف سے ادا کر دے گا۔“

(پھر) فرمایا: ”تم کہو:

[اللَّهُمَّ اكْفِنِي بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ ، وَأَغْنِنِي بِفَضْلِكَ
عَمَّنْ سِوَاكَ . ۱۷]

۱۵ الإحسان فی تقریب صحیح ابن حبان، کتاب الجنائز، باب ما جاء فی الصبر و ثواب الأمراض ، ذکر رجاء دخول الجنة لمن حمد الله تعالى علی سبب کربتیہ إذا کان بها ضنیئاً، رقم الحدیث ۱۹۴۷، ۲۹۳۹۔ شیخ ابن اذووط نے اس کی [استاد کو حسن] قرار دیا ہے۔ (ملاحظہ ہو: هامش الإحسان ۱۹۴/۷)۔ نیز ملاحظہ ہو کتاب عمل الیوم واللیلۃ لابن السنی، ثواب من حمد الله تعالى علی ذهاب بصره، رقم الحدیث ۶۲۹، ص ۲۲۲، ۲۲۳۔

۱۶ (مکاتب): کچھ مال یا خدمت کے بدلے میں اپنے مالک سے آزادی حاصل کرنے کا معاہدہ کرنے والا غلام۔

۱۷ (جبل صیر): ایک پہاڑ کا نام۔ (ملاحظہ ہو: النبیۃ فی غریب الحدیث والأثر، مادة ”صیر“، ۶۶/۳)۔

۱۸ ترجمہ: ”اے اللہ! اپنے حلال کے ساتھ اپنی حرام کردہ چیزوں سے میری کفایت فرما دیجئے اور اپنے سوا مجھے ہر شخص سے بے نیاز فرما دیجیے۔“

۱۹ جامع الترمذی، أحادیث شتی من أبواب الدعوات، باب، رقم الحدیث ۳۷۹۸، ۶۱۰-۷۔ شیخ البانی نے اس کو حسن قرار دیا ہے۔ (ملاحظہ ہو: صحیح سنن الترمذی ۱۸۰/۳)۔

ب: امام طبرانی نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے، کہ انہوں نے

بیان کیا، کہ رسول اللہ ﷺ نے معاذ رضی اللہ عنہ سے فرمایا:

”کیا میں تمہیں ایک ایسی دعا نہ سکھاؤں، کہ اگر تم پر اُحد پہاڑ کے برابر بھی قرض ہو اور تم اس دعا کے ساتھ فریاد کرو، تو اللہ تعالیٰ اس کی تم سے ادائیگی فرمادیں۔

اے معاذ! تم کہو:

[اَللّٰهُمَّ مَا لَكَ الْمُلْكُ! تُؤْتِي الْمُلْكَ مَنْ تَشَاءُ ، وَتَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَاءُ ، وَتُعْزِزُ مَنْ تَشَاءُ ، وَتُذِلُّ مَنْ تَشَاءُ ، بِيَدِكَ الْخَيْرُ ، اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ، رَحْمَنُ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ ، وَرَحِيْمُهُمَا ، تُعْطِيْهِمَا مَنْ تَشَاءُ ، وَتَمْنَعُ مِنْهُمَا مَنْ تَشَاءُ ، اِرْحَمْنِيْ رَحْمَةً تُغْنِيْنِيْ بِهَا عَنْ رَحْمَةِ مَنْ سِوَاكَ] ۱۷

۱۷ ترجمہ: ”اے اللہ! بادشاہی کے مالک، آپ جس کو چاہیں بادشاہت عطا فرماتے ہیں اور جس سے چاہیں جھین لیتے ہیں، آپ جس کو چاہیں عزت سے نوازتے ہیں اور جس کو چاہیں ذلیل کرتے ہیں۔ تمام خیر آپ ہی کے ہاتھ میں ہے۔ بلاشبہ آپ ہر چیز پر قدرت رکھتے ہیں۔ اے [دنیا و آخرت کے نہایت مہربان، انتہائی رحم فرمانے والے! آپ جس کو چاہیں وہ دونوں عطا فرماتے ہیں، اور جس سے چاہیں ان دونوں میں سے روک لیتے ہیں۔ مجھ پر ایسی رحمت فرمائیے، کہ اس کے ساتھ آپ مجھے اپنے سوا ہر کسی کی رحمت سے بے نیاز فرمادیں۔“

۱۸ منقول از: الترغیب والترہیب، کتاب البیاع وغیرہا، الترغیب فی کلمات یقولنہن المدیون والمکروب والناسور، رقم الحدیث ۶۱۴/۲۰۳۔ حافظ منذری نے اس کے متعلق تحریر کیا ہے: ”اس کو طبرانی نے [العجم] الصغیر میں [عمدہ اسناد] کے ساتھ روایت کیا ہے۔“ (المرجع السابق ۶۱۴/۲)۔ حافظ ڈبشی نے اس کے متعلق لکھا ہے: ”اس کو طبرانی نے [العجم] الصغیر میں روایت کیا ہے اور اس کے روایت کرنے والے ثقہ ہیں۔“ (مجمع الزوائد ۱۸۹/۱۰)۔ شیخ البانی نے اس کو [حسن] قرار دیا ہے۔ (صحیح الترغیب والترہیب ۳۶۰/۲)۔

ج: امام ترمذی اور امام حاکم نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے، کہ انہوں نے بیان کیا: ”فاطمہ بنتیؓ خادم طلب کرنے کی خاطر رسول اللہ ﷺ کے پاس آئیں، تو آپ ﷺ نے ان سے دریافت فرمایا: ”جو چیز تم مانگنے آئی ہو، وہ تمہیں زیادہ پسند ہے یا اس سے بہتر چیز؟“

انہوں [حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ] نے بیان کیا: ”میرا گمان ہے کہ انہوں نے [یعنی حضرت فاطمہ بنتیؓ] نے حضرت [علی رضی اللہ عنہ] سے پوچھا۔“^۱ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”تم کہو:

[اَللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمَاوَاتِ ! وَرَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ ! وَرَبَّ كُلِّ شَيْءٍ ! مُنْزِلَ التَّوْرَةِ وَالْبَنْجِيلِ وَالْقُرْآنِ ! فَالِقَ الْحَبِّ وَالنَّوَى ! اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ كُلِّ شَيْءٍ اَنْتَ آخِذٌ بِنَاصِيَتِهِ ، اَنْتَ الْاَوَّلُ فَلَيْسَ قَبْلَكَ شَيْءٌ ، وَاَنْتَ الْاٰخِرُ فَلَيْسَ بَعْدَكَ شَيْءٌ ، وَاَنْتَ الظَّاهِرُ فَلَيْسَ فَوْقَكَ شَيْءٌ ، وَاَنْتَ الْبَاطِنُ فَلَيْسَ دُوْنَكَ شَيْءٌ ، اِقْضِ عَنَّا الدَّيْنَ ، وَاغْنِنَا عَنِ الْفَقْرِ .]^۲

۱۔ سنن ابن ماجہ میں ہے: ”حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا: ”آپ کیسے؟“ نہیں، بلکہ وہ [زیادہ پسند ہے] جو اس سے بہتر ہے۔“ (سنن ابن ماجہ، باب الدعاء، باب دعاء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، جزء من رقم الحدیث ۳۸۷۱، ۲۰۳۴۲/۳)۔

۲۔ [ترجمہ: ”اے اللہ! آسمانوں کے رب! اور عرشِ عظیم کے رب! اے ہمارے رب اور ہر چیز کے رب! [اے] تورات، انجیل اور قرآن کے نازل فرمانے والے! اے [اے] اور گھٹلی کو پھاڑنے والے! میں آپ کی پناہ طلب کرتا ہوں ہر چیز کے شر سے، کہ آپ اس کی پیشانی کو پکڑنے والے ہیں۔ آپ اوّل ہیں، کہ آپ سے پہلے کوئی چیز نہیں، آپ آخر ہیں، کہ آپ کے بعد کوئی چیز نہیں، آپ ظاہر ہیں، کہ کوئی چیز آپ سے اوپر نہیں، اور آپ باطن ہیں، کوئی چیز آپ سے زیادہ پوشیدہ نہیں۔ ہماری طرف سے قرض ادا فرمادیجیے اور ہمیں فقر سے غنی فرمادیجیے۔“]

۳۔ جامع الترمذی، أبواب الدعوات من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، باب، رقم الحدیث ۳۱۸/۹۰۳۷۱۲، والمسند رک علی الصحیحین، کتاب معرفة

۱۵: شیطانوں کی آگ بجھانے اور انہیں شکست دینے والی دعا:

امام احمد اور امام ابو یعلیٰ نے ابوالتیاح سے روایت نقل کی ہے، کہ انہوں نے بیان کیا: ”میں نے عبدالرحمن بن حبش تمیمی رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا، اور وہ سن رسیدہ تھے: ”کیا آپ نے رسول اللہ ﷺ کو پایا؟“

انہوں نے فرمایا: ”ہاں۔“

انہوں نے بیان کیا: ”میں نے پوچھا: ”رسول اللہ ﷺ نے اس رات کو کیا کیا، جب شیطانوں نے آپ ﷺ کو اذیت پہنچانے کی کوشش کی؟“

انہوں [عبدالرحمن رضی اللہ عنہ] نے جواب دیا: ”بلاشبہ شیطان وادیوں اور گھاٹیوں سے اتر کر رسول اللہ ﷺ کے گرد اکٹھے ہو گئے اور ان میں سے ایک شیطان کے ہاتھ میں آگ کا شعلہ تھا، جس کے ساتھ وہ رسول اللہ ﷺ کے چہرے کو جلا دینے کا ارادہ رکھتا تھا۔ آنحضرت ﷺ کے پاس جبریل علیہ السلام نازل ہوئے اور کہا: ”اے محمد! (ﷺ)“ آپ کہیے۔“

آپ ملٹے تھوڑے نے دریافت فرمایا: ”میں کیا ہوں؟“

انہوں نے کہا: ”آپ کیسے:

[أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللَّهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ، وَذَرَأًا وَبَرًّا،
وَمِنْ شَرِّ مَا يَنْزِلُ مِنَ السَّمَاءِ، وَمِنْ شَرِّ مَا يُعْرَجُ فِيهَا، وَمِنْ
شَرِّ فِتَنِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ، وَمِنْ شَرِّ كُلِّ طَارِقٍ إِلَّا طَارِقًا، يَطْرُقُ

صحیح اقرار دیا ہے۔ اور حافظ ذہبی نے ان سے موافقت کی ہے۔ (ملاحظہ ہو: المرجع السنی ۱۵۷۳: ۱۵۷۱)۔ شیخ البانی نے اس کو صحیح اقرار دیا ہے۔ (ملاحظہ ہو: صحیح مسنن الترمذی ۱۶۴۳)۔

بَخِيرْ يَا رَحْمَانُ! ۱۷

انہوں نے بیان کیا: ”ان کی آگ بجھ گئی اور اللہ تبارک و تعالیٰ نے انہیں شکست

دے دی۔“ ۱۷

۱۶: عظیم ثمرات والی سونے کے وقت کی دعا:

امام بخاری نے حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے، کہ انہوں نے بیان کیا، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اے فلاں! جب تم اپنے بستر پر جاؤ، تو [یہ دعا] کہو:

اَللّٰهُمَّ اَسْلَمْتُ نَفْسِيْ اِلَيْكَ ، وَوَجَّهْتُ وَجْهِيْ اِلَيْكَ ،
وَفَوَّضْتُ اَمْرِيْ اِلَيْكَ ، وَالْجَانُ ظَهَرِيْ اِلَيْكَ ، رَغْبَةً وَرَهْبَةً اِلَيْكَ ، لَا مَلْجَا وَلَا مُنْجَا مِنْكَ اِلَّا اِلَيْكَ . اَمَنْتُ
بِكِتَابِكَ الَّذِيْ اَنْزَلْتَ ، وَبِنَبِيِّكَ الَّذِيْ اَرْسَلْتَ . ۱۸

۱۷ [ترجمہ: ”میں اللہ تعالیٰ کے کامل [التاثير] کلمات کے ساتھ پناہ طلب کرتا ہوں، ان کی پیدا کردہ ذی روح اور غیر ذی روح [یعنی ہر چیز] کی شر سے، اور آسمان سے جو نازل ہوتا ہے اس کے شر سے، اور اس میں جو چڑھتا ہے اس کے شر سے، اور رات اور دن کے فتنوں کے شر سے، اور ہر رات کو آنے والے کے شر سے، سوائے اس رات کو آنے والے کے، جو نیر کے ساتھ آتا ہے اے رحمان!“]

۱۸ [المسند، رقم الحديث ۲۰۰۱۲۴۰۱۵۶۶۰؛ ومسند أبي يعلى، رقم الحديث ۶۸۴۴، ۲۳۷/۱۲-۲۳۸. الفاظ حدیث المسند کے ہیں۔ حافظ منذری نے اس کے متعلق تحریر کیا ہے: ”اس کو احمد اور ابویعلیٰ نے روایت کیا ہے اور دونوں میں سے ہر ایک کی [اسناد عمدہ اور قابل احتجاج] ہے۔“ (الترغیب والترہیب ۴۵۷/۲)؛ شیخ البانی نے اس کو [حسن] قرار دیا ہے۔ (ملاحظہ ہو: صحیح الترغیب والترہیب ۲۶۳/۲)۔

۱۹ [ترجمہ: ”اے اللہ! میں اپنی جان آپ کے سپرد کر دی اور اپنا چہرہ آپ کی جانب موڑ دیا اور اپنا معاملہ آپ کو سونپ دیا۔ آپ کی طرف رغبت کرتے ہوئے اور آپ سے ڈرتے ہوئے میں نے آپ کی پناہ لی۔ آپ کے سوانہ تو کوئی جائے پناہ ہے اور نہ ہی آپ سے کوئی نجات کا ٹھکانا ہے۔ میں آپ کی نازل کردہ کتاب اور آپ کے مبعوث کردہ رسول پر ایمان لایا ہوں۔“]

پس اگر تم اپنی اسی رات میں فوت ہو گئے، تو فطرت پر مرو گے، اور اگر صبح کو زندہ اُٹھے، تو اجر پاؤ گے۔“ ۱

امام احمد کی روایت میں ہے: ”اس کے لیے جنت میں گھر بنایا گیا۔“ ۲
فطرت پر فوت ہونے سے مراد یہ ہے، کہ وہ دین حق ملت ابراہیم علیہ السلام پر فوت ہوا، یا اس سے مراد یہ ہے، کہ وہ دین اسلام پر فوت ہوا۔ ۳
اور صبح کو خیر پانے سے مراد مال میں خیر اور نیک اعمال میں اضافہ ہے۔ ۴

۱: تمام گناہ معاف کروانے والی سونے کے وقت کی دعا:

امام ابن حبان اور امام ابن سنی نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی کریم ﷺ سے روایت نقل کی ہے، کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
”جو شخص بستر پر آنے کے وقت کہے:

[لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ ، لَا شَرِيكَ لَهُ ، لَهُ الْمُلْكُ ، وَلَهُ
الْحَمْدُ ، وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ، لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ ،
سُبْحَانَ اللَّهِ ، وَالْحَمْدُ لِلَّهِ ، وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ ، وَاللَّهُ أَكْبَرُ .] ۵

۱ صحیح البخاری، کتاب التوحید، باب قول الله تعالى: (أَنزَلَهُ بِعِلْمِهِ وَالْمَلَائِكَةِ بِشَاهِدُونَ)،
رقم الحديث ۴۶۲/۱۳۰۷۴۸۸ .

۲ منقول از: فتح الباری ۱۱/۱۱۲ .

۳ ملاحظہ ہو: المرجع السابق ۱۱/۱۱۲ .

۴ ملاحظہ ہو: المرجع السابق ۱۱/۱۱۲ .

۵ [ترجمہ: ”اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ یکتا ہے، ان کا کوئی شریک نہیں، ان ہی کے لیے بادشاہت ہے اور ان ہی کے لیے تمام تعریف ہے اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھنے والے ہیں۔ گناہ سے بچنے کی طاقت ہے اور نہ نیکی کرنے کی استطاعت، مگر اللہ تعالیٰ کی توفیق کے ساتھ۔] ہر عیب سے پاک ہیں اللہ تعالیٰ، تمام تعریف ان کے لیے ہے، اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں، اور اللہ تعالیٰ بہت بڑے ہیں۔“ ۱

”اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں کو یا خطاؤں [مسرے کو شک ہوا، کہ دونوں میں سے کون سا لفظ تھا] کو معاف فرمادیتے ہیں، اگرچہ وہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں۔“ ۵

۱۸: دورانِ نیند خوف کو دور کرنے والی دعا:

امام ترمذی نے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی ہے، کہ بلاشبہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”جب تم میں سے کوئی ایک نیند میں خوف زدہ ہو، تو اس کو چاہیے، کہ وہ کہے:

[أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللَّهِ التَّامَّةِ مِنْ غَضَبِهِ وَعِقَابِهِ وَشَرِّ عِبَادِهِ ،

وَمِنْ هَمَزَاتِ الشَّيَاطِينِ ، وَأَنْ يَحْضُرُونَ]۔ ۵

تو پھر وہ [یعنی شیطانوں کے وسوسے اور شرارتیں] اس کو ضرر نہ پہنچا سکیں

گے۔“ ۵

۱۔ حدیث شریف کا ایک راوی۔

۲۔ الإحسان فی تقریب صحیح ابن حبان، کتاب الزینة والتطیب ، باب آداب النوم، ذکر

الشیء الذي يغفر الله ذنوب قائله إذا أوى إلى فراشه، رقم الحديث ۵۵۲۸، ۳۸/۱۲؛

وكتاب عمل اليوم والليلة، باب ما يقول إذا أخذ مضجعه، رقم الحديث ۷۲۲، ص ۲۵۲.

حافظ ابن حجر نے اس کو [حسن] قرار دیا ہے۔ (ملاحظہ ہو: نتائج الافکار ۱/۹۶)۔

۳۔ [ترجمہ: ”میں اللہ تعالیٰ کے کامل [التامہ] کلمات کے ساتھ پناہ طلب کرتا ہوں ان کے غضب، ان کی سزا،

ان کے بندوں کے شر، شیطانوں کے وسوسے ڈالنے، اور اس بات سے، کہ وہ میرے پاس آئیں (مجھے

بہکانے کے لیے۔“ ۱]

۴۔ جامع الترمذی، أبواب الدعوات عن رسول الله صلى الله عليه وسلم ، باب، جزء من رقم

الحديث ۳۷۵۴، ۳۵۵/۹، ۳۵۶۔ امام ترمذی اور شیخ البانی نے اس کو [حسن] قرار دیا ہے۔ (ملاحظہ

ہو: المرجع السابق ۳۵۶/۹ وصحیح سنن الترمذی ۱/۱۷۱)۔

۱۹: بُرے خواب کے شر سے بچاؤ کے لیے ذکر اور دیگر تدبیریں:

امام مسلم نے ابو سلمہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے، کہ انہوں نے بیان کیا: ”میں ایسے خواب دیکھا کرتا تھا، جو مجھے بیمار کر دیتے۔“

انہوں نے بیان کیا: ”میں نے ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے ملاقات کی [اور اپنا ماجرا انہیں سنایا]، تو وہ فرمانے لگے: ”میں [بھی] ایسے خواب دیکھا کرتا تھا، جو مجھے بیمار کر دیتے، یہاں تک میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا:

”اچھا خواب اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے، پس جب تم میں سے کوئی پسندیدہ

خواب دیکھے، تو وہ صرف اپنے کسی پسندیدہ شخص ہی سے بیان کرے۔

اگر تم میں سے کوئی ناپسندیدہ خواب دیکھے، تو:

❁ تین دفعہ اپنی بائیں طرف تھوکے،

❁ تین مرتبہ شیطان اور اس خواب کے شر سے اللہ تعالیٰ کی پناہ طلب کرے،

❁ اور اس خواب کا کسی سے بھی ذکر نہ کرے،

تو یقیناً وہ خواب اس کو نقصان نہ پہنچائے گا۔“ ۱۷

۲۰: با وضو ذکر کرتے ہوئے سونے پر بوقت بیداری ہر دعا قبول:

حضرات ائمہ احمد، ابو داؤد اور نسائی نے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کے حوالے سے

نبی کریم ﷺ سے روایت نقل کی ہے، کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

”ذکر کرتے ہوئے حالت طہارت میں سونے والا مسلمان رات کو بیدار ہونے پر دنیا

۱۷ صحیح مسلم، کتاب الرؤیا، باب فی کون الرؤیا من اللہ، وأنها جزء من النبوة، رقم الحديث

و آخرت کی جو بھلائی بھی اللہ تعالیٰ سے طلب کرتا ہے، وہ اس کو عطا فرمادیتے ہیں۔“ ۱۷

۲۱: نو مولود کو ضررِ شیطان سے بچانے والی دعا:

امام بخاری نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

”بلا شبہ اگر تم میں سے کوئی اپنی اہلیہ کے پاس آتے وقت کہے:

[بِسْمِ اللّٰهِ، اللّٰهُمَّ جَنِّبْنَا الشَّيْطَانَ، وَجَنِّبِ الشَّيْطَانَ مَا رَزَقْتَنَا.] ۱۸

اور انہیں بچہ دیے جانے کا فیصلہ [ربانی] کیا گیا ہو، تو وہ [شیطان] اس کو ضرر نہ

پہنچا سکے گا۔“ ۱۹

۲۲: بیت الخلاء میں جنوں سے حجاب کے لیے ذکر:

امام ترمذی اور امام ابن ماجہ نے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے، کہ بلا شبہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

۱۷ المسند، رقم الحديث ۳۶، ۲۲۰، ۳۷۳؛ وسنن أبي داود، كتاب الأدب، باب في النوم على طهارة، رقم الحديث ۵۰۳۲، ۱۳، ۲۶۲، ۲۶۳؛ والسنن الكبرى، كتاب عمل اليوم والليلة، ثواب من أوى طاهراً إلى فراشه يذكر الله تعالى حتى تغلبه عيناه، رقم الحديث ۵۷۴، ۱۰، ۹، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳، ۱۴۳۴، ۱۴۳۵، ۱۴۳۶، ۱۴۳۷، ۱۴۳۸، ۱۴۳۹، ۱۴۴۰، ۱۴۴۱، ۱۴۴۲، ۱۴۴۳، ۱۴۴۴، ۱۴۴۵، ۱۴۴۶، ۱۴۴۷، ۱۴۴۸، ۱۴۴۹، ۱۴۵۰، ۱۴۵۱، ۱۴۵۲، ۱۴۵۳، ۱۴۵۴، ۱۴۵۵، ۱۴۵۶، ۱۴۵۷، ۱۴۵۸، ۱۴۵۹، ۱۴۶۰، ۱۴۶۱، ۱۴۶۲، ۱۴۶۳، ۱۴۶۴، ۱۴۶۵، ۱۴۶۶، ۱۴۶۷، ۱۴۶۸، ۱۴۶۹، ۱۴۷۰، ۱۴۷۱، ۱۴۷۲، ۱۴۷۳، ۱۴۷۴، ۱۴۷۵، ۱۴۷۶، ۱۴۷۷، ۱۴۷۸، ۱۴۷۹، ۱۴۸۰، ۱۴۸۱، ۱۴۸۲، ۱۴۸۳، ۱۴۸۴، ۱۴۸۵، ۱۴۸۶، ۱۴۸۷، ۱۴۸۸، ۱۴۸۹، ۱۴۹۰، ۱۴۹۱، ۱۴۹۲، ۱۴۹۳، ۱۴۹۴، ۱۴۹۵، ۱۴۹۶، ۱۴۹۷، ۱۴۹۸، ۱۴۹۹، ۱۵۰۰، ۱۵۰۱، ۱۵۰۲، ۱۵۰۳، ۱۵۰۴، ۱۵۰۵، ۱۵۰۶، ۱۵۰۷، ۱۵۰۸، ۱۵۰۹، ۱۵۱۰، ۱۵۱۱، ۱۵۱۲، ۱۵۱۳، ۱۵۱۴، ۱۵۱۵، ۱۵۱۶، ۱۵۱۷، ۱۵۱۸، ۱۵۱۹، ۱۵۲۰، ۱۵۲۱، ۱۵۲۲، ۱۵۲۳، ۱۵۲۴، ۱۵۲۵، ۱۵۲۶، ۱۵۲۷، ۱۵۲۸، ۱۵۲۹، ۱۵۳۰، ۱۵۳۱، ۱۵۳۲، ۱۵۳۳، ۱۵۳۴، ۱۵۳۵، ۱۵۳۶، ۱۵۳۷، ۱۵۳۸، ۱۵۳۹، ۱۵۴۰، ۱۵۴۱، ۱۵۴۲، ۱۵۴۳، ۱۵۴۴، ۱۵۴۵، ۱۵۴۶، ۱۵۴۷، ۱۵۴۸، ۱۵۴۹، ۱۵۵۰، ۱۵۵۱، ۱۵۵۲، ۱۵۵۳، ۱۵۵۴، ۱۵۵۵، ۱۵۵۶، ۱۵۵۷، ۱۵۵۸، ۱۵۵۹، ۱۵۶۰، ۱۵۶۱، ۱۵۶۲، ۱۵۶۳، ۱۵۶۴، ۱۵۶۵، ۱۵۶۶، ۱۵۶۷، ۱۵۶۸، ۱۵۶۹، ۱۵۷۰، ۱۵۷۱، ۱۵۷۲، ۱۵۷۳، ۱۵۷۴، ۱۵۷۵، ۱۵۷۶، ۱۵۷۷، ۱۵۷۸، ۱۵۷۹، ۱۵۸۰، ۱۵۸۱، ۱۵۸۲، ۱۵۸۳، ۱۵۸۴، ۱۵۸۵، ۱۵۸۶، ۱۵۸۷، ۱۵۸۸، ۱۵۸۹، ۱۵۹۰، ۱۵

”جنوں کی آنکھوں اور انسانوں کی شرم گاہوں کے درمیان ستر ملے یہ ہے،

کہ جب تم میں سے کوئی ایک بیت الخلاء میں داخل ہو، تو:

[بِسْمِ اللّٰهِ]

کہے۔ ۵

۲۳: لباس پہنتے وقت گناہ معاف کروانے والی دعا:

امام ابو داؤد اور امام حاکم نے حضرت معاذ بن انس رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی

ہے، کہ انہوں نے بیان کیا، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

”جو شخص لباس پہنے اور کہے:

[الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي كَسَانِي هَذَا، وَرَزَقْنِيهِ مِنْ غَيْرِ حَوْلٍ مِنِّي

وَلَا قُوَّةَ]

تو اس کے گزشتہ گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں۔“ ۶

۱ یعنی رکاوٹ یہ ہے۔

۲ [ترجمہ: ”اللہ تعالیٰ کے نام کے ساتھ۔“]

۳ صحیح سنن الترمذی، باب ما ذُکِرَ مِنَ التَّسْمِيَةِ فِي دُخُولِ الْخَلَاءِ، رقم الحديث

۴۹۶-۶۱۱، ۱۸۸/۱؛ وسنن ابن ماجه، أبواب الطهارة و سننها، باب ما يقول إذا دخل

الخلاء، رقم الحديث ۵۹۶/۱، ۶۰۔ شیخ البانی نے اس حدیث کو [صحیح] قرار دیا ہے۔

(ملاحظہ ہو: صحیح سنن الترمذی ۱۸۸/۱؛ و صحیح سنن ابن ماجه ۵۴۱/۱)۔

۴ [ترجمہ: ”تمام تعریف اللہ تعالیٰ کے لیے ہے، جنہوں نے مجھے یہ پہنایا اور مجھے یہ میری ہمت اور طاقت کے

بغیر عطا فرمایا۔“]

۵ سنن أبی داؤد، کتاب اللباس، جزء من رقم الحديث ۴۰۱۶، ۵۵/۱۱؛ والمستدرک علی

الصحيحين، کتاب اللباس ۱۹۲/۴-۱۹۳۔ امام حاکم نے اس کی [اسناد کو صحیح] قرار دیا اور شیخ البانی

نے اس کو [حسن] کہا ہے۔ (ملاحظہ ہو: المرجع السابق ۱۹۳/۴؛ و صحیح سنن أبی داؤد ۷۶۰/۲)۔

۲۴: گھر سے نکلنے کی عظیم برکات والی دعا:

امام ابو داؤد نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے، کہ بلاشبہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

”جب آدمی اپنے گھر سے نکلے اور کہے:

[بِسْمِ اللّٰهِ ، تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ ، لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ]۔

آپ ﷺ نے فرمایا:

”[تو] اس وقت کہا جاتا ہے: ”تجھے ہدایت دی گئی ہے، تو کفایت کیا گیا،“

اور تو بچایا گیا۔“

شیطان اس سے دور ہو جاتے ہیں اور ایک دوسرا شیطان کہتا ہے: ”تو ایسے

شخص کو کیسے گمراہ کر سکتا ہے، جو بلاشبہ ہدایت دیا گیا، کفایت کیا گیا اور بچایا

گیا؟“۔

۲۵: جانے والے کو اللہ تعالیٰ کی سپرداری میں دینے والی دعا:

امام احمد نے سالم بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے، کہ انہوں نے بیان کیا: ”جب کوئی سفر کا ارادہ کرنے والا شخص میرے والد عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس آتا، تو وہ اس کو فرماتے:

”اللہ تعالیٰ کے نام کے ساتھ، میں نے اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کیا۔ نہ گناہ سے بچنے کی ہمت ہے اور نہ نیکی کرنے کی طاقت، مگر اللہ تعالیٰ [کی توفیق] کے ساتھ۔“

۱۔ راوی حق کی طرف۔ ۲۔ اپنے غموں سے۔

۳۔ سنن أبی داؤد، کتاب الأدب، باب ما یقول إذا خرج من بیتہ، رقم الحدیث ۵۰۸۴، ۱۳، ۲۹۷۔ شیخ البانی نے اس کو [صحیح] قرار دیا ہے۔ (ملاحظہ ہو: صحیح سنن أبی داؤد ۹۵۹/۳)۔

”قرب ہو جاؤ، تاکہ میں بھی تمہیں اسی طرح الوداع کروں، جس طرح

رسول اللہ ﷺ ہمیں الوداع فرمایا کرتے تھے، پھر وہ فرماتے:

[أَسْتَوْدِعُ اللَّهَ دِينَكَ، وَأَمَانَتَكَ، وَخَوَاتِيمَ أَعْمَالِكَ. ۱۷]

امام احمد نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے روایت نقل کی ہے، کہ

نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

”بلاشبہ لقمان حکیم کہا کرتے تھے: ”یقیناً جب کوئی چیز اللہ تعالیٰ کی سپرداری

میں دی جاتی ہے، تو وہ اس کی حفاظت فرماتے ہیں۔“ ۱۸

۲۶: توجہ سے ذکر الہی میں مشغول سوار کے ساتھ فرشتہ کی رفاقت:

امام طبرانی نے حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے، کہ انہوں نے

بیان کیا، کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”کوئی سوار اپنے سفر میں یک سوئی سے ذکر الہی میں مشغول نہیں ہوتا، مگر

اس کے پیچھے فرشتہ ہوتا ہے، اور کوئی شخص شعر وغیرہ میں مجنون نہیں ہوتا، مگر اس

کے پیچھے شیطان ہوتا ہے۔“ ۱۹

۱۷ ترجمہ: ”میں تمہارے دین، تمہاری امانت اور تمہارے آخری اعمال کو اللہ تعالیٰ کے سپرد کرتا ہوں۔“

۱۸ المسند، رقم الحدیث ۱۱۹۱۸۰۴۵۲۴۔ شیخ ارناؤوط اور ان کے رفقاء نے اس کو [صحیح] قرار دیا

ہے۔ (ملاحظہ ہو: هامش المسند ۱۱۹۱۸)۔

۱۹ المسند، رقم الحدیث ۴۳۰۱۹۰۵۶۰۵۔ شیخ ارناؤوط اور ان کے رفقاء نے اس کو [صحیح] کہا ہے۔

(ملاحظہ ہو: هامش المسند ۴۳۰۱۹)۔

۲۰ منقول از: مجمع الزوائد، کتاب الأذکار، باب ما یقول إذا ركب دابة، ۱۳۴/۱۰۔ حافظ یثمی نے اس کے متعلق تحریر کیا ہے: ”اس کو طبرانی نے روایت کیا اور اس کی [اسناد حسن] ہے۔“ (المرجع

۲۷: سواری کے ٹھوکر کھانے پر [بِسْمِ اللّٰهِ] پڑھنے سے شیطان کی تذلیل:

امام ابو داؤد نے ایک شخص رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے، کہ انہوں نے بیان کیا: ”میں رسول اللہ ﷺ کے پیچھے سوار تھا۔ آپ ﷺ کی سواری کو ٹھوکر لگی، تو میں نے کہا: ”شیطان ہلاک ہو۔“

آپ ﷺ نے فرمایا:

”ایسے نہ کہو: ”شیطان برباد ہو۔“ کیونکہ جب تم نے یہ کہا، تو شیطان اپنے زعم میں گھر کے بقدر بڑا ہو گیا، اور کہنے لگا: ”میری طاقت کے ساتھ (ایسا ہوا ہے)“ اس کی بجائے کہو: ”بِسْمِ اللّٰهِ“

کیونکہ جب تم یہ کہتے ہو، تو شیطان چھوٹا ہوتا ہے، یہاں تک کہ مکھی کے برابر ہو جاتا ہے۔“ ۱

۲۸: تاحیات آفت سے محفوظ کرنے والی دعا:

امام ترمذی اور امام ابن ماجہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے، کہ یقیناً رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

”جو کسی مبتلائے مصیبت شخص ۲ کو دیکھ کر کہے:

[الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ غَاْفَانِيْ مِمَّا ابْتَلَاكَ بِهِ ، وَفَضَّلَنِيْ عَلٰی كَثِيْرٍ مِّمَّنْ خَلَقَ تَفْضِيْلًا.] ۳

۱ سنن أبی داؤد، کتاب الأدب، باب، رقم الحدیث ۴۹۷۲، ۲۲۳/۱۳۔ شیخ البانی نے اس کو صحیح قرار دیا ہے۔ (ملاحظہ ہو: صحیح سنن أبی داؤد ۱/۳ ۶۴۱)۔

۲ مصیبت کا تعلق خواہ انسانی جسم سے ہو یا دین سے۔ (ملاحظہ ہو: تحفة الأحوذی ۲۷۵/۹)۔

۳ [ترجمہ: ”تمام تعریف اللہ تعالیٰ کے لیے، جنہوں نے مجھے اس چیز سے عافیت دی، جس میں سے“

تو اس کو زندگی بھر کے لیے اس مصیبت سے، خواہ وہ کسی نوعیت کی ہو، عافیت دی جاتی ہے۔“ ۱

نوٹ: امام ترمذی نے ابو جعفر محمد بن علی رحمہما اللہ تعالیٰ سے نقل کیا ہے، کہ انہوں نے فرمایا، کہ مبتلائے مصیبت کو دیکھ کر یہ دعا اپنے دل میں پڑھے اور اس کو نہ سنائے۔ ۲

۲۹: فضائل سلام:

۱: سلام پھیلانا حصولِ ایمان کا ذریعہ:

امام مسلم نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے، کہ انہوں نے بیان کیا، کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”ایمان لائے بغیر جنت میں داخل نہ ہو گے، اور تم ایمان والے نہ ہو گے، جب تک کہ تم ایک دوسرے سے محبت نہ کرو۔ کیا میں تمہیں ایسا عمل نہ بتاؤں، جس کے ذریعہ سے تم باہمی محبت کرو؟

تم آپس میں سلام کو پھیلاؤ۔“ ۳

۱ ۵ ۵ ۵ تجھے بتلایا ہے اور مجھے اپنی مخلوق میں سے کثیر تعداد پر فضیلت عطا فرمائی ہے۔“ [

۱ جامع الترمذی، أبواب الدعوات عن رسول اللہ ﷺ، باب ما جاء ما يقول إذا رأى مبتلى، رقم الحديث ۳۶۵۶/۹، ۲۷۵؛ ومن ابن ماجہ، أبواب الدعاء، باب ما يدعو به الرجل إذا نظر إلى أهل البلاء، رقم الحديث ۳۹۳۸/۲، ۳۵۴۔ شیخ البانی نے اس کو [حسن] قرار دیا ہے۔ (ملاحظہ ہو: صحیح سنن الترمذی ۱/۱۵۳: ۱؛ وصحیح سنن ابن ماجہ ۲/۳۳۷)۔

۲ جامع الترمذی ۹/۳۷۵۔

۳ صحیح مسلم، کتاب الإيمان، باب بیان أنه لا يدخل الجنة إلا المؤمنون، وأن محبة المؤمنين من الإيمان، وأن إفشاء السلام سبب لحصولها، رقم الحديث ۹۳- (۵۴)۔

ب: سلام میں پہل کرنا تقرب الہی کا ذریعہ:

امام ابو داؤد نے حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے، کہ انہوں نے فرمایا: ”رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”بلاشبہ لوگوں میں سے اللہ تعالیٰ کا سب سے زیادہ مقرب وہ ہے، جس نے سلام کہنے میں پہل کی۔“^۱

ج: سلام کے بدلے میں نیکیاں:

امام ابو داؤد اور امام ترمذی نے حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے، کہ انہوں نے بیان کیا، کہ: ”ایک شخص نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: ”السَّلَامُ عَلَيْكُمْ“۔“^۲

آپ ﷺ نے اس [کے سلام] کا جواب دیا۔ پھر وہ بیٹھ گیا، تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”دس [نیکیاں]۔“^۳

پھر ایک اور شخص حاضر ہوا، تو اس نے کہا: ”السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ“۔“^۴
آپ ﷺ نے اس [کے سلام] کا جواب دیا اور وہ بیٹھ گیا، تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”بیس [نیکیاں]۔“^۵

پھر ایک اور شخص حاضر ہوا، تو اس نے کہا: ”السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ“۔“^۶

^۱ سنن أبی داؤد، أبواب السلام، باب فی فضل من بدأ بالسلام، رقم الحدیث ۵۱۸۶، ۱۴/۷۰۔ شیخ البانی نے اس کو [صحیح] قرار دیا ہے۔ (ملاحظہ ہو: صحیح سنن أبی داؤد ۹۷۶/۳)۔

^۲ [ترجمہ: ”آپ پر سلام ہو۔“]

^۳ [ترجمہ: ”آپ پر سلام ہو اور اللہ تعالیٰ کی رحمت۔“]

^۴ [ترجمہ: ”آپ پر سلام ہو اور اللہ تعالیٰ کی رحمت اور ان کی برکتیں۔“]

آپ ﷺ نے اس [کے سلام] کا جواب دیا۔ وہ بیٹھ گیا، تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”تمیں [نیکیاں]۔“ ۱۷

د: مغفرت اور دخول جنت کو واجب کرنے والے اعمال میں سے سلام کا پھیلانا: امام طبرانی نے حضرت ہانی بن یزید ابو شریح رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے، کہ انہوں نے عرض کیا: ”یا رسول اللہ! مجھے جنت میں داخل کروانے والا عمل بتلائیے۔“

آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

”مغفرت کو واجب کرنے والے اعمال میں سے سلام کا پھیلانا اور اچھی گفتگو ہے۔“ ۱۸

۵: ابن عمر رضی اللہ عنہما کا صرف سلام کی خاطر بازار جانا:

امام مالک نے طفیل بن ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے، کہ وہ عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس حاضر ہوتے، تو وہ انہیں لے کر بازار تشریف لے جاتے۔

انہوں نے بیان کیا: ”پس ہم جب بازار جاتے، تو عبد اللہ رضی اللہ عنہ جس کسی کے پاس سے بھی گزرتے، معمولی چیزیں فروخت کرنے والا، تاجر، مسکین، غرضیکہ کوئی شخص بھی ہوتا، اس کو سلام کہتے۔“

۱۷ سنن ابی داود، أبواب السلام، باب کیف السلام، رقم الحديث ۵۱۸۴، ۶۹/۱۴؛ وجامع الترمذي، أبواب الاستيذان والآداب عن رسول الله صلى الله عليه وسلم، باب ما ذكر في فضل السلام، رقم الحديث ۲۸۲۹، ۳۸۵، ۳۸۴/۱۷، الفاظ حدیث سنن ابی داود کے ہیں۔ شیخ البانی نے اس کو [صحیح] قرار دیا ہے۔ (ملاحظہ ہو: صحیح سنن ابی داود ۹۷۶/۳؛ و صحیح سنن الترمذي ۳۴۴/۲)۔

۱۸ مجمع الزوائد و منبع الفوائد، کتاب الأدب، باب ما جاء في السلام و إفشائه، ۲۹/۸۔ شیخ البانی نے اس کو [صحیح] قرار دیا ہے۔ (ملاحظہ ہو: صحیح الجامع الصغير وزيادته، ۱/۴۴۴؛ و سلسلة الأحاديث الصحيحة، رقم الحديث ۱۰۳۵، ۲۹/۳۔ ۳۰) نیز ملاحظہ ہو: مجمع الزوائد ۲۹/۸، و فيض القدير للعلامة المناوي ۵۴۲/۲۔

طفیل نے بیان کیا: ”میں ایک دن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی خدمت میں حاضر ہوا، تو انہوں نے مجھے اپنے ہمراہ بازار چلنے کو کہا۔ میں نے ان سے عرض کیا: ”آپ بازار [تشریف لے جا کر] کیا کریں گے، کیونکہ آپ نہ تو بیچنے والوں کے پاس رکتے ہیں، نہ چیزوں کے بارے میں پوچھتے ہیں اور نہ ان کا بھاؤ کرتے ہیں اور نہ ہی بازار کی مجالس میں بیٹھتے ہیں۔“؟

انہوں نے [مزید] عرض کیا: ”میں درخواست کرتا ہوں، کہ ہمارے ساتھ یہاں تشریف رکھیے، کہ [کچھ] گفتگو کرتے ہیں۔“

انہوں نے بیان کیا: ”عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما مجھ سے فرمانے لگے: ”اے پیٹ والے! اور طفیل [بڑے] پیٹ والے تھے بلاشبہ ہم تو سلام کے لیے جاتے ہیں، کہ جس سے بھی ملاقات ہو، اس کو سلام کہیں۔“

۳۰: بازار میں داخل ہونے کی عظیم برکتوں والی دعا:

امام ابن ماجہ نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی ہے، کہ انہوں نے بیان کیا، کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”جو شخص بازار میں داخل ہوتے وقت [یہ دعا] پڑھے:

[لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ ، لَا شَرِيكَ لَهُ ، لَهُ الْمُلْكُ ، وَلَهُ الْحَمْدُ ، يُحْيِي وَيُمِيتُ ، وَهُوَ حَيٌّ لَا يَمُوتُ ، بِيَدِهِ الْخَيْرُ ، وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ]۔

۱۔ الموطأ، کتاب السلام، باب جامع السلام، رقم الروایة ۶، ۷، ۹۶۱/۲ - ۹۶۲۔ امام نووی نے اس کی ۱۳ اسناد کو صحیح قرار دیا ہے۔ (ملاحظہ ہو: ریاض الصالحین ص ۳۷۴)۔

۲۔ ترجمہ: ”اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ یکتا ہیں، ان کا کوئی شریک نہیں، ساری بادشاہت ان ہی کی ہے، تمام تعریف ان ہی کے لیے ہے، وہ زندگی عطا فرماتے ہیں اور موت دیتے ہیں، اور وہ“

تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے دس لاکھ نیکیاں تحریر فرماتے ہیں، اس کی دس لاکھ برائیوں کو مٹا دیتے ہیں اور اس کے لیے جنت میں گھر تعمیر فرما دیتے ہیں۔“^۱

اور ترمذی کی ایک روایت میں ہے: ”اللہ تعالیٰ اس کے لیے دس لاکھ نیکیاں تحریر فرماتے ہیں، دس لاکھ گناہوں کو مٹا دیتے ہیں اور اس کے دس لاکھ درجات کو بلند فرما دیتے ہیں۔“^۲

ایک اور روایت میں ہے کہ انہوں نے بیان کیا: ”میں خراسان آیا، توقیبہ بن مسلم کے ہاں پہنچا اور ان سے کہا: ”میں آپ کے پاس ایک تحفہ لے کر آیا ہوں۔“

پھر میں نے انہیں یہ حدیث سنائی۔

(تو اس کے بعد) وہ اپنی سواری پر سوار ہو کر بازار کے دروازے پر پہنچ کر یہ دعا پڑھا کرتے، اور پھر (وہیں سے) واپس پلٹ جاتے۔“^۳

۳۱: غصے کو ختم کرنے والا ذکر:

امام ابو داؤد نے حضرت سلیمان بن صرد رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے، کہ انہوں نے

”ہم ہمیشہ ہمیشہ زندہ ہیں، ان پر موت طاری نہیں ہوتی، تمام خیر ان ہی کے ہاتھ میں ہے اور وہ ہر چیز پر کامل قدرت رکھتے ہیں۔“

سنن ابن ماجہ، أبواب التحارات، الأسواق و دخولها، رقم الحديث ۲۲۵۴، ۲۲۱۲. شیخ البانی نے اس کو [حسن] قرار دیا ہے۔ (ملاحظہ ہو: صحیح سنن ابن ماجہ ۲/۲۱۱).

جامع الترمذی، أبواب الدعوات عن رسول الله صلى الله عليه وسلم، باب ما يقول إذا دخل السوق، جزء من رقم الحديث ۹۰۳۶۵۲، ۲۷۲-۲۷۳. شیخ البانی نے اس کو [حسن] قرار دیا ہے۔ (ملاحظہ ہو: صحیح سنن الترمذی ۱۵۲/۳).

یعنی محمد بن واسع نے بیان کیا کہ وہ خراسان سے مدینہ طیبہ تشریف لائے، تو انہوں نے سالم بن عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث سنی، پھر خراسان واپس لوٹے، تو امیر خراسان توقیبہ بن مسلم کو یہ حدیث سنائی۔

التلخیص بذیل المستدرک علی الصحیحین ۵۳۸/۱.

بیان کیا: ”نبی کریم ﷺ کے پاس دو آدمیوں کا جھگڑا ہوا۔ ان میں سے ایک کی آنکھیں سرخ اور گردن کی رگیں پھولنا شروع ہوئیں، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بلاشبہ میں ایک ایسا کلمہ [یعنی ذکر] جانتا ہوں، کہ اگر یہ اس کو پڑھے، تو اس کا غصہ ختم ہو جائے:

[أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ۔] ۱۷

۳۲: مجلس کے گناہ معاف کروانے والی دعا:

امام احمد اور امام طبری نے سائب بن یزید رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے، کہ بلاشبہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

”جو شخص کسی مجلس میں ہو، اور اُٹھنے کا ارادہ کرتے وقت یہ [دعا] پڑھے:

[سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ ، لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ ، أَسْتَغْفِرُكَ ، وَآتُوبُ إِلَيْكَ۔] ۱۸

تو اس مجلس میں جو کچھ [گناہ] ہوئے، وہ معاف کر دیے جاتے ہیں۔“ ۱۹

۱۷ [ترجمہ: ”میں اللہ تعالیٰ کی پناہ طلب کرتا ہوں شیطان مردود سے۔“]

۱۸ سنن أبی داود ، کتاب الأدب ، باب ما یقال عند الغضب ، جزء من رقم الحدیث ۴۷۷۱ ، ۹۷/۱۔ شیخ البانی نے اس کو [صحیح] قرار دیا ہے۔ (ملاحظہ ہو: صحیح سنن أبی داود ۹۰۸/۳)۔

۱۹ [ترجمہ: ”اے اللہ! آپ پاک ہیں اپنی تعریف کے ساتھ۔ آپ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ میں آپ سے معافی مانگتا ہوں اور آپ کی طرف رجوع کرتا ہوں۔“]

۲۰ المسند، رقم الحدیث ۱۵۷۲۹، ۲۴، ۵۰۴۔ حافظ بیہقی نے اس کے بارے میں تحریر کیا ہے: ”اس کو احمد اور طبرانی نے روایت کیا ہے اور دونوں کے روایت کرنے والے [الصحيح] کے روایت کرنے والے ہیں۔“ (مجمع الزوائد ۱۴/۱۰۱) نیز ملاحظہ ہو: صحیح سنن أبی داود، کتاب الأدب، باب فی کفارة المجلس، رقم الحدیث ۴۰۶۸۔ ۵۸۵۹، ۹۲۱/۳، وھامش المسند ۲۴/۵۰۴۔ ۵۰۵۔

۳۳: مصیبت زدہ کو کھوئی ہوئی چیز سے بہتر چیز دلوانے والی دعا:

امام مسلم نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت نقل کی ہے، کہ انہوں نے بیان کیا: ”میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا:

”کسی بھی مسلمان کو کوئی مصیبت پہنچے اور وہ وہی کہے، جس کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے:

[إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ. اَللّٰهُمَّ اَجْرِنِيْ فِيْ مُصِيبَتِيْ وَاخْلِفْ لِيْ خَيْرًا مِنْهَا.]^۱

تو اللہ تعالیٰ اس کو اس سے بہتر بدلہ عطا فرماتے ہیں۔“

انہوں نے بیان کیا: ”جب ابو سلمہ رضی اللہ عنہ فوت ہوئے، تو میں نے کہا: ”مسلمانوں میں سے کون ابو سلمہ سے بہتر ہے؟ پہلا گھرانہ۔“ جس نے رسول اللہ ﷺ کی طرف ہجرت کی، پھر میں نے وہ [دعا] پڑھی، تو اللہ تعالیٰ نے مجھے بہترین بدل رسول اللہ ﷺ عطا فرمادے۔“^۲

۳۴: بیٹے کی وفات پر حمد اور [إِنَّا لِلّٰهِ.....] پڑھنے کا عظیم صلہ:

امام ترمذی نے حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے، کہ یقیناً رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

”جب بندے کا بیٹا فوت ہوتا ہے، تو اللہ تعالیٰ فرشتوں سے فرماتے

۱۔ [ترجمہ: ”بلاشبہ ہم اللہ تعالیٰ کی ملکیت ہیں اور ہم ان ہی کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں۔ اے اللہ! مجھے میری مصیبت میں اجر عطا فرمائیے اور مجھے اس کے بدلے میں اس سے بہتر عطا فرمائیے۔“]

۲۔ یعنی ابو سلمہ رضی اللہ عنہ اس گھرانے کے سربراہ تھے۔

۳۔ صحیح مسلم، کتاب الجنائز، باب ما يقال عند المصيبة، رقم الحديث ۳۔ (۹۱۸)، ۱۷۰،

ہیں: ”تم نے میرے بندے کا بیٹا قبض کیا ہے؟“

تو وہ عرض کرتے ہیں: ”جی ہاں۔“

تو وہ فرماتے ہیں: ”تم نے اس کے دل کا پھل لے لیا ہے؟“

وہ عرض کرتے ہیں: ”جی ہاں۔“

وہ پوچھتے ہیں: ”میرے بندے نے کیا کہا؟“

وہ عرض کرتے ہیں: ”اس نے آپ کی حمد کی اور [إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ

رَاجِعُونَ] پڑھا۔“

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ”میرے بندے کے لیے جنت میں ایک گھر تعمیر کرو

اور اس کا نام [بیت الحمد] رکھو۔“ ۷

۳۵: شرک دُور کرنے والی دعا:

امام بخاری نے حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے، کہ انہوں نے

بیان کیا: ”میں ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ہمراہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا،

تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”اے ابو بکر! بلاشبہ تم [یعنی لوگوں] میں شرک چھوٹی کی

چال سے زیادہ مخفی ہے۔“

ابو بکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: ”کیا شرک یہی نہیں، کہ کوئی شخص اللہ تعالیٰ کے ساتھ کوئی

۷ یعنی تعریف کا گھر۔

۷ جامع الترمذی، أبواب الجنائز عن رسول الله صلى الله عليه وسلم، باب فضل المصيبة إذا

احتسب، رقم الحديث ۱۰۲۶، ۸۷۰۴، امام ترمذی اور شیخ البانی نے اس کو حسن قرار دیا ہے۔

(ملاحظہ ہو: المرجع السابق ۸۷/۴، وصحیح سنن الترمذی ۴۲۹۹/۱ وسلسلة الأحادیث

الصحيحة، رقم الحديث ۱۰۸، ۳۹۸، ۳۹۹). نیز ملاحظہ ہو: کتاب عمل اليوم والنيلة

لنحافظ من السنن، باب ما يقول إذا أصيب بولد، رقم الحديث ۵۸۱، ص ۲۰۶.

اور معبود ٹھہرائے؟“

نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”اس ذات کی قسم کہ جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! بلاشبہ شرک چیونٹی کی چال سے زیادہ مخفی ہے۔ کیا میں تجھے وہ چیز نہ بتلاؤں، کہ جب تم وہ کہو، تو تم سے اس کا تھوڑا، زیادہ [یعنی سارے کا سارا شرک] چلا جائے؟

آپ ﷺ نے فرمایا:

”تم کہو:

[اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ أَنْ أَشْرِكَ بِكَ وَأَنَا أَعْلَمُ، وَأَسْتَغْفِرُكَ لِمَا لَا أَعْلَمُ۔] ۱۷

۳۶: دعا کرنے والے کو نفع پہنچانے والی دعا:

امام بخاری نے حضرت شہل بن حمید رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے، کہ انہوں نے بیان کیا: ”میں نے عرض کیا: ”یا رسول اللہ! مجھے [ایسی] دعا سکھائیے، کہ میں اس سے نفع پاؤں۔“

آپ ﷺ نے فرمایا: ”تم کہو:

[اللَّهُمَّ عَافِنِي مِنْ شَرِّ سَمْعِي، وَبَصَرِي، وَلِسَانِي، وَقَلْبِي، وَشَرِّ مَنِّي] ۱۸

۱۷ ترجمہ: ”اے اللہ! بلاشبہ میں آپ سے پناہ طلب کرتا ہوں، کہ دانستہ طور پر آپ کے ساتھ شرک کروں اور میں آپ سے اس کی معافی طلب کرتا ہوں، جو میں نہیں جانتا۔“

۱۸ الأدب المفرد، باب فضل الدعاء، رقم الحدیث ۷۱۰۰، ص ۲۴۲۔ شیخ البانی نے اس کو [صحیح] قرار دیا ہے۔ (ملاحظہ ہو: صحیح الأدب المفرد ص: ۱۹۳)۔

۱۹ ترجمہ: ”اے اللہ! مجھے میرے کان، میری آنکھ، میری زبان اور میرے دل کی شر، اور میری ۱۰۰

۳۷: پڑھنے والے کے ہاتھوں کو خیر سے بھرنے والی دعا:

امام ابو داؤد نے حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے، کہ انہوں نے بیان کیا: ”ایک شخص نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: ”میں قرآن سے کچھ بھی لینے [یعنی پڑھنے] کی استطاعت نہیں رکھتا۔ مجھے کوئی ایسی چیز سکھائیے، جو مجھے [قرآن کریم کے پڑھنے سے] کفایت کر جائے۔“
آنحضرت ﷺ نے فرمایا: ”کہو:

[سُبْحَانَ اللَّهِ، وَالْحَمْدُ لِلَّهِ، وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَاللَّهُ أَكْبَرُ، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ]۔^۱

اس نے عرض کیا: ”یا رسول اللہ! یہ [کلمات] تو اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں، میرے لیے کیا ہے؟“

آپ ﷺ نے فرمایا: ”تم ہو:

[اللَّهُمَّ ارْحَمْنِي، وَارْزُقْنِي، وَعَافِنِي، وَاهْدِنِي]۔^۲

”جب وہ کھڑا ہوا، تو اس نے اپنے ہاتھ [یا دونوں ہاتھوں] سے اشارہ

کیا۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: ”اس نے اپنے ہاتھ [یا دونوں ہاتھوں]

۱۔ مثنیٰ کی شر سے عافیت عطا فرمائیے۔ ۱

۲۔ مثنیٰ کی شر سے مراد زنا اور بے حیائی ہے۔ (ملاحظہ ہو: الأدب المفرد، باب دعوات النبی صلی اللہ علیہ وسلم، ص: ۲۲۶)۔

۳۔ المرحع السابق، رقم الحديث ۶۶۰، ص: ۲۶۶۔ شیخ البانی نے اس کو [صحیح] قرار دیا ہے۔ (ملاحظہ ہو: صحیح الأدب المفرد، ص: ۱۷۹)۔

۴۔ ترجمہ: ”اے ربیب سے! پاک ہیں اللہ تعالیٰ، تمام تعریف اللہ تعالیٰ کے لیے ہے، کوئی معبود نہیں، مگر اللہ تعالیٰ، اللہ تعالیٰ بہت بڑے ہیں، گناہ سے بچنے کی طاقت ہے اور نہ نیکی کرنے کی استطاعت، مگر اللہ تعالیٰ بلند و بالا، بہت عظمت والے [کی توفیق کے ساتھ]۔“

۵۔ ترجمہ: ”اے اللہ! مجھ پر رحم فرمائیے، مجھے رزق دیجیے، مجھے عافیت دیجیے اور مجھے ہدایت عطا فرمائیے۔“

کو [خیر سے بھریا ہے۔] ۱۷

۳۸: دنیا و آخرت کی بھلائیوں کو سمیٹنے والی دعا:

امام مسلم نے ابو مالک سے اور انہوں نے اپنے باپ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے، کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا، جب کہ ایک شخص نے آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر [یہ] سوال کیا: ”یا رسول اللہ! جب میں اپنے رب سے سوال کروں، تو کیا کہوں؟“

آپ ﷺ نے [جواب میں] فرمایا: ”تم کہو:

[اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَارْحَمْنِيْ وَعَافِنِيْ وَارْزُقْنِيْ]۔ ۱۸

اور [ساتھ ہی] آپ ﷺ نے انگوٹھے کے علاوہ باقی انگلیوں کو اکٹھے کرتے ہوئے فرمایا: ”بلاشبہ یہ [کلمات] تمہارے لیے تمہاری دنیا اور آخرت [کی بھلائیوں] کو سیٹے ہوئے ہیں۔“ ۱۹

۳۹: جنت کی اپنے طالب اور جہنم کی اپنے سے پناہ مانگنے والے کے

لیے شفاعت:

امام نسائی نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے، کہ انہوں نے

۱۷ سنن أبي داود، كتاب الصلاة، باب ما يجزى، الأمي والأعجمي من القراءة، رقم الحديث ۸۲۷، ۴۲۱۳، ۴۳۔ حافظ ابن حجر اور شیخ البانی نے اس کو احسن قرار دیا ہے۔ (ملاحظہ ہو:

نتائج الأفكار ۶۷۱، و صحیح سنن أبي داود ۱۵۱۱)۔

۱۸ ترجمہ: ”اے اللہ! مجھے معاف فرما دیجیے، مجھ پر رحم فرمائیے، مجھے عافیت سے نوازئیے اور مجھے رزق عطا فرمائیے۔“

۱۹ صحیح مسلم، کتاب الذکر والدعاء والتوبۃ والاستغفار، باب فضل التَّجَلُّلِ والتَّسْبِيحِ والدعاء، رقم الحديث ۳۲- (۲۶۹۶)، ۲۰۷۳/۴۔

بیان کیا، کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”جو شخص تین مرتبہ اللہ تعالیٰ سے جنت کا سوال کرے، تو جنت کہتی ہے:

”اے اللہ! اس کو جنت میں داخل فرمائیے۔“

اور جو شخص تین دفعہ [اللہ تعالیٰ سے] دوزخ سے پناہ مانگے، تو دوزخ کہتی

ہے: ”اے اللہ اس کو دوزخ سے پناہ دیجیے۔“ ۱۷

۴۰: ابتلا سے بچانے والی دعا:

امام احمد اور امام ابن حبان نے حضرت بسر بن ارطاة قرشی رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی

ہے، کہ انہوں نے بیان کیا، کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو [یہ] دعا پڑھتے ہوئے سنا:

[اللَّهُمَّ أَحْسِنْ عَاقِبَتَنَا فِي الْأُمُورِ كُلِّهَا ، وَأَجِرْنَا مِنْ خِزْيِ

الدُّنْيَا وَعَذَابِ الْآخِرَةِ] ۱۸

اور امام طبرانی کی روایت میں راوی نے یہ اضافہ بھی نقل کیا ہے: ”اور

آپ ﷺ نے فرمایا:

”جس شخص کی یہ دعا ہوئی وہ آزمائش کے آنے سے پہلے فوت ہو جائے گا۔“ ۱۹



۱۷ سنن النسائي، كتاب الاستعانة، الاستعاذة من حر النار، ۲۷۹/۸۔ شیخ البانی نے اس کو صحیح قرار دیا ہے۔ (ملاحظہ ہو: صحیح سنن النسائي ۱/۳۱۲۱)۔

۱۸ ترجمہ: ”اے اللہ! تمام معاملات میں ہمارا انجام اچھا فرمائیے اور ہمیں دنیا کی رسوائی اور آخرت کے

عذاب سے بچائیے۔“

۱۹ منقول از: مجمع الزوائد، كتاب الأدعية، باب الأدعية المأثورة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم دعائها وعملها، ۱۸۱/۱۰۔ حافظ یثربی اس کے متعلق تحریر کرتے ہیں: ”احمد اور طبرانی

کی ایک سند کے روایت کرنے والے [لقہ] ہیں۔“ (المرجع السابق ۱۸۱/۱۰)۔

تنبیہات

اس مقام پر معزز قارئین کی توجہ درج ذیل تین باتوں کی طرف مبذول کروانا چاہتا

ہوں:

(۱)

اذکارِ نافعہ کے ساتھ مقدر و بھرکوشش کرنا

اذکار کے گزشتہ صفحات میں بیان کردہ فوائد و ثمرات سے کوئی یہ نہ سمجھے، کہ وہ دینی و دنیاوی اچھے مقاصد کے حصول کے لیے صرف انہی پر اکتفا کرے اور عملی جدوجہد سے الگ تھلگ رہے۔ ایسی سوچ نبی کریم ﷺ کے اسوۂ مبارکہ کے یکسر منافی ہے۔ آپ ﷺ ہر حالت میں ذکر کرنے والے تھے، لیکن اسی پر اکتفا نہ فرماتے، بلکہ اس کے ساتھ ساتھ منافع کے حصول اور مفاسد سے بچاؤ کی خاطر سعی اور کوشش فرماتے اور اسی بات کی تلقین اپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو فرماتے۔

اس بات کو سمجھنے کے لیے اہل عقل و دانش کے لیے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت کردہ ایک حدیث ہی بہت کافی ہے۔ امام مسلم نے ان سے روایت نقل کی ہے، کہ انہوں نے بیان کیا، کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”اپنے لیے نفع والی چیز کی حرص کرو [یعنی اس کے حصول کی شدید رغبت

رکھو]، اللہ تعالیٰ سے مدد طلب کرو اور [جدوجہد میں] سستی نہ کرو۔ اور اگر

تمہیں کوئی مصیبت پہنچے تو [یہ] نہ کہو: ”اگر میں ایسے کرتا، تو ایسے ایسے ہوتا“ بلکہ [یہ] کہو: ”تقدیر الہی ہے اور انہوں نے جو چاہا، کیا۔“ کیونکہ [اگر] شیطان کی کاروائی کے لیے راہ کھول دیتا ہے۔“ ۱

علامہ قرطبی نے شرح حدیث میں تحریر کیا ہے: ”دین و دنیا کی مفید چیزیں، جن سے تم اپنے دین، اہل و عیال اور اعلیٰ اخلاق کو بچا سکو، ان کے لیے شدید رغبت رکھو اور ان کے حصول کے لیے جدوجہد کرو۔ ان کی جستجو میں کوتاہی نہ کرو اور تقدیر کا بہانہ بنا کر ان کے بارے میں سستی نہ کرو۔ کہیں ایسا نہ ہو، کہ اس کوتاہی اور تقصیر کے سبب تم شریعت اور عرف کی نگاہ میں نشانہ ملامت بن جاؤ۔ تا حد استطاعت سعی اور کوشش اور شدید ترین رغبت کے ساتھ ساتھ اللہ تعالیٰ سے مدد طلب کرنے، ان پر توکل کرنے اور سب معاملات میں ان کی طرف رجوع کرنے سے مفر نہیں۔ جو شخص ان دونوں پہلوؤں کو اختیار کرتا ہے وہ دنیا و آخرت کی خیر حاصل کر لیتا ہے۔“ ۲

(۲)

فوائدِ اذکار کی راہ میں رکاوٹوں کو دور کرنا

ہمارے نبی کریم ﷺ کے بیان کردہ فوائدِ اذکار قطعی، حتمی اور یقینی ہیں، البتہ لوگوں کی ایک بڑی تعداد اپنی ہی پیدا کردہ رکاوٹوں کے سبب ان کی خیر و برکت سے محروم رہتی ہے۔ ذیل میں توفیق الہی سے ایسی ہی چھ رکاوٹیں بیان کی جا رہی ہیں:

۱: بے توجہگی اور غفلت سے ذکر کرنا

امام ترمذی نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے، کہ انہوں نے بیان کیا،

۱۔ صحیح مسلم، کتاب القدر، باب فی الأمر بالقوة وترك المعجز والاستعانة بالله وتفويض المقادير لله، جزء من رقم الحديث ۳۴ - (۲۶۶۶)، ۲۰۵۲/۱۔

۲۔ المفہم ۶۸۲/۶ - ۶۸۳۔

کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”تم اللہ تعالیٰ سے قبولیت کے یقین کے ساتھ دعا کرو۔ اور جان لو کہ اللہ تعالیٰ غافل اور غیر متوجہ دل کی دعا کو قبول نہیں فرماتے۔“ ۱

ب: حرام کمائی

امام مسلم نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے، کہ انہوں نے بیان کیا، کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”بلاشبہ اللہ تعالیٰ پاک ہیں اور پاکیزہ کے علاوہ کچھ قبول نہیں فرماتے۔ اور یقیناً اللہ تعالیٰ نے اہل ایمان کو اسی بات کا حکم دیا ہے، جس کا حکم رسولوں کو دیا۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: (ترجمہ: ”اے رسولوں! پاکیزہ چیزیں کھاؤ اور نیک عمل کرو۔ یقیناً میں تمہارے اعمال کو خوب جانتا ہوں۔) ۲ اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: (ترجمہ: ”اے ایمان والو! ہماری عطا کردہ پاکیزہ چیزیں کھاؤ۔) ۳ پھر آپ ﷺ نے طویل سفر کرنے والے شخص کا ذکر فرمایا، جس کے بال پر اگندہ اور [چہرہ] غبار آلود ہو اور وہ اپنے دونوں ہاتھوں کو آسمان کی طرف بلند کر کے یارب! یارب! پکار رہا ہو [لیکن] اس کا کھانا حرام [کی کمائی سے] ہو، پینا حرام ہو، اس کی پرورش حرام سے ہو، تو اس کی فریاد کیسے پوری ہو سکتی ہے؟“ ۴

ج: گناہ کی دعا

د: قطع رحمی کی دعا

ہ: عجلت پسندی

امام مسلم نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی کریم ﷺ سے روایت

۱ جامع الترمذی، أبواب الدعوات عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، باب، رقم الحديث ۳۷۰۹، ۳۱۶/۹۔ شیخ البانی نے اس کو حسن قرار دیا ہے۔ (ملاحظہ ہو: صحیح سنن الترمذی ۱۶۴/۳)۔

۲ ملاحظہ ہو: سورة المؤمنون / الآية ۵۱۔ ۳ ملاحظہ ہو: سورة البقرة / جزء من الآية ۱۷۲۔

۴ صحیح مسلم، کتاب الزکاة، باب قبول الصدقة۔ الکسب الطیب و تربيتها، رقم الحديث ۵۶۔ (۱۵)، ۷۰۳/۲۔

کریم اپنی حکمت و رحمت سے اذکار کے ایسے مخفی منافع اور برکات عطا فرماتے ہیں، جو کہ انسانوں کی نگاہوں سے تو اوجھل ہوتے ہیں، لیکن ظاہری فوائد سے کہیں زیادہ بلند و بالا اور قیمتی ہوتے ہیں۔ اس بارے میں بندہ مومن کی قلبی تسکین کے لیے شاید حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کی روایت کردہ صرف ایک حدیث ہی بہت کافی ہے۔ حضرات ائمہ احمد، بخاری اور حاکم ان سے روایت کرتے ہیں، کہ یقیناً نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”کوئی مسلمان گناہ اور قطعی حرجی سے خالی دعا نہیں کرتا، مگر اللہ تعالیٰ اس کو تین میں سے ایک [نتیجہ] عطا فرماتے ہیں: یا تو اس کی دعا کو [فوری طور پر] قبول فرماتے ہیں، یا اسی [دعا] کے بقدر اس سے مصیبت کو دور فرما دیتے ہیں، یا اس کے لیے [آخرت میں] اس کے برابر اجر کو محفوظ فرما دیتے ہیں۔“

انہوں [صحابہ] نے عرض کیا: ”یا رسول اللہ! پھر تو ہم زیادہ [دعائیں] کریں گے۔“

آپ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ بہت زیادہ ہیں۔“

اے اللہ کریم اپنے فضل و کرم سے ہم ناکاروں کو اذکار اور دعاؤں کے تینوں اقسام کے نتائج و ثمرات بہت زیادہ تعداد میں عطا فرماتے رہنا۔ آمین یا حی یا قیوم۔

۱۔ ملاحظہ ہو: المسند، رقم الحدیث ۱۱۱۳۳، ۱۷/۲۱۳۔

۲۔ ملاحظہ ہو: المرجع السابق ۱۷/۲۱۳؛ والأدب المفرد، باب ما يُدَّخَرُ للدَّاعِي مِنَ الْأَجْرِ والثَّوَابِ، رقم الحدیث ۷۱۱، ص ۲۴۰۔

۳۔ یعنی اللہ تعالیٰ کا فضل و عطا تمہاری دعاؤں سے زیادہ ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔ (ہاش المسند ۱۷/۲۱۵)۔

۴۔ المسند، رقم الحدیث ۱۱۱۳۳، ۱۷/۲۱۳-۲۱۴؛ والأدب المفرد، باب ما يُدَّخَرُ للدَّاعِي

مِنَ الْأَجْرِ وَالثَّوَابِ، رقم الحدیث ۷۱۱، ص ۲۴۰؛ والمستدرک علی الصحیحین، کتاب

الدَّعَاءِ، ۱/۴۹۳۔ الفاظ حدیث المستدرک کے ہیں۔ امام حاکم نے اس کو [صحیح] قرار دیا ہے؛ حافظ ذہبی

نے ان سے موافقت کی ہے؛ حافظ ابن حجر نے اس کی توثیق فرمائی ہے اور شیخ البانی نے بھی اس کو [صحیح] کہا

ہے۔ (ملاحظہ ہو: المرجع السابق ۱/۴۹۳؛ والتلخیص ۱/۴۹۳؛ وفتح الباری ۱۱/۴۹۶)

وصحیح الأدب المفرد ص ۱۹۲)۔

المراجع والمصادر

- ١- "الأحاديث المختارة" للإمام المقدسي، بتحقيق الشيخ عبد الملك بن عبد الله بن دهيش، الطبعة الأولى ١٤١٢هـ، بدون اسم الناشر.
- ٢- "الإحسان في تقريب صحيح ابن حبان" للأمر علاء الدين الفارسي، ط: مؤسسة الرسالة بيروت، الطبعة الأولى ١٤٠٨هـ، بتحقيق الشيخ شعيب الأرناؤوط.
- ٣- "إعلام الموقعين عن رب العالمين" للإمام ابن القيم، ط: دار الفكر بيروت، سنة الطبع ١٣٩٧هـ، بتحقيق الشيخ محمد محي الدين.
- ٤- "تحفة الأحوذى" شرح جامع الترمذي للشيخ محمد عبدالرحمن السار كغوري، ط: دار الكتب العلمية بيروت، الطبعة الأولى ١٤١٠هـ.
- ٥- "الترغيب والترهيب من الحديث الشريف" للحافظ المنذري، ط: دار الفكر بيروت، سنة الطبع ١٤٠١هـ، بتحقيق الشيخ مصطفى محمد عمارة.
- ٦- "التلخيص" للحافظ الذهبي، ط: دار المعرفة بيروت، الطبعة الثانية، بدون سنة الطبع (المطبوع بذييل المستدرك على الصحيحين).
- ٧- "جامع الترمذي" (المطبوع مع شرح تحفة الأحوذى) للإمام أبي عيسى الترمذي، ط: دار الكتاب العربي بيروت، بدون الطبعة و سنة الصبع.

- ٨- "سنن أبي داود" (المطبوع مع عون المعبود) للإمام سليمان بن الأشعث السجستاني، ط: دار الكتب العلمية بيروت، الطبعة الأولى ١٤١٠هـ.
- ٩- "السنن الكبرى" للإمام النسائي، ط: مؤسسة الرسالة بيروت، الطبعة الأولى ١٤٢١هـ، بإشراف الشيخ شعيب الأرناؤوط، بتحقيق الشيخ حسن عبدالمنعم شلبي.
- ١٠- "سنن ابن ماجه" للإمام أبي عبدالله القزويني ابن ماجه، ط: شركة الطباعة العربية السعودية، الطبعة الثانية ١٤٠٤هـ، بتحقيق د. مصطفى الأعظمي.
- ١١- "سنن النسائي" (المطبوع مع شرح السيوطي وحاشية السندي) للإمام أبي عبدالرحمن أحمد بن شعيب النسائي، ط: دار الفكر بيروت، الطبعة الأولى ١٣٤٨هـ.
- ١٢- "شرح الطيبي على مشكاة المصابيح" للإمام شرف الدين الطيبي، ط: مكتبة نزار مصطفى الباز مكة المكرمة، الطبعة الأولى ١٤١٧هـ، بتحقيق د. عبدالحميد هنداوي.
- ١٣- "شرح النووي على صحيح مسلم" للإمام النووي، ط: دار الفكر بيروت، بدون الطبعة، سنة الطبع ١٤٠١هـ.
- ١٤- "صحيح الأدب المفرد" الشيخ الألباني، نشر: دار الصديق الجليل، الطبعة الأولى ١٤٢١هـ.
- ١٥- "صحيح البخاري" (المطبوع مع فتح الباري) للإمام محمد بن إسماعيل البخاري، ط: المكتبة السلفية، بدون الطبعة وسنة الطبع.

- ۱۶- "صحیح الترغیب والترہیب" تحقیق الشیخ محمد ناصر الدین الالبانی، ط: مکتبۃ المعارف الریاض، الطبعة الثالثة ۱۴۰۹ھ.
- ۱۷- "صحیح الجامع الصغیر وزیادته" للشیخ الالبانی، ط: المکتب الإسلامی بیروت، الطبعة الثالثة ۱۴۲۱ھ.
- ۱۸- "صحیح سنن الترمذی" اختیار الشیخ الالبانی، نشر: مکتب التریة العربی لدول الخلیج الریاض، الطبعة الأولى ۱۴۰۹ھ، بإشراف الشیخ محمد زہیر الشاویش.
- ۱۹- "صحیح سنن أبی داود" صحح أحادیثه الشیخ الالبانی، نشر: مکتب التریة العربی لدول الخلیج الریاض، الطبعة الأولى ۱۴۰۱ھ، بإشراف الشیخ محمد زہیر الشاویش.
- ۲۰- "صحیح سنن النسائی" صحح أحادیثه الشیخ الالبانی، ط: مکتب التریة العربی لدول الخلیج الریاض الطبعة الأولى ۱۴۰۹ھ، بإشراف الشیخ محمد زہیر الشاویش.
- ۲۱- "صحیح مسلم" للإمام مسلم بن حجاج القشیری، نشر و توزیع: رئاسة إدارة البحوث العلمیة والإفتاء والدعوة والإرشاد بالمملكة العربیة السعودیة، بدون الطبعة، سنة الطبع ۱۴۰۰ھ، بتحقیق الشیخ محمد فواد عبدالباقی.
- ۲۲- "طب نبوی اور جدید سائنس" ڈاکٹر خالد غزنوی، ناشر: الفیصل ناشران و تاجران کتب اُردو بازار، لاہور۔ طبع سوم ۱۹۸۸م.
- ۲۳- "فتح الباری" للحافظ ابن حجر، ط: المکتبۃ السلفیة، بدون الطبعة وسنة الطبع.

٢٤- "فيض القدير شرح الجامع الصغير" للعلامة المناوي، ط: دار المعرفة بيروت، الطبعة الثالثة ١٣٩١هـ.

٢٥- "مجمع الزوائد منبع الفوائد" للحافظ نور الدين الهيثمي، ط: دار الكتاب العربي بيروت، الطبعة الثالثة ١٤٠٢هـ.

٢٦- "مرقاة المفاتيح شرح مشكاة المصابيح" للعلامة الملا علي القاري، ط: المكتبة التجارية مكة المكرمة، بدون الطبعة وسنة الطبع، بتحقيق الأستاذ صدقي محمد جميل عطار.

٢٧- "المستدرك على الصحيحين" للإمام أبي عبد الله الحاكم، ط: دار الكتاب العربي بيروت، بدون الطبعة وسنة الطبع.

٢٨- "المسند" للإمام أحمد بن حنبل، ط: مؤسسة الرسالة بيروت، الطبعة الأولى ١٤١٧هـ، بتحقيق الشيخ شعيب الأرنؤوط ورفقائه. [أو: ط: دار المعارف مصر، الطبعة الثالثة ١٣٦٨هـ، بتحقيق الشيخ أحمد شاكر]

٢٩- "مسند الدارمي" المعروف بسنن الدارمي، للإمام الدارمي، بتحقيق حسين سليم

٣٠- "مسند أبي يعلى الموصلي" للإمام حمد بن علي بن المثنى التميمي، ط: دار المأمون للتراث دمشق، الطبعة الأولى ١٤٠٤هـ، بتحقيق الأستاذ حسين سليم أسد.

٣١- "المفهم لما أشكل من تلخيص كتاب مسلم" للحافظ أبي العباس أحمد القرطبي، ط: دار ابن كثير ودار النكتم الطيب دمشق بيروت، الطبعة الأولى ١٤١٧هـ، بتحقيق الشيخ محي الدين ديب مستور ورفقائه.

٣٢- "الموطأ" للإمام مالك بن أنس، ط: عيسى البابي الحلبي وشركاه، سنة

الطبع ١٣٧٠هـ، بتصحيح وتحريج الشيخ محمد فؤاد عبد الباقي.

٣٣- "نزعة النظر في توضيح نخبة الفكر" للحافظ ابن حجر، ط: قرآن محل كراتشي، بدون الطبعة وسنة الطبع.

٣٤- "النهاية في غريب الحديث والأثر" للإمام ابن الأثير، الناشر: المكتبة الإسلامية بيروت، بدون الطبعة وسنة الطبع، بتحقيق الأستاذين طاهر أحمد الزاوي، ود. محمود محمد الطناحي.

٣٥- "هامش الإحسان في تقريب صحيح ابن حبان" للشيخ شعيب الأرناؤوط، ط: مؤسسة الرسالة بيروت، الطبعة الأولى ١٤٠٨هـ.

٣٦- "هامش الترغيب والترهيب من الحديث الشريف" للشيخ مصطفى محمد عمارة، ط: دار الفكر بيروت، بدون الطبعة، وسنة الطبع ١٤٠١هـ.

٣٧- "هامش سنن الدارمي" للشيخ السيد عبدالله هاشم اليماني المدني، الناشر: حديث اكادمي فيصل آباد باكستان، بدون الطبعة سنة الطبع ١٤٠٤هـ.

٣٨- "هامش شرح السنة" للشيخين شعيب الأرناؤوط ومحمد زهير الشاويش، ط: المكتب الإسلامي، الطبعة الأولى ١٣٩٠هـ.

٣٩- "هامش صحيح مسلم" للشيخ محمد فؤاد عبد الباقي، نشر و توزيع: إدارة البحوث العلمية والإفتاء والدعوة والإرشاد بالمملكة العربية السعودية، بدون الطبعة، سنة الطبع ١٤٠٠هـ.

٤٠- "هامش كتاب عمل اليوم والليلة للحافظ ابن السني للشيخ أبي محمد سالم بن أحمد السلفي، ط: مؤسسة الكتب الثقافية بيروت، الطبعة الأولى ١٤٠٨هـ.

٤١- "هامش الموطأ للإمام مالك" للشيخ محمد فؤاد عبد الباقي، ط: عيسى

البابى الحلبي وشركاه، وسنة الطبع ١٣٧٠هـ.

٤٢- "هامش المسند" للشيخ أحمد محمد شاكر، ط: دار المعارف بمصر،

الطبعة الثالثة ١٣٦٨هـ.

٤٣- "هامش المسند" للشيخ شعيب الأرنؤوط ورفقائه، ط: مؤسسة الرسالة

بيروت، الطبعة الأولى ١٤١٧هـ.



مؤلف کی عربی مولفات

- ۱۔ التدابير الواقية من الزنا في الفقه الإسلامي
- ۲۔ التدابير الواقية من الربا في الإسلام
- ۳۔ حب النبي ﷺ وعلامات
- ۴۔ رسائل حب النبي ﷺ
- ۵۔ الحسبة: تعريفها ومشرعيتها ووجوبها
- ۶۔ الحسبة في العصر النبوي. وعصر الخلفاء الراشدين رضي الله عنهم
- ۷۔ شبهات حول الأمر بالمعروف والنهي عن المنكر
- ۸۔ الحرص على هداية الناس (في ضوء النصوص وسير الصالحين)
- ۹۔ من صفات الداعية: اللين والرفق
- ۱۰۔ مسؤولية النساء في الأمر بالمعروف والنهي عن المنكر (في ضوء النصوص وسير الصالحين)
- ۱۱۔ مفاتيح الرزق (في ضوء الكتاب والسنة)
- ۱۲۔ فضل آية الكرسي وتفسيرها
- ۱۳۔ من صفات الداعية: مراعاة أحوال المخاطبين (في ضوء الكتاب والسنة)
- ۱۴۔ أهمية صلاة الجماعة (في ضوء النصوص وسير الصالحين)
- ۱۵۔ حكم الإنكار في مسائل الخلاف
- ۱۶۔ قصة بعث أبي بكر جيش أسامة رضي الله عنهما (دراسة دعوية)
- ۱۷۔ الاحتساب على الوالدين: مشروعيته ودرجاته وآدابه
- ۱۸۔ الاحتساب على الأطفال
- ۱۹۔ السلوك وأثره في الدعوة إلى الله تعالى
- ۲۰۔ فضل الدعوة إلى الله تعالى
- ۲۱۔ من تصلي عليهم الملائكة ومن تلعنهم
- ۲۲۔ إبراهيم عليه الصلاة والسلام أباً
- ۲۳۔ مختصر حب النبي ﷺ وعلاماته
- ۲۴۔ النبي الكريم صلى الله عليه وسلم معلماً
- ۲۵۔ ركائز الدعوة إلى الله تعالى
- ۲۶۔ شناعة الكذب وأنواعه
- ۲۷۔ الأذكار النافعة (تحت الطبع)

مصنف کی اردو تالیفات

- نیکی کا حکم دینے اور برائی سے روکنے میں خواتین کی ذمہ داری
- امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے متعلق شبہات کی حقیقت
- والدین کا احتساب
- فضائل دعوت
- بچوں کا احتساب
- لشکر اسامہ رضی اللہ عنہ کی روانگی
- ابراہیم علیہ السلام بحیثیت والد
- مسائل قربانی
- مسائل عیدین
- رزق کی کنجیاں
- فرشتوں کا درود پانے والے اور لعنت پانے والے
- نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کے اسباب
- نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بحیثیت معلم

مصنف کے قلم سے

نیکی کا حکم دینے اور برائی سے روکنے میں

خواتین کی ذمہ داری

کتاب کے بنیادی موضوعات:

✽ احتساب کے متعلق خواتین کی ذمہ داری

✽ خواتین کے احتساب کی اہمیت

✽ خواتین کے احتساب کے واقعات:

عام لوگوں، اقربا اور معارف پر ۶۰ واقعات

علماء و طلبہ پر ۲۰ واقعات

اہل اقتدار پر ۶ واقعات

✽ عورت کی بازار میں بخشیت محتسبہ تقرری کی ممانعت کے دلائل

✽ اس بارے میں پیش کردہ شبہات کی حقیقت

کتاب کے امتیازی خصائص:

اساس کتاب قرآن و سنت

✽ آیات و احادیث سے استدلال میں تفاسیر اور شروح حدیث سے راہ نمائی

✽ واقعات احتساب سے حاصل شدہ دروس کا عام طور پر اختصار سے بیان

مصنف کے قلم سے

نبی کریم ﷺ بحیثیت معلم

اس کتاب میں موضوع بالا کے متعلق چھیالیس باتیں بیان کی گئی

ہیں، جن میں سے چند ایک درج ذیل ہیں:

- ✽ ہر مناسب وقت اور جگہ میں تعلیم
- ✽ تعلیم میں اشاروں، شکلوں اور لکیروں کا استعمال
- ✽ تعلیم بالعمل
- ✽ پہلے اجمال پھر تفصیل
- ✽ فقیر طلبہ کے لیے اشار
- ✽ طلبہ کے احوال کو پیش نظر رکھنا
- ✽ لائق طلبہ کی حوصلہ افزائی
- ✽ تعلیم میں آسانی

کتاب کے امتیازی خصائص:

- ۱: کتاب کی اساس قرآن و سنت۔
- ۲: غیر ثابت شدہ روایات سے اجتناب۔
- ۳: آیات و احادیث سے استدلال میں تقاضیہ اور شروح حدیث سے استفادہ۔
- ۴: غیر متعلقہ موضوعات کے متعلق گفتگو سے پرہیز۔

اس کتاب میں

توفیق الہی سے درج ذیل موضوعات کے متعلق قرآن و سنت کی روشنی میں گفتگو کی گئی ہے:

- ذکر کے (۱۹) فضائل
- قرآن کریم کے (۱۲) فضائل
- بعض سورتوں اور آیات کے فضائل
- اذان کے (۱۰) فضائل
- اذان کے متعلقہ اذکار کے فضائل
- وضو کے بعد پڑھی جانے والی دعا کی فضیلت
- مسجد میں داخل ہونے کی دعا کی فضیلت
- نماز کے بعض اذکار کے فضائل
- تہلیل، تحمید، تکبیر اور (لاحول ولا قوۃ الا باللہ) کے (۳۲) فضائل
- درود شریف کے (۸) فضائل
- استغفار کے (۱۶) فضائل
- صبح و شام کے بعض اذکار کے فضائل
- مراویں پوری کروانے والے (۸) اذکار
- متفرق (۳۰) اذکار اور ان کے فضائل
- اذکار کے بارے میں (۳) تنبیہات